[illegible] اعتاد ر

اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

اِن دنون یہ عجیب متبرک رسالہ ولایت و کرامت کا مقالہ صحیفہ معارف
خدادانی حالات کرامات شاہ جیلانی مخزن اسرار مطلع انوار یعنے

سلطان الاذکار

فی

مناقب غوث الابرار

کہ جسکو قدوۂ سالکین طریقت زبدۂ عارفین حقیقت حضرت مولانا شاہ محمد علم الیقین صاحب
نے جمع فرمایا حسب فرمایش معدن جود و احسان حافظ محمد عبد الستار خان صاحب تاجر کتب چوک لکھنؤ

دلپذیر پریس لکھنؤ مین منشی جی نراین کے اہتمام سے چھپا

قیمت فی جلد ۱۲

اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

ان دنون یہ عجیب متبرک رسالہ ولایت وکرامت کا مقالہ صحیفہ معارف

فیضدانی مرآت کرامات شاہ جیلانی رح مخزن اسرار مطلع انوار یعنے

میزان الابرار

فی

مناقب الاخیار

کہ جسکو قدوۂ سالکین طریقت زبدۂ عارفین حقیقت ہادی مسترشدین

حضرت مولانا شاہ محمد علم الیقین خلف حضرت قطب زمانی شاہ ہمدانی رح جمع فرمایا

مطبع دلپذیر واقع امین آباد لکھنؤ چھپا

التماس

واضح ہو کہ نیازمند کی دکان مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ [illegible] موجود
یہان چند قسم کی کتابین از قسم مصاحف بے بہا و تفاسیر و قرأت و اوراد و تصوف و میلاد شریف
وغیرہ کے ملاحظہ ناظرین شایقین کے لیے درج ذیل ہین - المشتہر - محمد عبدالستار خان تاجر کتب - چوک [illegible]

مصاحف بے بہا

قرآن شریف با ترجمہ اردو - تصنیف مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تحت لفظ مع فوائد مولانا شاہ عبدالقادر صاحب بخط جلی واضح مطبوعہ مطبع فیض عام دہلی ہفت مہری بین السطور حنائی رنگ کاغذ سفید و بادامی ہر دو قسم قیمت مع محصول ڈاک - - - - - صہ

قرآن شریف ہشت پہل - با ترجمہ اردو مولانا شاہ عبدالقادر صاحب و بر حاشیہ تفسیر حسینی بین السطور حنائی رنگ کاغذ سفید و بادامی مطبوعہ مطبع انصاری قیمت [illegible]

حمائل تعویذی گلے مین ڈالنے کی - - - ۶ر

تفاسیر

جواہر التفاسیر - اس نایاب تفسیر کے پارون اور سورتون کی تفصیل یہ ہے - پارہ الم - سورہ یوسف سورہ مریم - سورہ یٰس - سورہ والصافات - سورہ حم سجدہ سورہ دخان - سورہ فتح - سورہ نجم - سورہ رحمٰن - سورہ واقعہ سورہ جمعہ - سورہ تغابن - سورہ طلاق - پارہ تبارک الذی پارہ عم - قیمت مع محصول - کاغذ گندہ مجلد [illegible] کاغذ رسمی [illegible]

حسن یوسف یعنی تفسیر سورہ یوسف - اردو زبان مین یہ تفسیر قابل دید - قیمت مع محصول - ۱۰ر

ترجمہ تفسیر پارہ تبارک الذی از مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مع مجموعہ نکات قرآنی و اعمال و وظائف و قصص انبیا مطبوعہ مطبع نظامی - - - [illegible]

وظائف

جواہر القرآن مع ترجمہ اردو مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی - اسمین آیات تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و دعا وغیرہ مندرج ہین - سات دن کے سات وظیفے علیحدہ علیحدہ ہین - شفاے امراض اور قضاے حاجات کے لیے یہ وظیفہ نہایت مجرب ہے - قیمت مع محصول - ۵ر

وظیفہ کریمہ - اسمین ہر مرض اور مقصد کے لیے اعمال صحیحہ مندرج ہین - قیمت مع محصول - ۳ر

شرح قصیدہ لامیہ تصنیف صلاح الدین - ۱۰ر

مجموعہ اوراد فتحیہ مترجم - مع دعاے رقاب و مندرجات حضرت اویس قرنی و دعاے سیفی و دعاے مغنی قیمت مع محصول - - - - ۲ر

دلائل الخیرات - مع ارشاد مرشد مطبوعہ مطبع انصاری دہلی - قیمت مع محصول - - ۶ر

دلائل الخیرات - دو ترجمہ - مطبوعہ مطبع احمدی کانپور قیمت مع محصول - - - - ۱۰ر

بست سورہ مطبوعہ نظامی ملقب بافضل الاذکار جسمین ہر سورت کے خواص مفصل لکھے ہین - قیمت - ۵ر

ورد مبارک - یعنے نود و نہ نام اور اسماے مبارک آنحضرت صلعم مع ترجمہ اردو اور ہر حاجت کے لیے اسمین پر اثر دعائین مندرج ہین - قیمت مع محصول - - - - ۱۰ر

اور وہی خالق ہے ہر مخلوق کا
اور وہی رازق ہے ہر مرزوق کا

اور وہی ہے بیمثال و بیہمال
باکمال و لایزال و ذوالجلال

کن سے اوسنے خلق کی ایجاد کی
عرش و فرش و چرخ کی بنیاد کی

زیر فرمان اوسکے ہین ارض و فلک
جن و حیوان و بشر حور و ملک

ہستی اوسکے حکم کی ایجاد ہے
نیستی کی قید سے آزاد ہے

کیسے کیسے کھینچکر نقش و نگار
گلشن صنعت کی دکھلائی بہار

پتے پتے سے عیان ہے اسکی شان
دانہ دانہ اوسکا ہے تسبیح خوان

اوسکی حکمت سے جہان آباد ہے
اوسکی نعمت سے ہر اک دل شاد ہے

دین و دنیا کا وہی ہے پاسبان
سارے عالم کا وہی ہے حرزِ جان

خیر و شر کے قدر کا خازن ہے وہ
نیک و بد کے حفظ کا ضامن ہے وہ

اُم و اب سے کچھ نہین اوسکو جہت
لم یلد ہے اوسکی اک ادنیٰ صفت

ابن و عم سے واسطہ اوسکو نہین
بیش و کم سے رابطہ اوسکو نہین

خسف و کسف اوس مہر قدرت مین نہین
جزر و مد اوس بحر وحدت مین نہین

عقل جاہل اوسکی کمیت سے ہے
فکر عاطل اوسکی کیفیت سے ہے

بہرہ ور اوس سے ہر اک ناکام ہے
قاضی الحاجات اوسکا نام ہے

مادر و طین سے اوسنے جب ایجاد کی
آدمِ مسجود کی بنیاد کی

دیکھکر شکل اوسکی دیو پُرفتن
جوشِ نخوت سے ہوا یون حرف زن

اس گل تیرہ کی کچھ وقعت نہین
آتشِ تابندہ سے نسبت نہین

خاک کو ہو آگ پر کیونکر شرف
جامِ جم سے کب مقابل ہو خذف

جب ہوا یون لاف زن دیو لعین
ہو گیا مردودِ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستحقِ حمد وہ خلّاق ہے
جسکی قدرت شہرۂ آفاق ہے

ہے سزاوارِ تحیت وہ کریم
نام پاک ہین جسکے رحمان و رحیم

قادر و قہّار و غفّار و غفور
واحد و جبّار و ستّار و شکور

قابض و وہّاب و مُغنی و مقیت
خافض و توّاب و محیی و ممیت

جسکی طلعت کی تجلّی سے بصر
دولتِ دیدار سے ہے بہرہ ور

نفحۂ رحمت سے جسکے بیگمان
ہے مُعطّر از زمین تا لامکان

جسکے عرفان کے شہابِ فضل سے
جسکے فیضان کے سحابِ بذل سے

ذرّہ ذرّہ مظہرِ معبود ہے
قطرہ قطرہ لوثرِ مقصود ہے

ہے وہی معبود ہر موجود کا
ہے وہی مقصود ہر موجود کا

ہے وہی مُشکلکشائے دوجہان
ہے وہی حاجت روائے انس و جان

اور وہی ہے مالکِ ملکِ قدیم
اور وہی ہے صاحبِ خلد و جحیم

اور وہی غوّاص ہے بحرِ قِدم
اور وہی نقّاد ہے نقدِ عدم

اور وہی عنقای قافِ قدر ہے
اور وہی رحمتہ للعالمین
ہے وہی شاہِ سریرِ اصطفا
ہے وہی مجموعۂ علمِ ادب
ہے وہی مطلوب اربابِ زمن
ہے وہی چشم و چراغِ کائنات
ہے وہی سر دفترِ صدق و صفا
جتنے اوسکے آل اور اصحاب ہین
جو کہ اونمین سب سے افضل یار ہے
بعدہٗ جو اکرم المخلوق ہے
بعد اوسکے ہے وہی مقبول رب
جو کہ اوسکے بعد ہے عالی جناب
ہین وہ چارون رونقِ شرعِ متین
مالکِ معنی کے وہی ہین راہبر
کشورِ ملت کے وہ ہین منتظم
ہادسن کی قید سے آزاد ہین
دولتِ شوکت سے ہین وہ کامران
اونکی ہیبت کا جہان مین ہے غریو
صبر و شکر و عجز کے وہ کان ہین
مطلعِ انوار رحمانی ہین وہ

اور وہی شہباز اوجِ فقر ہے
اور وہی ہے شافع للمذنبین
ہے وہی ماہِ منیرِ اجتبا
بلبلِ خوش لہجہ باغِ عرب
ہے وہی محبوب ربِ ذوالمنن
ہے وہی سرچشمۂ آبِ حیات
نام ہے اوسکا محمد مصطفے
آسمانِ فخر کے مہتاب ہین
وہ مخاطب اذ دعانی الغار ہے
بیشک و لاریب وہ فاروق ہے
جسکا ذی النورین ہے زیبا لقب
حیدرِ کرار ہے اوسکا خطاب
بارور ہے اونسے نخلستانِ دین
منکشف اونپر ہین رازِ خیر و شر
حجتِ حق کے وہی ہین مختتم
گلشنِ ایجاد کے شمشاد ہین
مصرِ رفعت کے وہی ہین کاروان
جی چرا کر بھاگتے ہین اونسے دیو
مرزبومِ فقر کے سلطان ہین
منبعِ اسرارِ حقانی ہین وہ

اوس رضی کو خلعتِ صفوت دیا
بھیجے اوسنے کیسے کیسے انبیا
اون مین سے ہے مخصوص محبوبِ خدا
جوہرِ آئینہ خلّت سے وہ
حُکم حق کا مُخبرِ صادق ہے وہ
اور لوائے حمد کا حامل ہے وہ
دُرّۃ التاجِ سرِ اخلاص ہے
رہبرِ مُلکِ سعادت ہے وہی
مشرقِ مہرِ رسالت ہے وہی
بحرِ ذخّارِ نبوّت ہے وہی
ذی حق قدرِ جلیلہ ہے وہی
آشنائے بحرِ منّت ہے وہی
جان جانِ جانِ عالم ہے وہی
شہر یارِ کشورِ لولاک ہے
گلشنِ عظمت کا وہ ہے نونہال
دُرجِ عصمت کا ہے وہ دُرِّ یتیم
گلشنِ ایمان کا وہ ہے باغبان
اُمّتِ عاصی حامی کار ہے
دستگیرِ عاجز و محتاج ہے
آفتابِ شرقِ اعزاز ہے

اس شقی کو مصدرِ لعنت کیا
بہرِ جبہ گردِ اشقیا
فخرِ عالم شافعِ روزِ جزا
گوہرِ گنجینۂ ملّت ہے وہ
قول و فعل و عہد کا واثق ہے وہ
شاہدِ مقصود سے واصل ہے وہ
بحرِ قربت کا وہی غوّاص ہے
سرورِ جیشِ سیادت ہے وہی
زورقِ بحرِ شفاعت ہے وہی
ابرِ مدرارِ فتوت ہے وہی
رونقِ صدرِ وسیلہ ہے وہی
مقتدائے اہلِ سنّت ہے وہی
آن بآنِ شانِ آدم ہے وہی
شہسوارِ اشقرِ افلاک ہے
خرمنِ رحمت ہے اوسکا بال بال
اور کریم ابن الکریم ابن الکریم
خرمنِ فیضان کا وہ ہے پاسبان
ہم گنہگاروں کا وہ غمخوار ہے
دین و دنیا کا وہی سرتاج ہے
ماہتابِ خاورِ اعجاز ہے

سخندانی پر مخفی اور مستتر نہ ہے کہ اکثر احبار طریقت شعار اور ابناء شریعت دثار
خصوصاً سرآمد ارباب تمیز اور عزیز خوشتر از جان و جگر سرمایۂ علم و ہنر
جوہر تیغ تظر اہل بصر تاج الوارثین معراج الاقربین منہاج الملۃ والدین
حافظ شاہ محمد سراج الیقین حرسہ اللہ المعین عن شر الشہور والسنین
اس فقر احقر خستہ جگر بے علم و ہنر بندۂ مسکین محمد علم الیقین المتخلص بہ یقین
مداح خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین واصحابہ المہتدین خلف مہین

ابیات

بحرِ ذخارِ علم قرآنی — دُرِ شہوار درجِ ایقانی
ماحیِ کفر ہمچو ابراہیم — حامیِ دین چو شیخ جیلانی
پیروِ ملتِ رسول اللہ — رہروِ منزلِ خدا دانی
مِی صافِ ایاغِ محویت — دُرِ شہوار درجِ عرفانی
قمری خوشنوائے باغِ بقا — سرو آزاد گلشنِ فانی
ہمسرِ بوالحسن جنیدِ زمان — سرورِ عہدِ شبلیِ ثانی
غوث الاحباب غرۃ الاصحاب — قطب الاقطاب شاہ ہمدانی

ابن الکرم واجب التعظیم والتکریم ابیات

قبلۂ عارفانِ حق آگاہ — کعبہ واصلانِ والا جاہ
غرقۂ قبۂ بقا باللہ — غرقۂ لجۂ فنا فی اللہ
طالبانِ خدا بدولتِ او — بہرہ ور از مقاصدِ دلخواہ
از بلیات دہر ایمن گشت — ہر کہ از در گہش گرفت پناہ
وانکہ بگریخت از سرِ راہش — ہمچو ابلیس گشت روئے سیاہ

رہروانِ کعبۂ مقصود ہین ۔ واصلانِ حضرتِ معبود ہین
سالکِ ملکِ بقا باللہ ہین ۔ عارفانِ دریائے فنا فی اللہ ہین
بادۂ وحدت سے وہ سرشار ہین ۔ عاشقِ زارِ شہِ ابرار ہین ۔
ہر دم و ہر لحظہ باصدق و صفا ۔ ہے یقینِ بے نوا کی یہ دعا
رحمتِ حق باد تا یوم القیام ۔ بر وے و بر آل و اصحابش تمام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خداوندا تو ئی ستار و غفار ۔ گنہگارم گنہگارم گنہگار
سراپا از جفائے نفسِ غدار ۔ پر از خارم پر از خارم پر از خار
متاعِ عاقبت بر باد دادم ۔ زیان کارم زیان کارم زیان کار
بدامِ دلفریبِ زالِ دنیا ۔ گرفتارم گرفتارم گرفتار
ببین فعلم بفضلِ خود نظر کن ۔ بد اطوارم بد اطوارم بد اطوار
گہے چون لالہ نشگفتہ از شرم ۔ نگونسارم نگونسارم نگونسار
گہے از سوزِ دل چون برقِ خاطف ۔ شرر بارم شرر بارم شرر بار
گہے چون ابر نیسان از ندامت ۔ گہر بارم گہر بارم گہر بار
یقین کز دست بردِ دیوِ عصیان ۔ پر آزارم پر آزارم پر آزار
خداوندا غلامِ مصطفایم ۔ وفادارم وفادارم وفادار
ز لطفِ رحمتِ عامِ تو یارب ۔ خبر دارم خبر دارم خبر دار
خدایا جرم ما را عفو گردان ۔ خطا وارم خطا وارم خطا وار

اما بعد

طبائع زاکیات صیرفیانِ بازارِ معانی اور اذہان صافیات نقادانِ ارباب

دوسرے یہ کہ برکت سماعت اور قرادت اخبار صداقت وثمار اس جماعۂ
عالی وقار کی آئینۂ دل کو کدورت بشری سے مجلّٰی اور حلل خوش نظری سے
محلّٰی کر دیتی ہے اور حجاب صورتِ عنصری سے اوٹھا دیتی ہے اوسوقت
طالب صادق زشتی زلّات ردیہ اور درشتی عادات قبیحہ سے متصف
ہو جاتا ہے بفضلہ تعالیٰ شعر

مدتے شد کز حدیث اہل دل گوشم پر است | چون صدف زین گوہر شہوار آغوشم پر است

تیسرے یہ کہ ذوق حصول نعمت ملازمت اور شوق وصول دولت
متابعت ان برگزیدگان حضرت واجب الوجود کا وہ معدن جود اور مخزن
بہبود ہے کہ ہر موجود مودود اوسی کے فیض مسعود اور فضل محمود سے فائز
ومقصود ہو کر واصل معبود ہو جاتا ہے اسیواسطے مقاربت مصاحبت مجانست
متابعت ان صفا کیشوں کی سب عقیدت اندیشوں پر واجب اور لازم
اور متحتم ہے حافظ

روضۂ خلد برین خلوت درویشانست | ایۂ محتشمی خدمت درویشانست
ای تو نگر بفروش اینہمہ نخوت کہ ترا | سیم وزر در کنف ہمت درویشانست

چوتھے یہ کہ مواظبت اذکار اور مداومت اخبار ان محبان دار بر حق اور
محبوبان قادر مطلق کی بفحوائے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اور بمصداق
وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ باعث نزول رحمت جزیل اور موجب قربت
رب جلیل ہو جاتی ہے رباعی

ذکر محبوب یمیاے دل ست | وصف مطلوب رونمای دل ست
شغل اذکار حسن مہرویان | سخت مرغوب اولیای دل ست

اکمل الکملین بصدق ویقین | قدوۃ السالکین بنجات اللہ

قادری الرزاقی الکرسوی تقدس اسرارہما سے اس امر کے متقاضی اور
تمنی ہوے کہ کچھ فضائل حمیدہ اور خصائل گزیدہ اولیاء کاملین اور فقراء
واصلین متقدمین اور متاخرین کے جو کتب عربیہ اور فارسیہ مین مورخین معتبرین
نے جابجا مزین تسطیر کیے ہین اور اونکے غوامضات اور دقائقات کے ادراک
سے اکثر اشخاص کم استعداد محض عاطل رہتے ہین اور بے اوستاد کامل اوسکو
حاصل نہین کرسکتے اردو زبان مین بعبارت سلیس اگر منسلک تحریر ہون
تو ہر شائق ذائق کے ملاحظہ کے لائق ہون اور جو مطالب علیا اور مآرب علیہ
اونکے مافی البطون سے عاقل کامل کو حاصل ہوتے ہین ہر خاص و عام اوس سے
ناکام نرہین از انجملہ پہلے یہ کہ ببرکت رغبت ملاحظہ کیفیت استقامت حال و قال
اور جاہ و جلال اور فضل و کمال اور بذل و نوال اس جماعہ مالامال دولت لازوال
فخر اور فقر سے ایک نور ساطع حسن عقیدت کا مطلع خلوص ارادت سے طالع اور
لامع ہوتا ہے اور وہ باعث رہنمونی نیت صادق اور ہمت واثق اور سبب
افزونی عقیدت معتقدان اہل شریعت اور طریقت کا ہو جاتا ہے اور اشعہ
عرفان اور رشحہ فیضان اون محبان ایزد سبحان کا اونکے صفحہ خاطر کو زنگ ریب
وارتیاب اور نیرنگ بعد و حجاب سے مبرا کر دیتا ہے کہ طالب صادق لیاقت
استفادے اور وثاقت استفاضی مستقبل و ماضی حاصل کرتا ہے اور نعمت وصال اور
دولت کمال سے محروم نہین رہتا ربا عی

ہر کس کہ کمال اولیا را نشناخت | وین نعمت خاص بے بہا را نشناخت
پس شکر نکرد وجب ایشان نگزید | میدان بہ یقین کہ او خدا را نشناخت

محبوبی کی وہ عطر راحت روح پُر فتوح ہے کہ جسکے رائحۂ جانفزا اور نفحۂ دلکشا سے دماغ زمردین پر و بالانِ بوستان انس اور مشام نغمہ سنجان گلستانِ قدس کا معنبر اور معطر ہو جاتا ہے اور دربستۂ حاجات اور مرادات اور عقدہ رشتۂ مشکلات اور مہلکات وا ہو جاتا ہے اور جویاے سعادت ابدی اور افادات سرمدی اوسکے وساطت سے صورت حمایت اور اعانت اولیاے رب العزت کی بنکر وہاب النوال اور سلاب الاحوال ہو جاتا ہے رباعی

گرچہ از خدمت بصورت غائبم یک لحظہ نیست
خالی از شش چیز پیش من ہمیدانم یقین
جان ز مہر و خاطر از مدح و ضمیر از اشتیاق
لب زیاد و دل ز اخلاص و زبان از آفرین

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَجَعَلْ لِي صِدْقٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

لیکن غلبۂ طوفان کم علمی سے شعر

یقین ز ضعف جہالت بنطق طاقت نیست
وگرنہ وصف بزرگان تہی ز رحمت نیست

اور ولولۂ ہیجان علالت دائمی سے رباعی

ہیہات من از کجا و این کار کجا
در خورِ منِ ضعیف این بار کجا
اوصاف بزرگان ز شمار افزونند
در طاقتِ تحریر من زار کجا

متعذراً اس نعمت غیر مترقبہ سے مقصر رہکر مختصراً کچھ حالات کشف و کرامات جلیلہ اور خوارق عادات جمیلہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے بمصداق اس کلام کے شعر

منت خالق جہان بردار
خاک از تودۂ کلان بردار

باوجودیکہ فضائل علیا اور خصائل علیہ اوس شہباز اوج افتخار کے وہ بحر ناپیدا کنار ہین کہ غواص فکر اس عاجز پر فتور کا اوسکے عبور سے معترف بعجز و قصور

پانچوین یہ کہ جو تضیع اوقات تشغل روایات مزخرفات اور صرف نقد حیات
بہ نقل حکایات واہیات اشخاص مہمل لاطائل ماضی و مستقبل جو مانوس خواطر
ارباب ظواہر ہو رہی ہے اوس سے اشتغال ذکر اور اشتغال فکران خوش ادایان
انجمن انس اور نغمہ سرایانِ گلشن قدس کا باین چند وجوہ ہزار ہا درجے بڑھکر
خوشتر اور بہتر اور فائدہ ور ہے از انجملہ **اول** یہ کہ عنادل روح پرفتوح گل
مقصود کی خوشبوے گلستان اطاعت اور بوستان ریاضت مین ہر دم
طیران اور پرفغان اور پرفغان اور ہر لحظہ نغمہ ریز اور ولولہ انگیز رہتا ہے
دوم یہ کہ مجاہد قلب سلیم معاند نفس لئیم کے قلع اور قمع مین بدل و جان مصروف
اور مشغوف ہو جاتا ہے اور سلاح صلاح سے آراستہ اور اشباح فلاح سے
پیراستہ کیا جاتا ہے **سوم** یہ کہ صاحب ارادت دلی بعنایت لم یزلی مراتب
صبر و شکر سے مفتخر اور ممتاز اور مناصب فخر اور فقر سے معزز اور ممتاز
اور خلعت حیا و وفا سے متخلع اور حلل رضا قضاے محلی اور زیور عطا سخاے
مجلی ہو جاتا ہے **چہارم** یہ کہ عاشق صادق ہو کر جوش اور خروش رغبت
موانست سے رابطۂ مواصلت روحانی اور واسطۂ مقاربت یزدانی پیدا
کرتا ہے اور تردوات دنیوی سے محفوظ اور تلذذات اخروی سے محظوظ
کیا جاتا ہے **پنجم** یہ کہ طالب کامل بنکر حسن توفیق کسب خیرات مبرات
برکات اور حسنات حاصل کرتا ہے اور مقبول خاصان بارگاہ یزدانی اور مشمول
عاشقان حبیب رحمانی ہو کر واصل بحق ہو جاتا ہے **شعر**

عاشقان ہر دم بقاے دوست میدارند دوست ‖ در غم و شادی رضاے دوست میدارند دوست

چھٹے یہ کہ نسیم عنبر شمیم یاد نجیران گلعذاران گلشن خوبی اور شمع رخان انجمن

شیخ احمد مغربی اور مجموع الفضائل اور مکتوبات شیخ احمد فاروقی سرہندی
نقشبندی اور شرح فصوص داؤد قیصری اور لطائف بطیفہ خواجہ
کمال الدین بغدادی اور گلشن کرامات اور حیواۃ الحیات اور ملفوظ غیاثی
اور بدایۃ الاحوال اور انوار محمدی ملفوظ سید احمد کبیر ابن رفاعی اور خلاصۃ المفاخر
فی مناقب الشیخ عبدالقادر امام شافعی سے بوفور احتیاط استنباط کرکے بصد تعظیم
وتکریم حیطۂ ترقیم مین لاتا ہون اور بجناب قاضی الحاجات وسیلۂ نجات کرکے
آویزۂ گوش ششم جہات کرتا ہون اگرچہ اس ذرّہ بیمقدار کا یہ زہرہ اور یارا
نتھا کہ اوس مقبول جن و بشر کے مناقب علیا اور مدائح علیہ سے عہدہ برآ اور
زمرۂ مادحان اور واصفان اوس قطب دوران مین مشتہر ہو مگر مجبوراً اس

کاوش سے فرد

شوق مشتاق آرزو مشتاقِ جان مشتاق اوست | چشم مشتاق آشکارا دل نہان مشتاق اوست

اور مخصوصاً اس خواہش سے فرد

سوادِ دیدہ جل کردم نوشتم نامہ سوئے او | کہ در ہنگام خواندن چشم من افتد بروئے او

اور اس کتاب سرمایۂ نغم الصواب کا سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
نام رکھکر ایک لطیفہ اور خاتمہ مشعر مناجات حضرت قاضی الحاجات اور نعت جناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اختتام کیا بعونہ اللہ العزیز العلام ابیات

یارب اسکو بحق حبیر انام | کردے مطبوع طبع خاص و عام
تجھکی علمی و لیاقت سے | سخت دشوار تھا یہ تجھپہ کام
وصف سے جنکے پُر ہے یہ تحریر | ذکر سے جنکے ہے بھرا یہ کلام
اونھین حضرت کے فیض سے یارب | حسب دلخواہ اسکا ہو انجام

اور یہ کار اہم میرے دست و قلم سے بمراحل دور تھا لیکن بپاس استبداد ارباب
صدق و سداد کہ خالی از اتحاد و فواد نہ تھا مجبور ہو کر بفحوائے
لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ اندکے از بسیار و یکے از ہزاران کتب معتبرہ
مشہورہ جیسے اخبار الاخیار فی اسرار الابرار شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور
جواہر الاسرار شیخ شرف الدین سید عیسیٰ ابن حضرت محبوب سبحانی اور بہجۃ الاسرار
شیخ شہاب الدین سہروردی اور نکات الاسرار سید آدم دیوری اور
زبدۃ الابرار منتخب بہجت الاسرار شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور تحفۃ الاسرار
ملفوظ سید جلال الدین بخاری اور خوارق الاخیار شیخ عبد اللہ بلخی اور
التباس الانوار اور ملفوظ بدیع الدین شاہ مدار اور اقتباس الانوار اور
سیر العارفین شیخ جلال الدین سہروردی اور حرز العاشقین شیخ رشید
بن محمد جنیدی اور اسرار السالکین شیخ فرید گنج شکر اور سیر السافرین
مخدوم جہانیان جہان گرد اور سفینۃ الاولیا محمد دارا شکوہ اور رسالہ اولیا
شیخ ہاشم علوی بیجاپوری اور تشریح الاولیا خواجہ معین الدین چشتی اور
اخبار الاولیا اور منازل اولیا اور تحفۃ القادریہ شیخ ابو المعالی بغدادی
اور اوراد قادریہ سید محمود قادری اور انیس القادریہ شیخ بہاء الدین آملی
اور الطف قادریہ شیخ نور اللہ قطنی اور خلاصۃ القادریہ شیخ شہاب الدین
سہروردی اور مخارق قادریہ اور مناقب غوثیہ شیخ شہاب الدین سہروردی
اور صحائف غرائب سید محمود گیسو دراز اور مرآۃ الضمیر اور مراۃ الیقظان اور
جواہر القلادہ اور شواہد النبوت ملا جامی اور حقیقۃ الحقائق اور ملفوظ شیخ محمد ابراہیم
بدری اور عاملۃ القضہ شیخ موسیٰ نعتوی اور مکاشفہ جنیدیہ اور رسالہ غریبہ

حضرت محی الدین مرغوب الربانی مطلوب الرحمانی محبوب السبحانی
ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ الغنی و تقدسہ الغریز الغنی
اکمل العادات ابدیہ اور افضل السیادات حسنیہ سے عبد اللہ محض بن حسن
مثنیٰ بن امام المسلمین حسن بن امیر المومنین علی مرتضے صلوٰۃ اللہ علیہم السلام
کے احفاد کرام مین ہین وطن شریف اور مولد لطیف شہر جیل بے عدیل
رشک روضۂ رضوان مشہور بجیلان وگیلان واقع اقلیم چہارم خراسان
اور مسکن اور مدفن مبارک اشرف البلاد شہر بغداد چار سو ستر یا اکہتر
ہجری نبوی مین مشتاقین کو دولت ولادت سے مالا مال کیا اور تینتیس سال
علی الاتصال درس اور تدریس کا اشتغال اور اوامر اور نواہی کا شرعاً
انفصال کیا اور چالیس سال تمام وکمال وعظ وپند کا استعمال فرمایا
اور نوے برس کا سن وسال ہوا اور پانسو چون فصلی مین مہجورین کو آفت
رحلت سے پامال کیا اور چار سو اٹھاسی ہجری مین جبکہ آپ کی عمر لطیف سے
اٹھارہ سال گذر گئے تب بغداد شریف کو تشریف لے گئے قدم فیض توام
کی قرابت قریبہ سے اوس شہر محترم کا نصیبہ جاگا فساد عناد وملال نکال
درد وغم رنج والم وہان سے جی چھوڑ کر بھاگا رشحات انعامات لاریبی
کی طغیانی اور فواکہات تائیدات غیبی کی ارزانی اور شہسواران عرصۂ
طریقت کی جولانی اور سپہ سالاران معرکۂ شریعت کی حکمرانی ہوئی
بحر فیضان عالی سے ہزارون سیراب اور ابر عرفان متعالی سے لاکھون
شاداب ہوے اصحاب علم وہدایت کا بول بالا اور ارباب جہل وضلالت کا
منہ کالا ہوا پھر علماء متشرعین اور فقہاء متفضلین اور فضلاء متورعین

ہی یقین دل سے مجھکو یہ بیشک | پیشِ حق ہو شفیع روزِ قیام

اب ناظرینِ نصفت گزین اور شائقین معدلت آئین کی عنایت بغایت سے
امید واثق یہ ہے کہ جسوقت اس گلشن پُر نزہت وصف قطبیت اور غوثیت
کی بچشم شفقت گلگشت فرمائین اس عاجز مسکین سراپا حزین کو بدعائے خیر
یاد و شاد کرین اور جس جگہ غلطی حرف و لفظ یا بضابطگی معنی یا سقم عبارت
کو پاوین خردہ گیری اور نکتہ چینی کے اخماز اور ایتمازسے براہِ الطاف و
اعطاف معاف رکھہ کر زیورِ اصلاح سے مزین کرکے حتی المقدور اس مہجور پر قصور کو

حسبۃً للہ مسرور اور مشکور فرمائین فرد

حرف یا نقطہ غلط گشت مکن عیب کہ من | بودم از خال و خطِ یار پریشان خاطر

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِلَطِیْفَہ

حسب اور نسب اور ولادت باسعادت اور فضائل سنیہ اور خصائل بہیہ
اور تعداد اولاد امجاد اور اونکے حالات اور وفات حضرت محبوب سبحانی کی بیان میں
کہ وہ جناب مستطاب ملائک مآب قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الاعظم ولی المعظم
رضی العالم شیخ الاسلام قدوۃ الانام زبدۃ الاقوام سلطان الاولیا برہان الاتقیا
اعیان الازکیا شریف النجبا نجیب الشرفا حنیف الحنفا ظہیر الضعفا نصیر الغربا
مشیر الفقرا سراج السالکین معراج العارفین منہاج الواصلین مفتاح الخیرات
مصباح البرکات مشکاۃ الحسنات وحید الثقلین حمید الدارین سعید الکونین عین الشریعت
روح المعرفت قلب الحقیقت مدینۃ العلم الیقین سفینۃ العین الیقین خزینۃ الحق الیقین
المتصرف فی الوجود الفائز بالمقصود الواصل عن المعبود رکن الرکین حصن الحصین

کوئی عیب چھپا ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو اور صحیح حدیث کی سات قسمین ہین **اول** عمدہ قسم وہ ہے جو صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اور **دوسری** قسم وہ ہے جو صرف صحیح بخاری مین ہو اور **تیسری** قسم وہ ہے جو فقط صحیح مسلم مین ہو **چوتھی** قسم وہ ہے جو بخاری کے طور پر ہو **پانچوین** قسم وہ ہے جو صرف بخاری کی شرط اور طور پر ہو **چھٹی** قسم وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو **ساتوین** قسم وہ ہے کہ بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو اور حسن وہ حدیث ہے جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکی روایت اور راویون کے برابر نہو فقط اور یاد صحیح مین ہر چند مقبول اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم ہے اور افضل تر اور حسن صحیح سے رتبہ مین کمتر ہے اور مردود جو قسم اوحاد کی ہو لائق حجت کے نہین ضعیف ہے اور **حدیث ضعیف** وہ ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکے کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون اگر ابتداء سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر راوی انتہا سے ساقط یعنے صحابی مذکور نہو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہون اوسکو مفضل کہتے ہین اور منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسکو جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکی حدیث کو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین ؎

عبادات معاملات منجیات مہلکات عقائد فقہ معقول و منقول فروع و اصول معنی و بیان کلام و سلوک و تواریخ کی تصحیح کامل ایسی حاصل کی کہ

قَاقَ الْکُلُّ اور مَرْجِعُ الْجَمِیْعِ فِی الْجَمِیْعِ کی دست آویز مدلل اور سند مکمل آپ کو مل گئی تب خداوند ذوالجلال نے اپنے افضال لایزال سے اوس ینبوع المجد والکمال کو کافہ خلائق پر بولایت و کرامت ظاہر کیا اور خلعت اجابت اور قرابت آپ کی زیب فرمایا کہ سائر علماء نبیل اور فضلاء بعدیل اور فقراء اکمل اور صلحاء اجمل ہم عہد اور ہمعصر سے گوے تبجیل اور تفضیل لے گئے اور ہمگین اسرار شریعت طریقت معرفت حقیقت عبدیت عبودیت قطبیت اور غوثیت محبوبیت کے آپ پر اظہر من الشمس اور ابین کالقمر ہو گئے اور مقالید کلیات اخزنہ جود اور مفاتیح تصرفات ازمنہ وجود آپ کے قبضہ مقصود مین آگئے اوسوقت تجلی تسخیر قلوب کافہ انام و جماعہ خاص و عام آپ کے بارقہ کلام معجز نظام سے ایسی چمک اور دمک سے جلوہ گر ہوئی کہ تمام عالم مین اوسکی عظمت اور جلوت کی جگمگاہٹ چھا گئی اور فیضان فیض عام عالی اور استعدان

اور بلغاء مدققین اور فصحاء محققین اور عقلاء مبلغین اور طلباء معززین اور
اولیاء کملین اور کملاء عارفین اور عرفاء واصلین اور فقراء کاملین سے صحبت
اور رغبت ہوئی دین یقین تعلیم و تلقین کا خرچا اور وعظ اور پند درس تدریس کا
چرچا ہوا پہلے آپ نے قرآن مجید اور فرقان حمید کی تاویلات اور متشابہات اور
غیر متشابہات اور ناسخات اور منسوخات اور مفردات اور مدلولات اور اجملات
اور مخفیات اور اشارات اور استعارات اور توجیہات اور مقدرات اور اختلافات
اور مناسبات اور حرکات اور سکنات اور مخترعات اور تصرفات اور غیر تصرفات
اور زیادات اور نقصانات اور لاحقات اور ازالات اور نزولات اور مشکلات
اور استدلالات اور تقدیمات اور تاخیرات اور تکیرات اور اثباتات اور
محذوفات اور معروفات اور مجہولات اور مکیات اور مدنیات کی مجدداً کما ینبغی
تحقیقات کی پھر محدثین مستندین سے حدیث صحیح[1] حسن[2] قولی[3] فعلی[4] تقریری[5]
متواتر[6] او آحاد مشہور[7] ضعیف[8] عزیز[9] غریب[10] مردود[11] مقبول[12] معلق[13] مرسل[14] مفصل[15] موضوع[16]
متروک[17] منکر[18] مطعون[19] شاذ[20] معلل[21] کی تنقیح فاضل اور محققین معتمدین سے جملہ علوم دینیات

فائدہ حدیث قولی اوسکو کہتے ہین جو حضرت نے زبان مبارک سے فرمایا ہو یا خود کیا ہو یا جو آپ کے سامنے ہوا ہو اور آپنے اوسکو
روا رکھا ہو اور حدیث فعلی وہ ہے جو آپنے کیا ہو اور حدیث تقریری وہ ہی جو آپکے سامنے ہوا ہو اور حدیث کی دو قسمین ہین متواتر
اور آحاد اور متواتر وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے مین اسقدر لوگون نے بکثرت روایت کی ہو کہ عقل اونکی مجموع ہونے کو محال جانے
اور آحاد وہ ہے کہ جسکی روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد کی تین قسمین ہین۔ مشہور۔ عزیز۔ غریب۔
مشہور وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے
کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہے کہ جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہوا اور متواتر سے ہر ایک کو یقین حاصل
ہوتا ہے خواص کو بھی اور عوام کو بھی اور آحاد کے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعض صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی
حاصل ہوتا ہے سو آحاد مین بعض روایت مقبول ہے اور اوسپر عمل واجب ہے اگر راویون کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور
بعض روایت مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو اور مقبول آحاد کی دو قسمین ہین صحیح اور حسن۔
صحیح وہ ہے کہ جسکو دیندار اور پرہیزگار اور خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین

تو ئی مشکلکشائی ما تو ئی حاجت روائے ما
تو ئی سدِ پناہِ ما تو ئی مدِ نگاہِ ما
تو ئی علم الیقین ما تو ئی حصنِ حصینِ ما

تو ئی رحمت ربائی ما تو ئی مفتاح فیضانی
تو ئی ردِ گناہِ ما تو ئی مصباح احسانی
تو ئی حبل المتین ما تو ئی غمخوارِ انسانی

غزل

دستگیرِ دو جہان غوثِ غریبان مددے
شاہِ شاہان مددے ہادیِ دوران مددے

از دمِ روزِ ازل بستہ ام احرامِ درت
کعبۂ جان مددے شاہدِ یزدان مددے

ظلمتِ بختِ سیہ کرد سیہ روزِ مرا
مہرِ ایقان مددے اے مہِ عرفان مددے

فصلِ گل رفت و لے غنچۂ خاطر نشگفت
ای بہارِ چمنِ گلشنِ گیلان مددے

تا بکے خارِ فراقِ تو کند سینہ فگار
بلبلِ باغِ تو ام ای گلِ خندان مددے

لائقِ دار نیم ہمدمِ منصور نیم
عاشقِ زارِ تو ام ای شہِ خوبان مددے

تشنۂ جامِ زلالِ لبِ لعلِ تو یقین
جان بلب آمدہ ام ساقیِ جیلان مددے

غزل

در کا ترے گدا ہون اے پیر دستگیر
دل سے ترا فدا ہون اے پیر دستگیر

بے یار و مہربان ہون بے طاقت و توان ہون
جنجال مین پھنسا ہون اے پیر دستگیر

پابند ابتلا ہون مستغرقِ بلا ہون
محتاج و بے نوا ہون اے پیر دستگیر

تم صاحبِ عطا ہو ہر درد کی دوا ہو
مین طالبِ شفا ہون اے پیر دستگیر

در پر ترے پڑا ہون مداحِ مصطفا ہون
مستوجبِ عطا ہون اے پیر دستگیر

دل سے یہی یقین ہے حامی جو محی دین ہے
ہر جرم سے رہا ہون اے پیر دستگیر

پھر یکایک بحکم ایزد تبارک و تعالیٰ یہ کلمہ زبان مبارک سے نکالا کہ قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور قصیدۂ غوثیہ مین اوسکو آپنے یون نظم فرمایا ہے شعر

فضل تام متعالی کی عظمت اور رفعت کی زمین اور آسمان مین دھوم دھام مچگئی
کہ جوق جوق علما فضلا فقہا صلحا عرفا بلغا فصحا شعرا اشرفا نجبا فقرا غربا امرا اولیا
اتقیا اذکیا اغنیا اقطار ارض اور اطراف آفاق اور اکناف عالم اور اصناف بنی
آدم ہندی رومی مصری چینی عجمی عربی بہزاران ہزار ارادت اور عقیدت قلبی
آستانہ فلک کاشانہ کی طرف بخضوع وخشوع رجوع لاتے اور شرف تقبیل
اور تطویف سے سعادت ابدی اور مفاخرت سرمدی حاصل کرتے اور اکثر خلائق
گرفتار عوائق خار علائق سے سینہ فگار درماندہ وناچار بے یار وغمگسار بیتاب وار
بیقرار قرب الجوار والامصار اور بعید الدیار سے دربار ملائک بار فلک اقتدار
فیض آثار مرجع روزگار مین نقد حضار سے دولت افتخار اور شرف بار سے
سرمایۂ وقعت واقتدار حاصل کرتے اور برآمد کار سے مفخر اور کامگار ہوکر آپ کی
ولایت کرامت عنایت شفقت کے ہزار ہزار دل وجان سے شکرگذار ہوتے
اور شغل اذکار خلق اور حلم اقدس اور فضل تاثیر ورواسم مقدس سے لیل النہار
شاہد گلعذار مقصود سے ہمدوش وہمکنار رہتے اور مضامین ان اشعار خوشگوار
نتائج طبع کجطبار ذرۂ بیمقدار سیہ کار بدترین روزگار مسکین یقین نغفرہ اللہ
العزیز کے اپنی گفتار مین بصد عجز وانکسار بار بار تکرار کرتے **غزل**

مدد ای صدر سلطانی مدد ای قطب گیلانی
مدد ای فخر انسانی مدد ای شاہ جیلانی

مدد ای کعبۂ ایمان مدد ای قبلۂ ارکان
مدد ای منبع ایقان مدد ای بحر عرفانی

خوشا مرغوب ربانی خوشا مطلوب رحمانی
خوشا محبوب سبحانی خوشا فرخندہ جانانی

زہی سر دفتر خوبان زہی سررشتۂ احسان
زہی سرچشمۂ فیضان زہی سرمایۂ جانی

زہی موصول وصل حق زہی مفضول فضل حق
زہی مشغول شغل حق زہی مقبول حقانی

پروانہ وار والہ اور بیقرار اور عاشقِ زار ہو جاتا شعر

زہی برقِ جمالش سبز سازد دانۂ دلہا | زند از آتشِ تر شعلہ در پیمانۂ دلہا

اور جسوقت بہ نفس لطیف مسجد شریف مین تشریف لاتے حاضرین آپ کو وسیلۂ نجات اور اجابت دعوات کرکے جناب واہب العطایات مین دست بدعا ہوتے اور طلب حاجات کرتے اور کشف مطالبات اور برآمد مرادات سے مغرز بفخر و مباہات ہوتے اشعار

محیط مرکزِ افضال و آسمانِ جلال | سپہر مہر کرامت مہ سپہر کمال
ستودہ خصلت و کافی کفایت و موئید | خجستہ طالع و فرخ رخ و ہمایون فال

روایت

ایک روز وہ مہر لامع جہان افروز کو مسجد جامع مین چھینک آئی حاضرین کی زبان سے آواز یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَيَرْحَمُ رَبُّكَ کی یکایک اس زور و شور سے بلند ہوئی کہ خلیفہ مستنجد باللہ اپنے قصر معلے مین بیٹھا تھا یہ شور شغف سنکر متحیرانہ ارکان دولت سے مستفسر ہوا ارکین دولت نے عرض کیا کہ شیخ عبدالقادر کو چھینک آئی ہے اور حاضرین اوسکی تشمیت بجا لائے ہین شعر

محیِ دین کہ از و تازہ شد مسلمانی | ز فضل و بذل وی آفاق گشت نورانی

روایت

آپ کی قوت علمیت اور جودت طبیعت کی یہ کیفیت تھی کہ ایک روز کسی قاری قرآن شریف نے ایک آیۃ سورۂ رحمن کی اوس مجمع ذخار فصاحت اور بلاغت کے روبرو تلاوت کی اول آپ نے اوسکی تفسیر

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاِنِّيْ | عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

اوسوقت تمام اولیاے حاضر وغائب ابعد اور اقرب نے زیر قدم اکرم اپنی اپنی گردنین جھکا دین خَوْفًا مِّنَ الرَّدِّ وَطَمَعًا عَنِ الْمَجْدِ فَهُوَ قُطْبُ الْعَهْدِ وَمَحْبُوْبُ الرَّبِّ وَالسُّلْطَانِ الطَّرِيْقِ وَالتَّصْدِيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حلیۂ مبارک

گندم رنگ - نازک بدن - ابرو پیوستہ - لب شگفتہ - کشادہ پیشانی - رخسارے نورانی - قد میانہ - چوڑا سینہ - کمر پتلی - لمبی داڑھی - چوڑے چکلے

آواز

پُر اعجاز جہر اور سرعت سے توامان ابعد اور اقرب کی سماعت مین یکسان جسکے سُننے سے جن وانس اور حیوان غلبۂ حلاوت اور لذت اور ولولۂ کیفیت اور مسرت سے وجد مین آجاتے اور کیفیون کے مانند بیخود ہو کر غرق بحر سکوت ہو جاتے اور جس کسی سے جس امر کا فرمان ہوتا بدل وجان اوسکو بجالاتا شعر

بلبل خوش لہجۂ باغ صفا | انبساط آموز طبع نکتہ زا

چشم انور

نگاہ روح پرور کا یہ اثر تھا کہ جس وحش وطائر اور جن وبشر پر اوسکی نظر پڑتی اگرچہ پتھر سے بڑھ کر دل اوسکا سخت تر ہوتا پگھل کر پانی پانی ہو جاتا اشعار

غزالان راز وحشت باز دارد دیدن چشمش | بچرخ آرد زمین را چون فلک گردیدن چشمش
میچکد بادۂ ناز از رگ ابر مژہ اش | جلوۂ عالم آب است سواد نگہش

حسن وجمال

باکمال کا یہ حال تھا کہ جو امیر فقیر برنا وپیر چرند وپرند دیو وجن اوسکو دیکھتا

اوسکو بجا لاے کہ اس حلف کے حنث سے پاک ہو جاے علماے عراق
بالاتفاق اس سوال کے جواب سے عاجز آئے جبکہ آپکے ملاحظۂ اقدس
مین وہ استفتاء آیا بے استعانت کتاب یہ جواب باصواب فی الفور اوسپر
ثبت فرمایا کہ یَخْلِیْ لَہُ الْمَطَافُ وَیَطُوْفُ اُسْبُوْعًا وَحْدَہٗ وَیَحِلُّ یَمِیْنُہٗ
یعنی خالی کیجاوے اوسکے واسطے جگھہ طواف خانۂ کعبہ کی کہ طواف کرے
وہ تنہا پس اس قسم کے گناہ سے پاک ہو جاوے اسواسطے کہ طواف کعبہ
خود عبادت ہے

شعر

ای بر سریر شرع شدہ مالکِ رقاب ۔۔۔ فائق بر اہل علم چو بر انجم آفتاب

اور طریق سلوک مین شدت ریاضت اور کثرت مجاہدت اور قوت
مکالمت اور مواضبت مواعظت اور رقت قلب اور موافقت روح
و نفس اور مصادقت افعال و اقوال اور مجاذبت حال و قال اور استعانت
مع اللہ فی کل حال اور مخالصت اخلاص و صدق و یقین اور متابعت
کتاب و سنت و شرع مبین اور موانست ظاہر و باطن اور مخاصمت
مطاعن اور ملاعن اور معانقت تسلیم و رضا و فاحیاصفا سخا اور مقاربت
باتجرید و توحید و تفرید بحضور در موقف عبودیت و محافظت احکام شریعت
و طریقت اور مکاشفت اسرار معرفت و حقیقت سے کسی مشائخ ہم عہد
اور ہمعصر کی یہ تاب و طاقت نتھی کہ آپ سے مشارکت اور مساہمت کا
دعویٰ کرے اور ہمسری اور برابری کا دم بھرے ربا

ہر گردونِ ولایت کز ضمیر روشنش ۔۔۔ ہر سحر خورشید رخشان میکند نور اقتباس
بحر عرفان را گہر برج حقائق را قمر ۔۔۔ تختِ دین را بادشہ قصرِ ولایت را اساس

دلپذیر گیارہ طریق سے ارشاد فرمائی جب دوسری طرح کے بیان کی نوبت
آئی اوسوقت آپنے یہ اپنا کمال علم ظاہر فرمایا کہ اوسکا بیان چالیس دلیلون
کے ساتھہ اسطور پر اختتام کو پہونچایا کہ ہر دلیل کی سند معتمد اور ہر سند کا ثبوت مستند
اس شد و مد سے دیتے تھے کہ کسی عالم فاضل کا یہ زہرہ اور یارا نتھا کہ دم مار سکے شعر

ای طریق علم را عقل تو مصباح آمدہ | مخزن تفسیر را دین تو مفتاح آمدہ

بعد اوسکے فرمایا کہ چھوڑا مینے قال اور آیا مین بر سر حال لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
بس اس کلام کا زبان معجز التیام سے نکلنا اور شائقین اور طالبین کا حال متغیر ہونا کوئی
مجرد خانہ زین پر تڑپنے لگا کوئی فرہاد انہ سر پھوڑنے لگا اور کوئی مجنونانہ صحرا کیطرف روانہ ہوا

زہی ضمیر تو روشن ز فیض رب معین | جواہر سخنت گوہر محیط یقین

روایت

مراۃ الضمیر مین مفوض تحریر ہے کہ آپکی ذات ملکی صفات مجموع البحرین علوم نشانین
اور مینبوع الفخر علماے عراقین تھی لہذا شہرون شہرون اور ملکون ملکون سے اکثر
مسائل مہمات لاینحل آپ کے پاس آتے اور آپ بے مطالعہ کتاب جودت طبع چالاک اور قوت
عقل درّاک سے ایسا جواب باصواب وسپرد ثبت فرماتے کہ کسی اہل علوم کو اوسمین مجال قیل و قال نہوتی تھی

ای تشنگان بادیۂ شوق یافتہ | از بحر طبع روشنش آب زلال علم
بر داشتہ ضمیر منیرش بدست فکر | روزے ہزار بار نقاب از جمال علم

چنانچہ ایکبار یہ مسئلہ بلاد عجم سے ملک عراق مین آیا کہ کیا فرماتے ہین علماے سادات اور
فضلاے عالی درجات اس استفتاد کے جواب مین کہ قسم کھائی ایک شخص نے موکد بسہ
طلاق مطلق کہ عبادت کرونگا معبود برحق کی ایسے مقام مین کہ جس جگہہ بنی نوع انسان سے
کوئی شخص میرا ہم صحبت اور ہم مکان نہو پس وہ کون عبادت ہے اور کس عبادتگاہ مین

برابریون مین گذر گئے اتفاقاً ایک شخص آیا اور کھانا اور پانی ہمراہ لایا
اور میرے روبرو رکھدیا اور مجوز ہوا اور کہنے لگا کہ اسکو تناول کرو اور
نفس کو تسکین دو لیکن مین نے رغبت نخوردنی اور جرارت بعہد شکنی
نہ کی پھر نفس سے شور الجوع الجوع کا بلند ہوا مین نے مطلق اوسپر خیال
نکیا ناگہان شیخ ابو سعید مخزومی کا اسطرف گذر ہوا اور اس حال سے مستکشف
باطنی آگاہ ہوکر مجھسے فرمایا کہ اے عبد القادر کیا حال ہے مین نے کہا اگرچہ
نفس کو شدت گرسنگی سے اضطرار تمام ہے مگر روح کو حضرت ملک العلام کے
ساتھ قرار اور آرام ہے فرمایا کہ میرے ہمراہ آؤ غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماؤ
یہ کہکر وہ چلے گئے اور مین نے اپنے دل سے کہا کہ جبتک کوئی شخص مجکو
اس جگھہ سے نہ لیجائے گا ہرگز نہ جاؤن گا یکایک خضر علیہ السلام تشریف
لائے اور مجھکو ہمراہ لے کر شیخ ابو سعید کے مکان پر آئے دیکھا کہ شیخ صاحب
دروازے پر منتظر کھڑے ہین مجھے دیکھکر فرمایا کہ اے عبد القادر تم میرے
کہنے کا خیال نہ لائے آخر خضر علیہ السلام کے ہمراہ آئے پھر مجھکو مکان کے
اندر لیجاکر اپنی مسند خاص پر بٹھایا اور دست مبارک سے مجھکو کھانا کھلایا
اور بعد فراغت کے مجھکو بیعت سے مشرف کیا اور خرقہ مرحمت کرکے رخصت فرمایا
جو اقرار کہ مین نے اپنے پروردگار سے کیا تھا اوسکو بخوبی پورا کردیا اور ہنگام
سفر مین ایک روز ایک جوان نہایت خوبصورت اور خوش سیرت
صاحب وقار فرخندہ اطوار میرے پاس آیا اور فرط رغبت سے میری صحبت کا
خواستگار ہوا اور ایفاے اقرار اور حفظ صبر و قرار اور عدم مخالفت
اور انکار کا مجھسے عہد لیا اور کہا کہ جبتک مین پلٹ کر نہ آؤن تم

خاص خود بدولت سے یہ روایت ہے کہ مین پچیس سال علی الاتصال
رہ نورد جادۂ حال اور سرمست بادۂ قال بادل پُر مذاق خرابہای
عراق مین بیخور و خواب آتش عشق سے سینہ کباب مستانہ مجردانہ بے
آب و دانہ لیل النہار سیماب وار بیقرار پھرتا رہا اس صورت اور حیثیت سے
کہ نہ مجھکو کوئی جانتا تھا اور نہ مین کسی کو پہچانتا تھا اور اکثر طوائف
رجال الغیب اور بیشتر صنائف بنی الجان سے بیشمار اشخاص میرے پاس
ہر وقت حاضر اور موجود رہتے اور تعلیم علم معرفت اور حقیقت سے بہرہ ور
ہوتے اور چالیس سال یہ حال رہا کہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتا
اور پندرہ سال یہ اشتغال رہا کہ بعد از فراغ نماز عشا ایک پاؤن سے
کھڑا ہوتا اور ایک ہاتھ میخ سے کہ دیوار مین نصب کی تھی باندہ دیتا
اور ایک قرآن مجید ختم کرتا تین تین دس دس بیس بیس تیس تیس
چالیس چالیس روز بے آب و دانہ بسر کرتا اور بعبادت اور ریاضت
مشغول رہتا اور گیارہ سال باین منوال برج قلعۂ بغداد مین مصروف
طاعت ایزد بیہمال رہا اسی سبب سے اوس برج کو برج عجمی کہتے تھے
اور ہزارہا فاضل جاہل عامل کامل صدہا مراحل اور ہزارہا منازل سے
بعقیدت کامل حاضر ہوکر اوسکی زیارت سے مفاخرت دوجہانی حاصل
کرتے تھے اور وسیلۂ نجات دنیا اور آخرت جانتے تھے اور ہنوز وہ
برج مذکور اوسیطرح مشہور اور زیارت گاہ جمہور خاص و عام ہے پھر
مین نے اپنے معبود واحد سے یہ عہد کیا کہ نہ کھاؤن گا اور پیون گا جبتک
کوئی شخص دوسرا اپنے ہاتھ سے مجھکو نہ کھلائے اور پلائے گا اور چالیس روز

بے سایہ و آب مین گذر ہوا جب ایک مہینا کامل بے آب و دانہ منقضی ہوگیا
حدت تشنگی اور شدت گرسنگی سے عرصۂ زیست تنگ ہوا بفضل حضرت
قاضی الحاجات اوس بلاے بنجات کا غیب سے یہ سامان وقوع مین آیا کہ
یکایک پارۂ سحاب پُرآب نمایان ہوا اور تراوش باران سے بقیۂ حیات کا
شجر دوبارہ سرسبز اور بار ور ہوا پھر ایک روشنی پیدا ہوئی اور اوس سے
ایک صورت عجیب و غریب نمودار ہوکر یون مائل بہ گفتار ہوئی کہ اے
عبدالقادر خوش شعار مین تیرا پروردگار اور حاجت روا ے روزگار ہون
لے جس چیز کا طلبگار ہو اور کر جس کار کا خواستگار ہے حلال ہین تجھپر وہ
چیزین جو اور ون پر حرام ہین کہا مینے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
دور ہوا اے مردود لئیم پس وہ طلعت ظلمت سے دوچار اور وہ صورت
ہیئت دود تیرہ و تار ہوگئی اور اوس تاریکی سے یہ آواز آئی کہ اے عبدالقادر
تونے بعنایت کبریائی اس آفت سے رہائی پائی ورنہ مینے ستر ولی باکمال
صاحب حال و قال اسی جال مین پھنسا کر ایسے گمراہ کیے کہ تا دم مرگ
پھر وہ روبراہ نہوئے نہین معلوم کہ یہ کون علم بداہت ہے کہ پروردگار نے
تجھکو عنایت کیا ہے مینے اوسکا جواب یہ دیا لِلّٰہِ الْفَضْلِ وَالْمِنَّۃِ وَمِنْہُ
الْھِدَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ وَالنِّھَایَۃِ

نقل

اکثر آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھکو اوائل ایام مین سکوت سے کام تھا اور انجام کو
جبکہ ربط کلام کا غلبہ ہوا ضبط کا یارا نرہا اول چند کس معدود گفت و شنود
کے شوق ذوق مین اکثر میرے پاس حاضر اور موجود رہتے اور بعادت

اس مقام سے نہ ہٹنا اور ایفاے عہد کا خیال رکھنا یہ کہکر وہ تو چلا گیا
اور مین اوسکے انتظار مین حسب اقرار اوسی مقام پر کھڑا رہا جبکہ ایک سال
پورا گذر گیا تب وہ شخص پلٹ کر آیا اور مجھکو اپنے اقرار پر ثابت قدم دیکھکر
کہنے لگا کہ اچھا تو اسی جگہہ ٹھہرا رہو مین لوٹ کر آتا ہون یہ بات کہہ کر پھر چلا گیا
اور مین اوسی مقام پر کھڑا رہا سال بھر کے بعد پھر آیا اور مجھکو بدستور سابق
اوسی مقام پر پایا فرمایا کہ تو اپنے قول و فعل کا بڑا سچا ہے لیکن مین بضرورت
پھر جاتا ہون اور پلٹ کر آتا ہون اس جگہہ سے نہ ہلنا اور اسی مقام پر ملنا
یہ کہہ کر پھر چلا گیا اور مین اوسی جگہہ پر ٹھہرا رہا جب تین برس پورے گذر گئے
وہ شخص پھر آیا اور نان اور شیر ہمراہ لایا اور فرمایا کہ اے عبدالقادر مین خضر پیغمبر
مشہور ہون اور جناب احدیت سے اس بات پر مامور ہون کہ یہ نان اور شیر
آپ کے ساتھہ تناول کرون القصہ جب ہم دونون نے کھا پیکر فراغت پائی
خضر علیہ السلام نے یہ بشارت مجھکو سنائی کہ جناب احدیت سے یہ حکم ہے
کہ اب آپ بغداد کو جائین اور وہان کے لوگون کو تعلیم تلقین وعظ و پند اور
بیعت سے مشرف فرمائین۔ یہ حکایت زبان مبارک سے سنکر اکثر لوگون نے
عرض کیا کہ یا حضرت اون تین سال مین آپ کا قوت کس چیز سے تھا فرمایا
کہ جو کچھہ جنگل مین خود بخود پیدا ہوتا ہے اور زمین پر بیکار پڑا رہتا ہے

روایت

علامہ القادریہ مین حوالہ تحریر ہے کہ شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ فرماتے ہین
کہ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار حضرت غوث الابرار رضی اللہ عنہ سے کہ
عالم سیاحی مین قضاے کار ایک بار میرا ایک دشت ناپیدا کنار پر تب و تاب

حکایت

ایک عامل کامل ناقل ہین کہ ایک دن مین نے احضار اجنہ کی دعوت
کی کسی جن نے وہ دعوت اجابت نہ کی بروقت ملاقات مین نے اونسے
غیر حاضری کی شکایت کی تب اونھون نے یہ کیفیت بیان کی کہ ہم شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ کی اکثر محفل وعظ مین حاضر رہا کرتے ہین اوسوقت
حاضر ہونے سے معذور ہوتے ہین اوسوقت کا لحاظ و پاس رہے تاکہ
ہماری غیر حاضری کا وسواس نرہے آوسی مقبول انام کے ہم غلام اور
اوسی مرجع خاص و عام کے فیضان سے ہم مشرف باسلام اور طاعت گذار

حضرت ملک العلام ہین

نقل

منقول ہے کہ آپ کے دربار عالیجاہ اور بارگاہ عالم پناہ مین ہزارہا خدانا
پر گناہ نامہ سیاہ عاقبت تباہ اور صدہا ارباب الحاد بدنہاد پر عناد
سوی اعتقاد سرمایہ فساد اور ایک لاکھ سے سوا اہل ہوا و ضلل و غوا
اور سیکڑون قطاع الطریق واجب التعزیر اور پانچہزار سے افزود
نصاریٰ اور یہود جو اوس مرشد ملکی سیر کے دست اطہر پر توبہ سے
بہرہ ور اور مفتخر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اوس مجلس مسعود سرمایہ فخر اور
بہبود مین ہر وقت حاضر اور موجود رہتے علاوہ ابرار اور اخیار کے کہ
وہ اندازہ شمار سے غیر محصور اور نامحدود ہوتے

نقل

منقول ہے کہ جس وقت وہ منبع علم و ہنر منبر پر جلوہ گر ہوکر انواع انواع

معہود اور طالع مسعود تعلیم علم توحید معبود برحق سے سعادت دارین اور
مفاخرت کونین حاصل کرتے انجام کار بعد چند ایام پھر تو خاص و عام کے
اژدہام کی یہ کیفیت ہوئی کہ محفل مین بیٹھنے کی جگہ نملتی آخر جامع مسجد مین
جاتا اور مشغول بوعظ ہوتا کثرت اصاغر اکابر افاضل اسافل سے اوس
مسجد رفیع الدرجت کا بھی عرصہ وسعت تنگ ہو جاتا مجبور ہوکر صحراے زیبا
کی طرف نکلجاتا اور وہان جلسہ وعظ قائم کرتا اوسکے حوالی مین بھی ہال
اور موالی سے علاوہ ستر ستر ہزار پیادے و سوار کا مجمع ہو جاتا شعر

ای زروعظش دیدۂ اسلام روشن میشود ۔۔۔ عرصۂ دین تازہ تر از صحن گلشن میشود

نقل ہے

کہ آپ کی محفل خلد منزل مین چار سو محرر صاحب علم و ہنر کاغذ قلم دوات لیکر
ہر وقت حاضر رہتے اور جو کلام زبان معجز نظام سے نکلتے بصحت کثیر زیب
تحریر کرتے ۔ اور آپ سے منقول ہے کہ ابتداے ایام شباب مین ایک
شب عالم خواب مین حضرت رسالت مآب صلعم اور جناب ولایت اکتساب
میرے پاس تشریف لائے اور لعاب دہن مبارک میرے دہن مین ڈالا اور
ارشاد سخن کا قدغن فرمایا خود بخود دریاے سخن میرے دہن سے موج زن ہوا

حکایت

منقول ہے کہ جسوقت وہ مقتداے جن و بشر منبر پر جلوہ گر ہوکر سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ارشاد فرماتے تمامی حاضرین محفل صامت
اور ساکت ہو جاتے اور ملائکہ آکر حاضر ہوتے اور بشرط آداب بجا لاتے اور
سو چند بڑھکر اون سے وہ ہوتے جو نظر نہ آتے اور ہوا پر صف بستہ کھڑے رہتے

اور معاملات غریبہ محفل وعظ شریف سے نقل کیے گئے ہین حیطہ تحریر و تقریر
سے خارج ہین وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ
اور آپ کے دربار عام ملائک مقام دار السلام بیت الاسلام بلجائے انام مین
جملہ انبیاء عظام اور اولیاء کرام اموات بارواح اور ذی حیات باجسام
بانشراح تمام رونق افزا ہوکر علی الدوام محفل خلد احترام کا انتظام کیا کرتے
اور فرمایا کرتے شعر

بوجود آمد از تو علم یقین | مرحبا مرحبا محی الدین

اور اکثر حضرت سید الانام اور جناب خضر علیہ السلام ہر مشائخ وقت کو
تحریص و ترغیب سے شاد کام فرمایا کرتے کہ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَیْہِ بِمُلَازَمَۃِ ھٰذَا الْمَجْلِسِ

نقل

منقول ہے کہ وہ مقتدائے انام جسوقت خانقاہ سے برآمد ہوکر منبر پر قیام
فرماتے حاضرین سے یون ہمکلام ہوتے کہ اے غلام عقیدت التیام مستکر
قصور حضوری سے سیری خدمت موفور السرور مین کہ یہ جگہہ ولایت
اور کرامت اور اجابت اور سعادت کی ہے آی طالب صادق بسم اللہ
اے عاشق خالق بسم اللہ اے شائق اختصاص بسم اللہ اے ذائق اخلاص
بسم اللہ آہر روز ایک بار یا ہفتے مین ایک بار یا سال مین ایکبار
یا تمام عمر مین ایک بار آورے مجھسے اے عزیز ہزار ہزار چیز
اے غلام فرخندہ فرجام قطع کر راہ ہزار ماہ اور سن مجھسے ایک کلمہ دلخواہ
اور جب حاضر ہو تو میرے روبرو نظر مت کر تو اپنے اعمال اور اقوال
اور افعال اور احوال اور اختلال پر آور بے تکلف کہے تو جو کچھہ خواہش کرے تو

علوم مشتہر اور غیر مشتہر سے تکلم فرماتے سامعین رعب عظمت سے ہیبت میں
آکر صامت اور ساکت ہو جاتے اور جس وقت یہ کلمہ زبان مبارک سے ارشاد فرماتے
کہ مضی القال وعطفنا بالحال ۔ بمجرد استماع اس مقال کے تشنہ لبانِ بادہ
وصال فرطِ ذوق وشوق سے وجد میں آکر بیخود اور بے حال ہو جاتے
کوئی زار زار روتا کوئی بیساختہ آہیں بھرتا اور کوئی بے تابانہ نالے کھینچتا
کوئی مدہوشانہ سر پٹیتا کوئی بیہوش ہو کر زمین پر گرتا کوئی وحشت سے صحرا
کی طرف بھاگتا کوئی فرطِ اضطراب سے مرغِ نیم بسمل کی طرح فرش پر لوٹتا
کوئی بصد جوش وخروش ولولۂ عشق سے مستانہ وار یہ آپ کے اشعار پڑھتا

غزل

بیحجابانہ در آ از درِ کاشانۂ ما — کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما
فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکین بمشائے — تاب زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما
گر نگیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست — گویم آنکس کہ ربود این دلِ ویرانۂ ما
شکر للہ کہ نمردیم در سیدیم بدوست — آفرین باد بریں ہمتِ مردانۂ ما
محیٔ بر شمع تجلای جمالش میسوخت — دوست میگفت زہے ہمتِ پروانۂ ما

اور اکثر دو چار جنازے جانبازان وادیٔ فراق اور سرفروشان کوچۂ
اشتیاق کے محفل خلد منزل سے دست بدست اوٹھائے جاتے اشعار

ہر کسے کشتۂ آن نرگس جادو باشد — حلقۂ ماتمش از دیدۂ آہو باشد
کشتگانِ خنجرِ تسلیم را — ہر زمان از غیب جانے دیگرست
واصلانِ صحبتِ دلدار را — ہر دم و ہر لحظہ شانے دیگرست

اور جو حالات خوارق عادات اور کشف کرامات عجیبہ اور ظہور حالات

نقل

مشائخ مشہورین سے شیخ صدقہ نام ایک روز بقصد ملازمت در دولت پر
حاضر ہوے دیکھا کہ اکثر مشائخ کبار اور اولیاے ذی وقار اور اخیار
نامدار آپ کی برآمد کے انتظار دربار فیض بار مین حاضر ہین کہ ناگاہ
وہ حقائق آگاہ خلائق پناہ خانقاہ سے نکل کر منبر پر جلوہ گر ہوے نہ
آپکی مکالمت اور نہ کسی قاری کی کوئی آیت یا سورۃ کی قرأت اور
تلاوت کی نوبت آئی خود بخود حاضرین پر وجد کی حالت طاری ہوئی
اس کیفیت عجیب کے مکاشفہ سے شیخصاحب کی عقل سخت ترعاری ہوئی
دل مین کہنے لگے کہ واعجبا یہ کیا ماجرا بعید از قیاس ہے کہ جسکے ادراک سے
عقل درّاک پُر حراس اور بدحواس ہے بمجرد اس خیال کے وہ منبع فضل و
کمال اوس معترض الحال کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ اسوقت میرا ایک
مرید سعید پس از مدت مدید بیت المقدس سے بیک گام وارد اس مقام کا
ہوکر میرے ہاتھ پر توبہ سے شاد کام ہوا خدما اوسکی میہمانی کے سر انجام کے
اہتمام مین مصروف ہین یہ کلمات معجز سمات زبان فیض ترجمان سے سُنکر
شیخصاحب کے رہے سہے ہوش وحواس کافور ہوگئے اور دل مین کہنے لگے
کہ جو شخص بیک گام بیت المقدس سے بغداد مین پہونچے آوے توبہ سے
کیا کام اس خیال کے گذرتے ہی آپ نے اونکی طرف دیکھکر ارشاد
فرمایا کہ توبہ تو وہ لوگ کرتے ہین جو ہوا پر اوڑتے ہین اور پانی پر دوڑتے
ہین اور چشم زدن مین عرش برین پر پہونچتے ہین اور وہ محتاج ہین
تیرے سوا کہ سیکھین مجھسے طریقۂ محبت خدا آگاہ ہو کہ شمشیر میری قہر خدا

اور حاضر رہتے ہین میری مجلس مین بطائن ملک اور خواص انسانیان
اور اشخاص غیبیان واسطے تعلیم آداب اور اکتساب اقتراب جناب رب الارباب
کے اور کوئی نبی اور ولی ایسا نہین کہ جسکو خدا نے پیدا کیا اور وہ میری
مجلس مین رونق افزا نہ ہوا اور یہی کلام میرا مردان غیب بے عیب جامع
اوصاف سے ہے جو حاضر ہوتے ہین پردۂ قاف سے کہ قدم اونکے سطح ہوا پر جذبۂ
اشتیاق سے جمے اور دل اونکے آتش فراق سے بھنتے ہین۔

حکایت

راوی کہتا ہے کہ اسی مجلس خاص الخاص مین سراسر اشخاص پر اختصاص
سراپا اخلاص سرمایۂ اخلاق برگزیدۂ خلاق دُرّۃ التاج آفاق حضرت
سید عبد الرزاق پایۂ اخیر منبر کے قریب زیر قدم پدر پیشوائے جن و بشر
جلوہ گر تھے یکایک اوپر دیکھ کر بیخود اور بے خبر ہو گئے اور خود بخود شعلہاے
آتشین اونکے ملبوس عطر آگین اور موے عنبرین اور اندام نازنین
سے بھڑکنے لگے آپ یہ کیفیت عجیب و غریب دیکھ کر اور جلد تر منبر سے اوتر کر
دست اطہر سے اوس آتش پُر شرر کو بجھا کر فرمانے لگے کہ اے
نور البصر لخت جگر جانِ پدر یہ کیا سانحہ پیش نظر ہوا اونھون نے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ جب مین نے سر اوٹھا کر اوپر دیکھا تو مردانِ غیب سر بسر
ہوا پر صف بستہ نظر آئے کہ صامت اور ساکت کھڑے ہین اور آتش
تابناک سے اونکے لباس پاک جل رہے ہین اور شعلہاے آتشین
اونکے جسمون سے نکل رہے ہین اور کتنے اونمین سے قعود مین اور کتنے
سجود مین اور کتنے بجاے خود اور کتنے بے خود زمین پر گر رہے ہین۔

یَا اَھْلَ السَّمَآءِ حَقًّا وَ صِدْقًا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
مین اون مین سے ہون کہ خدا مجھکو جانتا ہے اور تم نہین جانتے اور
ارشاد ہوتا ہے مجھے ہر رات اور دن مین سَتِّرْ بِاَوْلِیَآءِیْ وَاَنَا اَخْتَرْتُكَ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی
عَیْنِیْ اور ارشاد ہوتا ہے مجھے کہ اے عبد القادر ساتھہ اوس حق کے کہ
ذی حق اوسکا تو ہے میری طرف سے صرف کر اور بے دُرکیا مین نے تجھکو
اسراف سے اور نجد اے عزوجل کہ نکھایا اور نہ کہا اور نہ کیا مین نے کسی چیز کو
کہ مامور نہوا وسپر اور تصدیق کر میرے کلام کی کہ پیدا ہوتا ہے یقین سے
ریب وشک کو اوسمین دخل نہین اور گویا کیا جاتا ہون جس کلام سے کہتا ہون
اوسکو اور عطا کیا جاتا ہون جس چیز سے بخش دیتا ہون اوسکو اور مامور
کیا جاتا ہون جس امر سے بجا لاتا ہون اوسکو اور عہدہ میرا اوسپر ہے جو حکم کرتا ہے
مجھکو وَالدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ تکذیب تمھاری تمھارے واسطے زہر قاتل ہے
اور مخصوص تمھارے دین کے واسطے اور وہ باعث زوال دنیا اور آخرت کی
ہی اَنَا سَیَّافٌ اَنَا قَتَّالٌ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اگر نہوتی لگام شریعت میرے
مُنہ مین بتا دیتا تمکو اون چیزون کو جو کھاتے اور پیتے اور اپنے گھر و نمین
رکھتے ہو اور جانتا ہون مین اون باتون کو جو تمھارے دلون مین ہین
اور تم میری نظرون مین مثل شیشے کے ہو

روایت

منقول ہے کہ آپ نہایت لطیف اور بیش قیمت پوشاک پہنتے اور
تلاش تمام اوسکو خریدتے ایک روز آپ کا ایک خادم جانباز ہمراز
ابو الفضل بزاز کی دوکان پر گیا اور جامہ گران بہا اوس سے طلب کیا

اور نیزہ میرا بیخطا اور تیر میرا شہباز قضا اور گھوڑا میرا تسلیم و رضا ہے
مین آتش جوالۂ ذوالجلال ہون مین سلب کنندۂ احوال ہون مین بحر ذخا
حمایت ہون مین نہنگ دریاے ولایت ہون مین سرچشمۂ آب حیات
جان ہون مین سررشتۂ مرگ مفاجات دشمنان ہون مین ملحوظ رب علا
ہون مین محفوظ از ہر بلا ہون آے نمازگذارو آے روزہ دارو آے
شب بیدارو آے کوہ نشینو معتدم ہوگئے پہاڑ تمھارے آے صومعہ گزینو
سنہدم ہوے صومعے تمھارے اور یہ حکم محکوم خدا کی طرف سے ہے کہ
کہتے ہین اے عبدالقادرؒ کلام گر سنین گے ہم کلام تیرا اے عبدالقادرؒ
کھا اور پی اور پہن اور لے اور دے ہمارے واسطے اور محفوظ کیا تجھکو مینے
ہر رد و کد سے آے ابطال آے ابدال آے اطفال آے اوتاد آے زہاد
آے نقبا آے نجبا آے ضعفا آے اقویا آے فقرا آے غربا آے یار آے اغیار
نظر میری لوح محفوظ پر ہے مین غواص بحر وفا اور گوہر درج سخا اور حجت
قاطع جناب کبریا اور وارث انبیا اور نائب رسول خدا اور قرۃ العین
علی مرتضیٰ اور لخت جگر فاطمۂ زہرا ہون اور مشائخ ہین آدمیون اور
جنون اور پریون اور فرشتون مین اور مین سب کا شیخ ہون۔

نقل ہے

کہ آپ مرض الموت مین ارشاد فرماتے تھے کہ اے کافۂ جنیان و اے جماعۂ
انسانیان کچھ نسبت نہین تمکو مجھسے اور میرے خلق کے درمیان مین تفاوت
ہی زمین و آسمان کا اور قیاس مت کرو مجھکو کسی سے اور کسی کو مجھسے مین جانبدار
اور ہون تمھارے وہم و گمان سے دور ہون یا اھل الارض غربا و شرقا

غرضکہ جس قدر خوارق عادات اور کشف کرامات ایام حمل سے اہتمام
عمر تک دائم الاحوال علی السبیل الاتصال اوس نبوع الفضل وکمال سے
ظاہر و باہر ہوئے حیطہ تحریر و تقریر سے خارج ہین

روایت

منقول ہے کہ جس روز وہ مہر جہان افروز شرف ولادت سے
بہرہ اندوز ہوے رمضان المبارک کا مہینا تھا اور آپ کا یہ قرینہ تھا
کہ پہلی تاریخ سے تمام دن غذا کی طرف رجحان نکرتے شام کو افطار کیوقت
مان کا دودھ نوشجان فرماتے جب یہ راز طشت از بام ہوکر گوش زد
ہر خاص و عام ہوا سب سمجھ گئے کہ یہ قدرت خالق جواد ہے بیشک
یہ لڑکا ولی مادرزاد ہے اور یہ خصلت خداداد ہے۔

روایت

لوگون نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ کو کب سے معلوم ہوا کہ
مین ولی خدا ہون فرمایا کہ جب مین پڑھنے کو مکتب کی طرف جاتا
ملائکہ کو دیکھتا کہ پیش و پس میرے اہتمام کرتے ہوے چلتے ہین
اور جسوقت مکتب مین پہونچتے ہین لڑکون سے کہتے ہین کہ ادب سے
بیٹھو اور ولی خدا کو جگہہ دو اور ایک شخص کو دیکھا کہ اوس سے
ہر ایک طفل مکتب استفسار کرتا ہے کہ یہ ذی وقار لڑکا کسکا ہے
کہ اسقدر اسکی تعظیم اور تکریم کرتے ہو وہ کہتا ہے کہ یہ ولی خدا
اور محبوب کبریا ہے رب جلیل کے فضل جزیل سے عطا سخا رضا
وفا تقرب تجذب تصرف تعرف ولایت کرامت تکرم تعظم مین

کرنی درعہ قیمت اوسکی ایک دینار مسلم یعنے پونے اونیس روپیہ سے
بیش وکم نہو بزازنے پوچھا کہ خریدار اسکا کون مالدار ذی وقار ہے خادم
نے جواب دیا کہ غوث الابرار قطب الاخیار محبوب سبحانی حضرت
عبد القادر جیلانی بزاز نام نامی اور القاب گرامی سُنکر دل مین
معترض ہوا کہ شیخ نے یہ کپڑا بیش قیمت خلیفہ عہد کے ملبوس
خاص کے لیے بھی نچھوڑا بمجرد گذرنے اس خطرے لایعنی کے یک بیک
ایک سیخ آہنی غیب سے اوس بے ادب کے پیر مین گھس گئی کہ اوسکے
تعب سے وہ فی الفور جان بلب ہو گیا لوگون نے اوسکے نکالنے مین
بحکمت عملی بہت کوشش کی مگر وہ نکالے نہ نکلی مجبور ہوکر اوس مجروح کو
آپ کے حضور فیض گنجور مین لائے آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ اے رنجور
مقہور تو اپنے دل پر فتور مین مجھہ مقبول پر ناحق معترض ہوا اور اعتراض
کے اغماض بد سے محترز نہوا اب مبتلاے صعوبت جان خراش ہے
اے قلاش بد قماش یہ اوسی فعل بد کی پاداش ہے آگاہ ہو کہ نہین پہنا
مین نے ایسا کپڑا جب تک مجھکو نہ حکم ہوا کہ اے عبد القادر ساتھہ اوس
حق کے کہ تو مستحق ہے اوسکا پہن اوس کپڑے کو کہ قیمت اوسکی فی درعہ
ایک دینار مسلم کہ بیش وکم نہو اے ابو الفضل یہ کفن میت ہے اور
کفن بہتر دینا چاہیے اور مجھکو یہ کفن ہزار موت کے بعد میسر آتا ہے
پھر اوس فریادرس نے دست مقدس کو موضع درد پر مس فرمایا اوسکی برکت
سے فی الفور وہ گرفتار بلاے حماقت صحیح وسلامت ہو گیا اور اس حرکت مبتذل
سے سخت منفعل ہوکر عذر خواہ ہوا آپ نے اوسکا گناہ معاف کیا

اور چالیس دینار ترکہ پدری سے لیکر میرے پیراہن کے گوشہ دامن
مین سی دیے اور فرمایا کہ مین نے حق مادری اپنا اللہ کے واسطے تجھکو
بخشا مگر یہ وصیت میری بدل وجان یاد رکھنا کہ کبھی کوئی دروغ بات
منہ سے نہ نکالنا اور رخصت کرنے کو حتی الباب تشریف لائین اور چلتے
وقت یہ دعا مجھکو عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ ہمکو اس دعا کے
عمل کی اجازت موروثی حاصل ہے جس کسی کو کوئی سخت تر مشکل
پیش آئے اس دعا کو بصدق ارادت و خلوص نیت ایکسو تیس مرتبہ
قرات فرمائے اللہ تعالے کی رحمت کامل سے امید واثق ہے کہ وہ
مشکل جلد تر آسان ہو جاے اور وہ دعا متبرک یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اَللّٰہُ کَافِیْ قَصَدْتُ الْکَافِیْ وَوَجَدْتُ الْکَافِیْ لِکُلِّ الْکَافِیْ کَفَانِیْ الْکَافِیْ
وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ غرضکہ والدہ ماجدہ سے رخصت ہوکر قافلے
کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوا جب ہمدان سے قافلہ آگے بڑھا ساٹھ قزاق
گھوڑون پر سوار سامنے سے نمودار ہوے اور تمام قافلے کو لوٹ لیا
مگر مجھسے کوئی معترض نہین ہوا جب وہ رہزن لوٹ پاٹ کر مطمئن ہوے
ایک قزاق میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے درویش شکستہ حال
تیرے پاس بھی کچھ مال ہے مین نے کہا ہان چالیس دینار میرے
پیراہن کے دامن مین سیے ہین وہ مجھکو بلباس فقیرانہ دیکھکر اور میری
بات کو واہیات سمجھکر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد اور ایک قزاق آیا اور
اوسیطرح مجھسے پوچھنے لگا مین نے وہی بات راست براست بے کم و
کاست اوس سے بھی کہدی اور اوسکو بھی اس کہنے کا یقین نہوا میرے

لاثانی اور بیعدیل ہوگا تب مجھکو معلوم ہوا کہ مین ولی خدا ہون
اور فرمایا کہ یہ راز نہان پس از مدت مدید مجھپر عیان ہوا کہ وہ
مخاطب بسوال ابدال وقت تھا

روایت

آپ فرماتے ہین کہ ایک دن ایام طفولیت مین عرفے کے روز
مین تن تنہا صحرا کی طرف تفریحًا چلا گیا اور ایک گاؤ کے پکڑنیکے
فراق مین دوڑتا پھرتا تھا کہ اوس گاؤنے میری طرف دیکھہ کر کہا
کہ ای عبدالقادر مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ اے عبدالقادر
خدا نے تمکو اسواسطے نہین پیدا کیا کہ ایسے لہویات مین اپنی اوقات
صرف کرو مین یہ کلام عبرت التیام اوس گاؤ کی زبان سے سنکر
ترسان اور لرزان گھر مین آیا اور مادر غمخوار کے گوشۂ کنار مین قرار
پکڑا جب وہ خوف جاتا رہا اور ہوش بجا ہوے کوٹھے پر چڑھ گیا دیکھا
کہ حاجیون کا قافلہ بیت اللہ شریف کی طرف جاتا ہے یہ حال دیکھہ کر
کوٹھے سے اوترا اور والدہ ماجدہ کی خدمت بابرکت مین بصد منت
اور بلجاجت عرض رسا ہوا کہ اے مادر مہربان اگر آپکی اجازت پاؤن
تو اس قافلہ کے ہمراہ بغداد کو جاؤن اور تحصیل علوم اور تکمیل لزوم
اور ملازمت علما اور مصاحبت فقرا سے فیضیاب ہون جناب
معظمہ مکرمہ عزم بالجزم میرا دیکھہ کر رونے لگین اور مجبور ہوکر اجازت
دی اور فرمایا اَللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ شعر

بسفر رفتنت مبارک باد — بسلامت روی و باز آئی

ہون اور گوشۂ دامانِ مادرِ مہربان مین جاکر چھپتا ہون ؎

روایت

شیخ علی بن ہیتی ناقل ہین کہ ندیکھا اور نہ سُنا کسی ائمہ اشیاخ کو اکثر الکرامات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے کہ ہر وقت اور ہر دم صدہا کرامات اور خوارق عادات اون سے ظاہراً اور باطناً قولاً اور فعلاً ظاہر اور باہر ہوا کرتین

روایت

شیخ ابو سعود بن ابی بکر خزیمی اور شیخ ابو عمر عثمان صریفینی سے منقول ہے کہ نقود کرامات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ عقد منضود تھے مثل لآلی آبدار رشتۂ تحریر مین گندھے ہوے اور شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین کہ کَانَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانَ الطَّرِیْقَتِ الْمُتَصَرِّفَ فِی الْوُجُوْدِ عَلَی التَّحْقِیْقِ وَ کَانَتْ لَہُ الْیَدُ الْمَبْسُوْطَۃُ مِنَ اللّٰہِ فِی التَّصْرِیْفِ وَالْفِعْلِ الْخَارِقِ الدَّائِمِ اور امام عبد اللہ یافعی کہتے ہین کَرَامَتُہٗ بَلَغَتْ عَنْ حَدِّ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُوْمٌ بِالْاِنْفَاقِ مَا بَلَغَ مِثْلُھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الشُّیُوْخِ الْاٰفَاقِ ۔ اور ظاہر اور باہر ہونا اقسام اقسام کی کرامتون اور برکتون اور انواع انواع خوارق عادتون کا علی الاتصال اور علی الدوام خاص و عام مین بقصد وارادہ مطلق واسطے ظاہر ہونے دعوی برحق کے جیسے تصرف کرنے خلق کے ظاہرون اور باطنون مین اور حکم جاری کرنے جنون اور آدمیون اور حیوانون اور زمان و مکان اور زمین و آسمان مین

پاس سے چلا گیا مگر اپنے سردار سے یہ حال بیان کیا اوسنے مجھکو بلایا جب
مین اوسکے پاس گیا دیکھا کہ وہ مال مغروتہ ہر ایک کو بحصہ مساوی
تقسیم کر رہا ہے جب وہ اوس سے فارغ ہوا مجھسے پوچھنے لگا کہ اے
طفل خرد سال تیرے پاس بھی کچھ مال ہے مین نے وہی جواب اوسکو بھی دیا
اور وہ دینار پیرہن کے دامن سے نکال کر اوسکے روبرو رکھدیے وہ
سردار یہ حال دیکھکر متحیر ہو گیا اور مجھسے کہنے لگا کہ تو نے یہ راز مخفی کس
سبب سے آشکارا کیا مین نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھسے عہد لیا ہے
کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا اور مین اوسی عہد کا پابند ہون جھوٹھ کیونکر بولتا
وہ سردار یہ بات سنکر زار زار اشکبار ہوا اور کہنے لگا حیف ہے کہ تو اپنی
والدہ کے حکم کی ایسی پابندی کرے اور مین خالق دوجہان کے حکم کا کچھ
خیال نکرون اور بندگان خدا کو آزار دون تم سب گواہ رہنا مین بصدق
دل اس فعل بد سے اسی لڑکے کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہون اور کل مال و اسباب
مغروتہ قافلہ والون کو واپس کر دیا اور جملہ موروثون کا اتفاق ہے
کہ نام اوسکا احمد تھا بعد توبہ کے مع ہمراہیون آپکی بیعت سے مشرف ہوا
اور آپکو بنت و سماجت تمام بڑے احتشام اور احترام سے اپنے گھر لے گیا
اور اپنی دختر نیک اختر سے آپ کا نکاح کر دیا آپ بی بی صاحبہ کو وہین
چھوڑ کر بغداد شریف مین تشریف لے گئے اور بعد چندے اونکو وہین
بلوا لیا اور اول مرید آپ کا یہی احمد تھا اور فرمایا آپ نے کہ جسوقت
قصد کرتا ہون لہو و لعب کا ہمسنون کے ساتھہ غیب سے آواز آتی ہے
کہ آہمارے پاس اے مبارک انفاس اور مین یہ آواز سنکر متحیر گھر کو بھاگتا

قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ لفظا یا معنا جو تشریحین کی ہین اندازہ
افہام اور اقلام سے خارج ہین یا لاجمال زبدۃ الابرار منتخب سبحت الاسرار
ہین مفوض تحریر ہین اور شرائف اخلاق ہین آنحضرت ایک نسخہ
تھے انک لعلی خلق عظیم اور محبوبہ تھے انک لعلی ھدی مستقیم
کے اور باوصف اس جلالت اور علو منزلت کے ضعیفون سے الفت
اور فقیرون سے رغبت اور بزرگون کی عظمت اور خردون کی وقعت
اور غریبون کی عزت اور محتاجون کی دعوت اور عاجزونکی خدمت کرتے
اور امیرون اور مغرورون اور دنیا دارون اور بدوضعون اور
خلاف طریقون سے نفرت رکھتے اور ابتدا بالسلام فرماتے اور طلبہ سے
ہمکلام رہتے اور اونکے زلات اور تقصیرات پر صبر کرتے اور اپنے علم
اور کشف کو چھپاتے اور جو شخص آپ کے روبرو جھوٹی قسم کھاتا درگذر فرماتے
اور مہمانون اور ہمنشینون سے خوشخو اور گشادہ رو رہتے اور اہل عصاۃ اور
عتاۃ سے دور بھاگتے اور امرا اور وزرا کے گھر نجاتے اور حسن خلق اور شرف
خلق اور صفاے قلب اور صفاے نفس اور ربط احباب اور ضبط آداب
اور حفظ حدود اور ایفاے عہود مین کسی مشائخ بمعہد اور ہمعصرے
شابہت اور مشارکت نرکھتے شعر

بو باس حسبین چھونگی اشتراک کی | بیشک وہ ذات خاص ہے اوس عطر پاک کی

روایت

منقول ہے کہ ایکروز وہ لقمان زمان اور عیسی دوران گوشہ مکان
مین مشغول بانمتاخ تھے یکایک چھت سے کچھ خاک آپ کے ملبوس پاک

اور واقف ہو جانے چھپی ہوئی چیزون اور کامون اور باتون سے
اور آگاہ کر دینے دلون کے وسوسون اور ارادون اور خطرون سے
اور مطلع ہونے ما فی البطون ملک اور ملکوت یعنے ماہیت اسمائے
اور ظاہر کرنے حقیقتون جبروت کے کہ حقیقت مراتب صفات محمدیہ
ہے اور ظاہر کرنے اسرار لاہوت کے کہ عالم ذات الٰہی مبداء مقام
فنا فی اللہ ہے اور عطا ہونے نعمات غیبیہ اور تجلیات لاریبیہ کے
اور سخت گردش اور اولٹ دینے حوادثات اور سہتیات اور ارادات
آدمیون اور طبیعتون اشیا اور ادویات اور ادعیات کے اور
متصف ہونے ساتھ صفتون امانتون اور زندہ کرنے مُردون اور
شفاے کامل اور عاجل دینے جذامیون اور اندھون اور صاحب
امراض مہلکون کے اور ہوا پر اور اڑنے اور پانی پر سیر کرنے اور طلب
کر لینے اشیاے غیبیہ کے اور راست براست خبر دینے زمانہ ماضی اور
مستقبل کے جو آپ سے منقول اور مذکور ہین زبان اوسکی تقریر سے
مقصور اور قلم اوسکی تحریر سے مجبور ہے اور کتب مشائخین متقدمین
اور متاخرین خصوصًا تصانیف امام عبد اللہ یافعی اور شیخ شہاب الدین
سہروردی وغیرہم اوس سے مبین اور مزین ہین اور زمانہ خاص
اقدس مین جس مشائخ وقت نے کشفًا یا اعلامًا آپ کے حفظ وجود اور
مستلزم حدود اور فضائل محمود اور خصائل مسعود کی خبر دی ہین
اور آپ کی عظمت تکریم اور وقعت تعظیم اور رفعت مکان اور شوکت
شان اور طلاقت بیان اور براعت لسان خصوصًا اس کلام معجز نظام کے

اونمین قیام کیجیے اور سعادت ابدی اور مفاخرت سرمدی کا ہمکو انعام دیجیے
آپ نے قبول نفرمایا اور خادمون نے بتلاش تمامتر اوسی طرح کا ایک گھر
بہم پہونچایا کہ اوسمین ایک پیر ضعیف مع اپنی ضعیفہ اور ایک دختر نابالغ
بے شوہر محتاج اور بے زر فاقون کا خوگر بحال ابتر گذر اور بسر کرتا تھا اوس
گھر کو آپ پسند فرماکر فرد کش ہوے اور جس قدر مال اور اسباب اور زر
ارباب دیہہ نے بطریق نذر آپ کے پیشکش کیا سب اوس منبع جود و سخا نے
اوس عاجز اور بینوا کو بخشدیا آپ کی عنایت کی بدولت وہ ایسا تونگر اور دولتمند
ہوگیا کہ جملہ متمولان دیہہ سے گوے سبقت لیگیا شعر

کریم سائل خود را غنی کند یک بار | دوبارہ لب نکشاید صدف بابر بہار

روایت

منقول ہے کہ ایکبار ایک تاجر مالدار مشہور روزگار دربار فیض آثار مین دولت
احضار سے مفتخر اور کامگار ہوکر بحضور موفور السرور یہ عرض رسا ہوا کہ اے مقبولِ
کردگار اگرچہ مین مال بیشمار رکھتا ہون مگر اوسکی زکوٰۃ نہین دیتا ہون اب
چاہتا ہون کہ اوس مال کو تمام وکمال براہ ایزد متعال تصدق کرون لیکن مستحق اور
غیر مستحق کو نہین جانتا ہون فرمایا اگر تو مستحق اور غیر مستحق پر تقسیم کریگا تو خدا وند کریم
تجھکو وہ چیزین عطا فرمائیگا کہ جسکا تو مستحق اور غیر مستحق ہے شعر

ای شرع را گوہر پاک تو افتخار | دین یافتہ زاے رفیع تو اقتدار

روایت

منقول ہے کہ ایک روز اوس سرچشمہ فضل وکمال نے دیکھا کہ ایک فقیر دلگیر
پریشان حال شکستہ بال گوشہ صحرا مین بیٹھا بے اختیار اشکبار ہے

گری سر مبارک اوپر اوٹھا کر جو دیکھا تو ایک چوہا نظر آیا کہ چھت کو
کھود رہا ہے برق نظر اوسکی خنجر کے اوس بدگہرشت سیر پر پڑتے ہی
ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر گر پڑا آپ یہ حال ابتر اوسکا دیکھکر سخت
مضطر ہوے راوی نے التماس کیا کہ اے اشرف الناس اسوقت آپکو
کس بات سے ہراس ہے فرمایا مجھکو یہ وسواس ہے کہ کسی بادرحق شناس
کو خدانخواستہ یہ ضرر نہ پہونچے

روایت

منقول ہے کہ ایک دن وہ قدسی نژاد فرشتہ خو عصر کے وقت لب جو
بیٹھے وضو کر رہے تھے کہ ایک طائر تیز پرنے اوپر سے آپکی دستار اطہر پر
پیخال کر دی آپنے سر اوٹھا کر جب اوسکی طرف دیکھا فی الفور شمشیر نظر
کے پڑتے ہی وہ طائر دو پارہ ہوکر زمین پر گر پڑا اور دستار کو سر سے
اوتار کر طاہر کیا اور خادم کو دے کر فرمایا کہ اسکو بازار مین بیچکر فقرا پر
تصدق کر کہ پاداش اوسکی یہی ہے

حکایت

روایت ہے کہ ایک بار وہ عارف باللہ بقصد زیارت بیت اللہ گھر سے
تشریف لے چلے جب حلیہ مین پہونچے خادمون سے فرمایا کہ اس موضع مین
ایسا مکان ہمارے رفع مایحتاج کے واسطے تلاش کرو کہ اوسکے مالک سے
بڑھکر اس دیہہ مین اور کوئی بشر بے زر اور محتاج نہو اور اکابر دیہہ یہ حال
سنکر مضطر خدمت عالی درجت مین حاضر ہوکر عرض رسا ہوے کہ آپ
والا قدر اس موضع مین ہم لوگون کے عمدہ عمدہ گھر ہین قدم رنجہ فرماکر

وَالْبَسْطُ نَسِيْمَةٌ وَالصِّدْقُ رَابِطَةٌ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتُهٗ وَالْحِلْمُ ضَالَّتُهٗ
وَالذِّكْرُ وَزِيْرُهٗ وَالْفِكْرُ سَمَرَةٌ وَالْمُكَاشَفَةُ غِذَاؤُهٗ وَالْمُشَاهَدَةُ
شِفَاؤُهٗ وَآدَابُ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرُهٗ وَاَوْصَافُ الْحَقِيْقَةِ سِرُّهٗ
وَعَنْ جَمِيْعِ الصَّالِحِيْنَ وَعَنْ مُحِبِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ ؕ

روایت

شیخ ابو عبد اللہ ہروی ناقل ہین کہ چالیس سال مین اوس سرچشمۂ فضل وکمال کی خدمت فیضدرجت مین رہا ہمیشہ آپ عشا کے وضوسے صبح کی نماز پڑھتے اور ہر وقت باوضو رہتے اور بعد وضو کے دو رکعت نماز نفل پڑھتے اور بعد فراغ نماز عشا کے خلوت مین تشریف لیجاتے اور صبح تک برآمد نہوتے اور اول وقت نماز پڑھتے بعد اوسکے ذکر مین مشغول ہوتے جب ثلث شب گذر جاتی ارشاد فرماتے اَلْمُحِيْطُ الْعَالِمُ الْمُسَيِّبُ الْفَعَّالُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اور ہوا مین اوڑتے اور نگاہ سے غائب ہوجاتے تھوڑی دیر کے بعد نماز مین مشغول ملتے اوسکے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور جب ایک حصہ رات باقی رہجاتی سجدے طول وطویل کرتے اور روے مبارک زمین پر رکھتے اور مراقبہ اور مشاہدہ مین طلوع فجر تک رو بقبلہ بیٹھے رہتے اور نماز صبح پڑھکر دعا اور عنجر مین مشغول ہوتے اوسوقت انوار الٰہی آپ کو ایسا چھپا لیتے کہ اگر کوئی شخص اوسوقت آپکو دیکھتا مجہول البصر ہوجاتا اور اکثر خلوت مین آواز السلام علیک کی آتی اور آپ وعلیکم السلام کا جواب دیتے اور فضائل اور خصائل واضح الدلائل آپکے مریدون اور معتقدون کے بیحد اور بیشمار ہین از انجملہ یہ چند خصائل حمائل گلوے تحریر ہوتے ہین اسواسطیکہ

آپ نے پوچھا کہ اے عاجز ناچار تو کس بلا مین گرفتار اور کونسی حاجت کا
طلبگار ہے وہ عرض گذار ہوا کہ اے حاجت روا اے روزگار آج مین بقصد
عبور دریا پر گیا ملاح نے مجھے مفلس دیکھ کر کشتی پر چڑھنے مین مجبور کیا
ہنوز یہ کلام اوسکا اختتام کو نہ پہونچا تھا کہ ایک شخص باوقار ذی احترام اومیں
دینار لیکر اوسی مقام پر پہونچا اور شرف ملازمت سے شاد کام ہوکر وہ دینار
آپکے نذر کیے اور آپ نے وہ سب اوس بیچارے کو مرحمت فرمائے اور ارشاد کیا
کہ انکو لے اور جاکر ملاح کو دے اور دلپاسے اوتر کر اپنے گھر کی راہ لے **شعر**

زجود ش روح را در تن ثبات ست	بشش فوارہ آب حیات ست

اور بعض مشائخ عظام آپ کے اوصاف کرام یون زیب تحریر فرماتے ہین کان الشیخ
محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ طاہر الوضاءۃ دائم
البشر کثیر البہاء شدید الحیاء رحب الجناب سہل القیاد کریم
طیب الاعراق عطوفا رؤفا شفوقا یکرم الجلیس ویبسط اذا رآہ مہموما
وما رایت ابین لسانا ولا الفظ منہ اظہر کہ اور بعض عرفاے خوش تقریر نے
آپکے اوصاف یون تحریر کیے ہین کان سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر
الجیلانی رضی اللہ عنہ سریع الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر المہیبۃ
مجاب الدعوۃ کریم الاخلاق طیب الاعراق ابعد الناس عن الفحش
واقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتہکت محارم اللہ تعالے
لا یغضب لنفسہ ولا یتغیر لتغیر ربہ ولا یرد سائلا ولو یاخذ توبیہ
کان التوفیق رائدہ والتائید معاضدہ والعلم مہذبہ والقرب
مودبہ والخطاب مثیرہ والنحط سفیرہ والانس ندیمہ

اور فرمایا کہ معبود احد نے مجھکو ایک سند لکھدی ہے اور جسقدر نام میرے
مریدون اور خادمون کے ازل سے ابد تک اوسمین مرقوم اور منعقد ہین وہ سب
برحمت و مغفرت رب ودود موعود ہین

روایت

منقول ہے کہ ایک روز اوس مہر جہان افروز نے مالک خازن دوزخ
سے پوچھا کہ میرے مریدون سے کوئی مرید تیرے پاس ہے اوسنے کہا کہ
کوئی نہین اور فرمایا کہ قسم ہے مجھکو ایزد بیہمال کی عزت اور جلال کی کہ دست
حمایت میرا میرے مریدون اور معتقدون پر مثل آسمان کے ہے زمین پر
اگر مرید میرا جید نہین ہین تو جید ہون اور قسم ہے مجھکو معبود مسجود کی کہ بچاؤنگا
اپنے خالق برحق کے روبرو سے قیامت کے دن جب تک اوس سند کے
مطابق جو میرے پروردگار نے مجھکو لکھدی ہے گن گن کر ساتھ نہ لے لونگا
اپنے جملہ مریدون اور معتقدون کو اور اگر مرید میرا مشرق مین ہو اور اوٹھ گیا ہو
اوسکی عفت کا حجاب اور ہین مغرب مین ہون بس ڈال دون اوسپر پردہ

روایت

عدی بن مسافر فرماتے ہین کہ جس مشائخ کا مرید مجھسے خرقہ طلب کرے
فوراً حوالہ کردون اور کسی امر کا ملاحظہ نکردون سوائے مریدان شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے کہ وہ خود غرق دریاے رحمت ہین اور کوئی دریا کو چھوڑکر
سقایہ مین نہین آتا ہے اور فرمایا آپ نے اگر مین زمانہ منصور حلاج مین
ہوتا بیشک اوسکی دستگیری کرتا اور اوس لغزش سے اوسکو باز رکھتا اور
وہ اوس نوبت کو نہ پہونچتا اور دستگیری کرتا ہون مین اپنے مریدون کے

لآلی دلپذیر فضائل ارباب فضائل کے سامعین کے دلونکو مجلی اور پُر تنویر کرتے ہین

حکایت

آپ کے مریدان سعید سے ایک مرید نے حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ اے حبیب خدا شفیع روز جزا اِس ناسزا اور مبتوا کے حق مین دعا کیجیے کہ خاتمہ میرا آپکی رسالت والا کی شہادت اور وحدانیت رب علا کی صداقت پر ہو فرمایا ایسا ہی ہو لیکن شیخ تیرا عبدالقادر ہے اور یہ حکم اوسی صاحب رشد پر صادر ہے اور یہی کلمہ مکرر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا اگرچہ یہ حکایت طول وطویل نہایت دلپذیر اور بغایت خوش تقریر ہے لیکن اِس مقام پر بنظر اختصار اسی مقدار پر مفوض تحریر ہے ؎

روایت

ائمہ مشائخ قدس اللہ اسرارہم سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے ضامن ہوا مین اپنے مریدون کا قیامت تک کہ نہ مرے کوئی بغیر توبہ کے اور کسی مشائخ نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت جسنے نہ آپ سے بیعت کی ہو اور نہ دست مبارک سے خرقہ پہنا ہو لیکن آپ کی ارادت اور عقیدت سے نامزد ہو کیا شمار کیا جاویگا وہ آپ کے مریدون اور اونکے فضائلون مین فرمایا کہ جسنے نامزد کیا اپنے تئین مجھسے اوسکو حق تعالی فائز کرتا ہے توبہ اور اپنی رحمت اور مغفرت سے اگرچہ وہ کسی طریق معیوب پر ہے مگر میرے احباب اور اصحاب مین محسوب ہے اور جناب رب الارباب نے میرے احباب اور اصحاب نیک سرشت سے وعدہ کیا ہی بہشت کا اور فرمایا اَلْبَيْضَةُ مِنَّا بِالْكَفِّ وَالْفَرْخُ لَا يَقُومُ

حسب الحکم خالق لم یزل بروز ازل جملہ ارواح انبیاء عظام اور اولیای کرام
اور جماعۂ خاص و عام ذریت حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
پیشگاہ بارگاہ خداوند ملک العلام مین حاضر لائے اور اون سے تین
صفین یون مرتب کین کہ صف اولی مین ارواح انبیاء مرسلین اور صفِ
ثانی مین ارواح اولیاء کاملین اور صف ثالث مین ارواح مخلوقین
کلہم اجمعین اوسوقت روح پرفتوح حضرت غوثِ صمدانی محبوب سبحانی سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی صفِ اولی مین صفِ ثانی سے بمقتضاے
شرافت ابدی اور نجابت سرمدی بار بار آکر داخل اور شامل ہوتی اور
ملائکہ پھیر اوسکو پھیر کر صف انبیاء سے صفِ اولیا مین داخل کرتے مگر وہ
روح اقدس اس صف مین ہرگز قرار نہ پکڑتی آخر الامر بہ مجبوری تمامتر
ملائکہ کی جانب سے حضور رحمت گنجور حضرت خاتم النبوت مین استغاثہ کی
نوبت آئی آپ نے بشفقت پدری اور نسبت جگری اوس روح رفیع الدرجت
اور وسیع العظمت حق نہاد سے یہ بات ارشاد فرمائی کہ اے مشمم چراغ بصر
وای جگر گوشۂ پدر آج تیری جا بحکم خداوند کبریا اگر صف اولیا مین مقرر ہے
فرد ہو تجھکو کہ قیامت کے دن جگہ تیری اے فرزند مسعود مقام محمود مین
میرے خاص پہلو مین ہوگی ابیات

اے مظہرِ شانِ کبریائی	وے یوسفِ مصرِ دلربائی
سویم نگہے کن اے ملک رو	خوکردۂ ناز خود نمائی
روئے دو جہان ز تو منور	اے شمعِ حریمِ مصطفائی
ہر کس کہ ترا بچشم سر دید	دل داد و جگر برو نمائی

مرکبون کی جنکا پاؤن لغزش کرتا ہے اپنی جگھہ سے اور میری طرف سے
ایک ایک بادشاہ ہے ہر مملکت مین مخالفت سے پاک اور ایک ایک خلیفہ
ہے ہر ولایت مین معزولیت سے بے باک اور فرمایا کہ خدا سے جس چیز کو
طلب کرو میرے وسیلے سے مانگو اور فرمایا جو شخص استعانت چاہے
مصیبت مین مجھسے دور ہو جاتی ہے وہ کربت اوس سے اور اگر منادی
کرے کوئی میرے نام سے کسی شدت مین سلب ہو جاتی ہے وہ آفت اوسکی
مین اور جو کوئی وسیلہ کرتا ہے مجھکو جناب احدیت مین رفع حاجت کیواسطے
برآتے ہین جملہ مطلب اوسکے اور فرمایا جو شخص دو رکعت نماز نفل ادا کرے
اور پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ بار اور درود بھیجے
رسول مختار پر گیارہ بار اور پکارے مجھکو میرا نام لے کر گیارہ بار اور گیارہ قدم
چلے طرف عراق کے اور عرض کرے حاجت اپنی بارگاہ رب العزت مین
بہ لجاجت دور ہو جاتی ہے کسافت اور برآتی ہے حاجت اوسکی۔

روایت

شیخ احمد مغربی ملقب بہ گنج بخش شکر اپنے رسالہ عربیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ اکثر
اوقات وہ سرچشمہ کرامات یہ شعر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کرتے شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا	اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یعنی غروب کیے گئے آفتاب اولیای اولین کے اور آفتاب میرا بلند کیا گیا ہے
اُفق معرفت الٰہی پر کہ قیامت تک نہ غروب ہوگا

روایت

لطائف لطیفہ شیخ کمال الدین مین حوالہ تحریر ہے کہ جب کارگذاران قضاو قدر نے

شب معراج کو اپنے مقام سے پھونچکر اور بملازمت حضرت خیر الانام شاد کام
ہوکر قدم اطہر کو اپنی گردن پر رکھا اور عرض کیا کہ اے افضل البشر اسپر قدم مبارک
رکھکر عرش برین پر جلوہ گزین ہو جیسے آوسکے مطابق وہ خیر المخلائق اوسپر قدم
رکھکر عرش اعلی پر رونق افزا ہونے اوسوقت بارگاہ خداوند مقدس سے یہ
حکم اقدس نافذ ہوا کہ اے باعثِ ایجاد دو کون تو جانتا ہے کہ یہ روح کون ہے
اور کیا اسکا نام ہے آپ نے التماس کیا کہ اے الہ الناس تو عالم الغیب اور
حقیقت شناس ہے جواب آیا کہ یہ سعادتمند ازلی اولاد حسن بن علی سے ہی عبد القادر
نام احیاے دین اسکا کام ہے اور مرتبہ ولایت اور محبوبیت سے شاد کام حضرت
خیر الانام یہ مژدہ فرحت الیتام سُنکر شکر خداوند ملک العلام بجا لائے اور اوس روح
عالی صفات سے یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ تو خدا کا محبوب اور جملہ عالم کا مرغوب
ہی آج قدم میرا تیری گردن پر اور کل قدم تیرا کل اولیا کی گردن پر ہوگا

روایت

منقول ہے کہ جب وہ مقبول خدا پیدا ہوئے نشان قدم حضرت سید الورا
خواجہ ہر دو سرا مثل مہر نبوت کے آپکے دوش سے ہم آغوش تھا رباعی

ای خوشا دم کہ بردے تو نظر باز کنم — خویش را گرم نیازت کنم و ناز کنم
ای خوشا روز کہ در بزم وصال از سر ناز — حال من پرسی و من بنجودی آغاز کنم

روایت

خزر العاشقین مین مفوض تحریر ہے کہ شیخ ابو بکر بن ہزار قدس سرہ الشرابی
مجلس مین ارشاد فرماتے کہ قرن خامس مین شیخ عبد القادر دار الامان شہر جیلان
مین پیدا ہونگے تمام عالم اونکے قدم اکرم اور خلق اعظم سے غیرت گلزار ارم ہو جائیگا

روایت

منقول ہے کہ جب حضرت ختم النبوت نبی الرحمت شب معراج مین عرش برین کی آغوش قربت مین تشریف لائے اور اوسکی رفعت اور عظمت دیکھ کر تشویش مین آئے فوراً ایک جوان ذیشان کی روح پُر فتوح نے بخشوع وخضوع حاضر ہوکر گردن اپنی زیر قدم اکرم جھکا دی اور یون عرضہ گذار ہوئی کہ اے رحمت عالم شفیع اُمم قدم میمنت توام اپنا اسپر رکھ کر عرش پر جلوہ گر ہوجیے اور مفاخرت دوجہانی سے مجھکو مشرف کیجیے

شعر

سر بزیر قدمت بہ کہ سر تاج منست | چشم بد دور کہ امشب شب معراج منست

غرضکہ وہ سرور انبیا اور مفخر اصفیا اوس دوش انور پر قدم اطہر اپنا رکھکر عرش برین پر تشریف لے گئے اور یون ارشاد فرما ہوے کہ اے روح فرخندہ فرجام تیرا کیا نام ہے اوسنے ادب سے سر جھکا لیا اور کچھ جواب ندیا غیب سے آواز آئی کہ اے سرمایۂ ناز دلربائی یہ فرزند ارجمند تیرا عبدالقادرؒ ہی ملقب بہ محی الدین جبکہ دین متین تیرا مشرکین لعین کے مکائد سے مُردہ ہو جائیگا اوسکو یہ پسندیدہ جناب کبریا پھر زندہ فرمائیگا حضرتؐ نے یہ بشارت فیض اشارت بگوش حق نیوش سماعت فرماکر ارشاد کیا کہ آج قدم میرا تیری گردن پر ہے اور کل قدم تیرا تمام اولیا کی گردنون پر ہوگا جو اوسکو بخوشی اقبال کریگا نعمت کرامت سے مالامال اور جو اہمال کریگا دولت ولایت سے پامال ہوگا۔ اور سفینۃ الاولیا مین یون منقول ہے کہ روح پُر فتوح حضرت غوث پاک نے باشتیاق ملازمت صاحب خطاب مستطاب لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

هٰذَا هُ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ وَیُقِرُّهٗ اَوْلِیَاءُ عَصْرِهٖ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی شَانُهٗ وَجَلَّ جَلَالُهٗ

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ شہاب الدین سہروردی رح سے منقول ہے کہ جسوقت وہ محبوب خدا پیدا ہوے غیب سے یہ پانچ کرامات عجیب وغریب اوس پاکذات سے ہویدا ہوئین **اول** یہ کہ اوس رات کو کہ آپ رونق افروز اس شش جہات کے ہوئی حضرت سرور کائنات مفخر موجودات باجماعہ اصحاب و احباب مع جناب ائمہ اطیاب بصد فرحت ومسرت آپکے والد ماجد جناب سید ابی صالح موسی کے پاس عالم خواب مین تشریف لائے اور یہ کلمات معجز آیات بشارتاً ارشاد فرمائے کہ اے نور البصر تجھکو خالق اکبر نے وہ پسر عالی گہر فرخ سیر عطا فرمایا ہے کہ تمام خاصان خدا سے گوے سبقت اور شفقت لیجائیگا اور زمرہ اولیا مین مجھسا رتبہ دنیا اور عقبی مین پائیگا **دوسری** یہ کہ جس شب کو وہ مہر انور بطن مادر سے اس عالم مین ہویدا ہوے گیارہ سو لڑکے شہر جیلان مین پیدا ہوے اور سب ولایت وکرامت سے معزز اور مفخر ہوئے **تیسری** یہ کہ مبشر غیب نے عالم رویا مین آپ کے والدین شریفین کو یہ بشارت فیض اشارت سنائی کہ تمام اولیاے روے زمین اولین اور آخرین اس مقتداے دین متین اور محبوب رب العالمین کی دل وجان سے اطاعت کرینگے اور اسکا قدم اکرم اپنی اپنی گردنونپر رکھینگے اور اوسکی برکت سے بانواع مفاخرت معزز اور فائز ہونگے اور جو اوس سے انکار کرے گا قہر ایزد جبار مین گرفتار ہوگا **چوتھی** یہ کہ نقش قدم رحمت توام رسول اکرم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے شانہ مسعود پر مثل مہر نبوت کے موجود تھا **پانچوین** یہ کہ آپ شب غرہ رمضان المبارک کو تولد ہوے دن بھر

روایت

شیخ الانام فرید العصر وحید الدہر شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مذکور مین لکھتے ہین کہ جب زمانہ آپکی ولادت باسعادت کا قریب پہونچا بڑے بڑے اولیاے کبار اور مشائخ ذی وقار اور فقراے نامدار آپکی ولادت باسعادت کا اپنی اپنی مجلسون مین بوفور بہجت وسرور مذکور کرنے لگے۔ اور الطف قادریہ مین شیخ ابو محمد شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مقبول خلاق ملک عراق مین پیدا ہونگے نام نامی اونکا عبد القادر اور مقام گرامی اونکا اشرف البلاد شہر بغداد ہوگا اور صحائف لطائف ابن نجار مین مرقوم ہے کہ شیخ ابو احمد بن علی بن موسی الجونی اپنی صحبت مین یہ کلمات فرحت آیات اکثر ارشاد فرمایا کرتے کہ ایک فرزند ارجمند سرمایۂ سعادت خاندان سیادت سے بصد شرافت اور نجابت بہزاران جاہ وحشم قریب تر ملک عجم مین پیدا ہوگا اور تمام عالم اوس شمع جمال جہان آرا پر پروانہ وار شیفتہ اور بیقرار رہے گا اور وہ نور البصر خلعت قطبیت اور غوثیت اور محبوبیت سے مخلع اور زیور افاضات اور کمالات اور حسنات سے مجلی ہوگا۔

روایت

زبدۃ الابرار مین مذکور ہے کہ ایک دن چند درویش صفا کیش شیخ علی بن وہب کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے شیخصاحب نے اونسے پوچھا کہ تم کسطرف سے آتے ہو اور کس شہر مین رہتے ہو اور کدھر جاتے ہو اونھون نے عرض کیا کہ ہم ملک عجم کے غریب بندے اور شہر جیلان کے باشندے ہین فرمایا اِنَّ اللّٰہَ نَوَّرَ وُجُوْھَکُمْ بِظُھُوْرِ رَجُلٍ مِّنْکُمْ قَرِیْبٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِسْمُہٗ عَبْدُ الْقَادِرِ وَمَظْھَرُہٗ فِی الْعِرَاقِ وَمَسْکَنُہٗ فِی الْبَغْدَادِ یَقُوْلُ قَدَمِیْ

چرخ وار چکر مارنے لگے یہ قدرت باری کا تماشا دیکھ کر وہ بیچاری دائی دل مین
سخت گھبرائی اوسوقت بے اختیاری سے کوئی بات اوس سے بجز اسکے بن نہ آئی
کہ جناب مجیب الدعوات مین تبضرع وزاری آپ کی واپسی کے لیے رجوع
لائی اور بعنایت کبریائی فورًا اوسکی اُمید بر آئی کہ آپنے بخیر وعافیت وہان
سے مراجعت فرمائی اور دایہ نے مصلحتًا یہ بات ہر ایک سے چھپائی کہ کبھی نہ کو
اوسکا زبان پر نہ لائی جب آپ جیلان سے بغداد کو تشریف لے گئے آخر
آپ کی مفارقت سے وہ دائی ایسی گھبرائی کہ گھر مین تاب مقاومت کی
نہ لائی اُفتان وخیزان خدمت عالی درجت مین حاضر آئی جب صعوبت سفر سے
اوسنے تسکین پائی اوس گل خندان گلستان رعنائی اور سرو روان چمنستان
دلربائی سے ایک روز یہ ذکر درمیان مین لائی کہ اوس رازِ پنہان کی کچھ
حقیقت اور کیفیت کہ آپ میری کنار سے بسوے فلک دوار پرواز کنان
ہوئے تھے بندا آجتک میری فہم مین نہ آئی اوسکے جواب مین آپ نے یہ بات
ارشاد فرمائی کہ مین اوسوقت صغر سنی سے متحمل تجلیات جمالی ذوالجلالی کا نہو سکتا
تھا بیتاب ہوکر پرواز کرتا تھا اب رب متعالی نے مجھکو وہ ظرف عالی عطا فرمایا ہے
کہ اگر ہزار تجلیات جمالی اور جلالی مجھپر حالی ہون زنہار اپنی جگھہ سے ہلائے
نہ ہلون اور اپنے مقام سے ٹالے نہ ٹلون۔

روایت

التباس الانوار مین ابو عبد اللہ محمد بن خضر قدس سرہٗ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ وہ تیرہ برس کابل اوس سلطان وادرس کی خدمت فیضدرجت
مین بعہدہ خادمیت معزز اور مفتخر رہے مگر کبھی نہ دیکھا کہ مگس یا پشہ جسم اقدس

روزہ رکھتے افطار کے وقت ماں کا دودھ نوشجان فرماتے

روایت

مناقب معراجیہ مین ہے کہ جسوقت آپ پیدا ہوئے روے انور آپ کا ایسا منور تھا کہ کسی فرد بشر کی یہ مجال نتھی کہ اوس سے ہمنظر ہوتا اور بے تکلف دیدۂ دیدار طلب کو منور کرتا اور آپ کی ذات مجموع الصفات مین خلق محمدی حسن یوسفی شوکت موسوی اور حکمت عیسوی اور صداقت صدیقی اور معدلت فاروقی اور سخاوت عثمانی اور شجاعت حیدری مجتمع تھی

روایت

فرمایا آپ نے کہ زہے نصیب اوسکے کہ جسنے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور حیف ہے اوسپر کہ جسنے میرے زمانۂ حیات مین مجھکو نہ دیکھا اشعار

وائے محرومی نہ دیکھا وہ جمال ۔ غم مین جسکے جسم ہے شکل ہلال ۔
مرغ دل کرتا ہے اسیری کی ہوس ۔ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اون زلف کا جال

روایت

انیس القادریہ مین منقول تحریر ہے کہ جب آپ تولد ہوے سن شریف آپ کی والدۂ ماجدہ کا ساٹھ برس کا تھا اور یہ زمانہ اولاد کی طرف سے محض یاس کا ہے اور یہ آپکی ذات بابرکات کی تاثیر تھی اور والدۂ معظمہ آپ کی تمام نسوان عالم مین بڑی عابدہ اور زاہدہ صالحہ اور اکملہ اور بڑی صاحب توقیر اور عدیم النظیر تھین

روایت

بدایۃ الاحوال مین مذکور ہے کہ ایکروز وہ محبوب جناب کبریا دایہ کے کنار مین استراحت فرما تھے یکایک مثل شہباز نظر پرواز کرکے ہمسر مہر انور ہوگئے اور

کہ چالیس سیر پختہ آٹے کی روٹیان اور چالیس سیر پختہ گاؤ کے گوشت کا سالن تناول فرماتے اور بول و براز کی حاجت نہوتی اور کبھی ایسا بھی موقع آجاتا کہ ایک ایک ہفتہ صوم مین گذر جاتا اور یہ بھی عادت معہودہ سے تھا کہ ہر نماز پنجگانہ کے وقت غسل اور وضو جدید فرماتے تمام عمر مین ایسا کبھی اتفاق نہین ہوا کہ آپنے بے غسل اور وضو تازہ نماز پنجگانہ نہ پڑھی ہو اور اوقات شبانہ روز آپ کے معمولی اور مقرری تھے اور اکثر نوافل اور ذکر الٰہی مین مشغول رہتے اور لباس نہایت عمدہ اور پاکیزہ اور بیش قیمت استعمال فرماتے اور ایک روز سے زیادہ آپ کے بدن پر پوشاک نرہتی تھی اور سوداگر اور تجار اقالیم دور و دراز سے پارچات عمدہ اور ملبوسات گران بہا آپ کے واسطے لایا کرتے اور تمام عمر آپ نے پشت بقبلہ ہوکر اجلاس نہین فرمایا اور خوشبو آپکو نہایت مرغوب تھی وقت مصروفیت عبادت جسم شریف اور لباس لطیف اور مدرسہ اور خانقاہ سب معطر کیا جاتا اور اکثر یہ شعر زبانِ مبارک پر جاری رہتا

شعر

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب | ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیست

اور بعض اوقات یہ کلمات بھی ارشاد فرمایا کرتے قوت قلوب المسکین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وقوت قلوب العاشقین لا الہ الا اللہ

روایت

لطائف غرائب مین احمد بغدادی آپ کے خادم سے منقول ہے کہ ایک روز ایک شخص اجنبی ناآشنا صورت خدمت عالی درجت مین حاضر ہوا اور کچھ نقد آپ کے پیشکش کیا اور کہنے لگا کہ یہ نقد آپ کے قرضخواہون کے واسطے ہے جب وہ یہ کہہ کر چلا گیا آپنے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص صیرفی القدر تھا یعنی وہ شخص

یا جامۂ مقدس سے مس کر جاتی اور آپ لباس عالمانہ زیب تن کرتے
اور بہت بیش قیمت کپڑا پہنتے اور اونٹ پر سوار ہوتے اور بلند منبر پر چڑھکر
وعظ کہتے اور جو لوگ قسم طلا اور نقرہ سے کوئی چیز آپ کے واسطے لاتے اوسکو
زیر مصلا رکھوا دیتے اور دست مبارک سے نہ چھوتے خادمون سے فرماتے کہ
اسکو اوس بقال کو دیدو کہ جس سے غلہ مہمانون کے واسطے قرض لیا کرتے ہو
اور کچھ زمین وجہ حلال سے آپ کے قبضے مین تھی بعض خدام آپکے اوسمین اپنے
ہاتھ سے کشتکاری کرتے اور جو غلہ اوسمین پیدا ہوتا اوسکو بحفاظت تمام آپ کی
قوت خاص کے صرف کے واسطے رکھہ چھوڑتے اور چار روٹیان ہر روز اوسی غلہ
کے آٹے سے بطہارت تمام پکا کر آخر دن مین آپ کے روبرو لاتے آپ ایک روٹی
حاضرین پر تقسیم کرتے اور تین روٹیان خود تناول فرماتے اور جو کوئی قسم نقد و
جنس سے کچھہ چیز بطریق نذر آپ کے پیشکش کرتا بخوشی قبول فرماتے اور اوسکے
عوض مین آپ بھی کوئی چیز اوسکو دیتے اور بادشاہ اور امرا کی ملاقات محض خرافات
سمجھتے اور اونکی تعظیم کو نہ کھڑے ہوتے اور نہ کسی جاہ و حشمت والے کے دروازے پر
جاتے اور نہ اوسکا بھیجا ہوا کھانا کھاتے اگر کوئی امیر یا وزیر یا بادشاہ آپکے در دولت
پر آتا اوسکی خبر آنیکی سنکر اندر تشریف لیجاتے پھر برآمد ہوکر اوس سے ملاقات
نکرتے کہ تعظیم دینی نہ پڑے اور اوس سے کلام سخت کرتے اور نصیحت مین از حد مبالغہ
فرماتے اور خلیفۂ وقت کو یون لکھتے کہ عبد القادر تجھے یون فرماتا ہے اور یہ فرمان
تجھسپر نافذ کرتا ہے اور خلیفہ آپ کو یون لکھتا کہ خلیفہ یہ التماس کرتا ہے یا یون عرض کرتا ہے
اور جو تحریر آپ خلیفہ کے پاس بھیجتے اوسکو پڑھکر آداب بجا لاتا اور خط کو بوسہ دیکر
آنکھون سے لگاتا اور کہتا کہ شیخ سچ ارشاد فرماتے ہین اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا

کھڑا ہوا دیکھا گوشۂ محفوظ مین تشریف لے گیئن اور یکایک غیب سے ایک
شیر خونخوار نمودار ہوا اور اوس ناہنجار کو چیر پھاڑ کر غائب ہو گیا جب کہ
اِس بات کو سات برس کا زمانہ گذرا اور سِن مبارک بھی اِسی مِقدار کو پہونچا
قضاے کار آپکی والدہ ماجدہ نے کسی بات کے واسطے ایکدن آپ پر چشم نمائی
کی آپ نے متبسّم ہو کر فرمایا کہ اے والدۂ ماجدہ آپ میری امداد کا بھی حق
بھول گیین تب بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ اے فرزند مقبول وہ کون حق
ہے جو مین بھول گئی فرمایا کہ جب مین آپ کے بطنِ مبارک مین تھا اور وہ
سائل لئیم جو آپ کے پیچھے گھر مین بے باکانہ گھس آیا تھا اور ایک شیر نے
غیب سے نمودار ہو کر اوس بدشعار کا کام تمام کیا تھا وہ شیر مین ہی تھا

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ عمر حریفی سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوثِ پاک
رضی اللہ عنہ نے کہ مین پچیس سال علے الاتصال بحالت تجرید و تفرید صحرا
مین بعبادت خداوند مجید مشغول رہا گروہ در گروہ شیاطین خباثت پژوہ
بہ اشکال مہیب میرے قریب آتے اسواسطے کہ خوفناک ہو کر عبادتِ خالقِ
پاک بے نیاز سے باز رہون مگر افضال ایزدی شاملِ حال پایا ہاتفِ غیب
نے یہ مژدہ سنایا یَا عَبْدَ الْقَادِرِ قَدْ ثَبَّتْنَاکَ تَثْبِیتًا وَاَیَّدْنَاکَ تَاْیِیدًا
یہ وسواس شیطانی ہین اور حامی تیرا حفظ رحمانی ہے اور وہ مغضوب
اور تو محبوب ہے جب یہ بشارت فیضِ اشارت مین نے سُنی زجر و توبیخ
متوجہ بشیاطین ہوا وہ لعین سب بھاگ کھڑے ہوے اور فی الفور غیب سے
ایک ہاتھ نمودار ہوا اور جس ناہنجار کے سر پر اوسکا طمانچہ پڑتا زمین مین قدم

جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے واسطے ادائے فرض اوسکے دو ستدارونکے مقرر ہے۔

روایت

تشریح الاولیا مین منقول ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج مین ہمنے متصل سدرۃ المنتہےٰ کے ایک بارگاہ عالیجاہ دیکھی کہ بانوار سلا تدرکہ الابصار آراستہ اور بہ تجلیات قدس پیراستہ ہے اور اوسکے اندر دو مرغ نہایت خوش پیکر ہین ایک سبز اور دوسرا سفید مرغِ سفید بجاے خود متمکن ہے اور مرغ سبز دمبدم پرواز کرتا ہے اور عرش برین پر جاتا ہے اور وہان سے پھر اپنے مقام پر پلٹ آتا ہے معلوم ہوا کہ یہ مرغ سبز پیام رسان خداوند دو جہان ہے ہمنے بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ خداوندا یہ دونون مرغ کون ہین ارشاد ہوا کہ مرغ سفید بایزید بسطامی اور مرغ سبز سید عبدالقادر محبوب سبحانی ہے کہ ان دونون کا ظہور تیری امت مغفور مین ہوگا۔

روایت

حیوۃ الحیات اور گلشن کرامات مین مفوض تحریر ہے کہ بایام حمل حضرت محبوب سبحانی بی بی فاطمہ اپکی والدہ ماجدہ اپنے دولتخانہ مین تنہا تشریف رکھتی تھین کہ ایک سائل بدخصائل نے آکر سوال کیا اور اتفاق سے اوسوقت کوئی عورت اور مرد گھر مین حاضر نتھا اسواسطے بی بی صاحبہ نے بخیال اس بات کے کہ سائل دروازے سے محروم بجائے برقعہ اپنے اوپر ڈالکر باحضار اوسکے پیش نظر کیا وہ فقیر بے حیا سمجھ گیا کہ اسوقت گھر مین کوئی شخص دوسرا نہین ہے بے دھڑک گھر مین چلا آیا بی بی صاحبہ نے جب اوس شیطان کو صحن مکان مین

عین محفل وعظ مین غرق بحر حال ہوگئے اور اوسی جوش وخروش مین عمامۂ متبرک سر
مبارک سے کھلکر زمین پر گرا اوسوقت تعظیماً اور تکریماً ہر اک حضار عقیدت دثار نے
اپنے اپنے سرون سے عمامے اور دستار اوتار اوتار کر زیر منبر رکھدیے جب وہ ولولہ
فرو ہوا آپنے عمامہ کو زیب فرق مبارک کیا اور شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ سے ارشاد
فرمایا کہ ہر ایک کے عمامے اونکے سرون پر بندھوا دو جبکہ سبکے سرون پر عمامے
بندھ گئے ایک عصابہ زنانہ فاضل بُرا اور اوسوقت کوئی عورت بھی حاضر محفل
اقدس تھی متحیر ہوکر شیخ صاحب سے جناب عالی مین عرض کیا کہ ایک عصابہ زائد ہے
آپنے وہ عصابہ دست اطہر سے اوٹھا کر دوش مقدس پر رکھ لیا اور یک بیک وہ
عمامہ سبکی نظرون سے غائب ہوگیا فرمایا کہ ایک عورت صاحب عرفان اصفہان مین
رہتی ہے اور اپنے مکان سے ہمارا وعظ سنا کرتی ہے جب حضار دربار نے اپنے اپنے
عمامے اور دستار سرون سے اوتار اوتار کر رکھدیے اوسنے بھی اپنا عصابہ سر سے
اوتار کر یہان رکھدیا اور ہمنے وہ عصابہ جب اپنے دوش پر رکھا اوسنی اوسکو وہین سے لے لیا

روایت

الطف قادریہ مین شیخ حسین بن فضل سے منقول ہے کہ ایک روز مین نے
قصد کیا کہ آج شمار کرون کہ کسقدر آدمی آپکی محفل فیض منزل مین مشرف باسلام
ہوتے ہین مگر مجھسے شمار اونکا نہو سکا مجبور ہوکر ایک رشتہ مین گرہین دینے لگا
آپنے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے شیخ حسین ہم گرہین کھولتے ہین اور تم
دیتے جاتے ہو۔

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ حسین بغدادی رح سے منقول ہے کہ ایکروز وہ قبلۂ اوتاد

دمس جاتا آخر وہ سب پسپا ہوگئے اور اپنی اپنی سزا کو پہونچ گئے۔

روایت

انیس القادریہ مین مذکور ہے کہ ایک روز ایک درویش صفا کیش صاحب ولایت اور کرامت شیر پر سوار اور تازیانہ مار ہاتھہ مین لیے اوس محبوب کردگار کے دربار فیض بار مین تشریف لائے دیکھا کہ ایک گائے دروازے پر بندھی ہے جب وہ شیر پر سے اوترے تاکیداً اوس شیر سے فرمایا کہ زنہار اس گائے کیطرف خیال بد نکرنا اور اپنی حد ادب پر قائم رہنا اور سانپ سے کہا کہ تو اسکو دیکھے رہنا کہ کوئی گستاخی بیجا نہ کرنے پائے اور آپ خانقاہ مقدس مین جاکر ملازمت قدر سے فیضیاب ہوے جب رخصت ہوکر باہر تشریف لائے دیکھا کہ شیر اور سانپ دونون غائب ہوگئے پریشان ہوکر ادہر اودہر ڈھونڈھنے لگے کہین سراغ اونکا نپایا مجبور ہوکر پھر آپ کے پاس آئے اور حال اونکا بیان کیا آپنے فرمایا کہ اگر تم اپنا شیر اور سانپ امانتاً ہماری گائے کو سونپ آتے تو بجا تھا نہ کہ اپنے شیر اور سانپ کو ہماری گائے سپرد کرائی یہ حرکت خلاف طریق تسے وقوع مین آئی اسی سبب سے اوس گائے نے اون دونون کو غائب کردیا خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا جاکر اوسی گائے سے اپنا گھوڑا اور کوڑا لے لو حسب الارشاد جب وہ نیک نہاد گائے کے پاس آئے اوسنے وہ امانت صحیح وسلامت اونکو حوالہ کی

اشعار

زہے اکارم عالم رہین اکرامت — زہے اعاظم ایام غرق انعامت
زہے جناب رفیع تو قبلۂ آمال — حریم عز وجلال تو کعبۂ اقبال

روایت

سفینۃ الاولیا مین شیخ عمر یمانی سے منقول ہے کہ ایکدن وہ محبوب سبحانی

اور اوسکو مجلس مین لاکر رکھدیا ناگاہ آپ کی نظر کیمیا اثر اوسپر جا پڑی راوی روایت
ہذا سے فرمایا کہ کپڑا ٹوکرے کے اوپر سے اوٹھالے۔ حسب الارشاد جب اوس عقیدت نہاد
نے وہ کپڑا اوٹھالیا آپ نے اوس طفل جان بلب کی طرف دیکھ کر فرمایا اوٹھ کھڑا ہو
اوٹھ کھڑا ہو فوراً وہ رنجور معذور صحیح و سالم ہوکر اوٹھ کھڑا ہوا گویا کہ بیمار ہی نتھا
اور حاضرین سے شور وا مرشدا وا غوثا بلند ہوا

روایت

اقتباس الانوار مین شیخ عبداللہ بن احمد بغدادی قدس سرہ سے منقول ہے کہ ایک
شب آپ بعد آدھی رات کے حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے اور آگے بڑھے جب
مدرسے کے دروازے پر پہونچے وہ دروازہ خود بخود کھل گیا وہانسے شہر کے دروازے
پر آئے وہ دروازہ بھی خود بخود وا ہو گیا پھر شہر سے مغرب کی طرف روانہ ہوے
چند قدم چلے ہونگے کہ ایک شہر مین جا پہونچے اور ایک مکان مین تشریف لیگئے دیکھا کہ
چھ درویش ملائک کیش اوس مکان مین بیٹھے ہین آپنے بھی بعد سلام علیک کے
وہان اجلاس فرمایا وہ سب بکمال ادب شرائط تعظیم و تکریم بجالائے ناگاہ گوشہ مکان
سے آواز زونیکی آئی بعد اوسکے ایک شخص ایک لاش کندھے پر دھرے گوشہ مکان سے
باہر نکلا اور سلام علیک کرکے باہر چلا گیا اتنے مین ایک مرد فربہ اندام طویل القامت
خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور آپنے مشرف باسلام اسکو کیا اور محمد اوسکا نام رکھکر
ان لوگون سے ارشاد فرمایا کہ بجاے اوس شخص کے یہ رفیق تمھارا مقرر ہوا اونھون نے
عرض کیا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا بعد اوسکے وہان سے مراجعت فرماکے دولتخانہ مین تشریف
لائے اور مجھسے بقدغن بلیغ اور بتاکید مزید ارشاد فرمایا کہ اے ابوسعید وہ شہر نہاوند تھا
اور وہ چھ ابدال وقت تھے اور ساتوان ابدال بیمار تھا جب وہ انتقال کر گیا اوسکی لاش کو

شیخ حماد کی ملاقات کے واسطے تشریف لے چلے اثنائے راہ مین ارشاد فرمایا کہ
جب مین بغداد مین آیا تو شیخ حماد سے بہت الفت اور صحبت رہی چنانچہ ایکدن
مین اپنے مقام مالوف سے اور شیخصاحب موصوف مع دو چار احباب متحد بقصد
نماز جمعہ جامع مسجد کو چلے جب ہم متصل حوض کے پہونچے شیخصاحب نے براہ خوش طبعی
مجھکو ایسا دھکا دیا کہ مین حوض مین گر پڑا اور موسم سردی کا تھا سخت مجھکو تکلیف
ہوئی جبکہ شیخصاحب نے اس جہان فانی سے دارالامان جاودانی کو انتقال فرمایا
ایکروز مین اونکے مزار پر گیا دیکھا کہ شیخصاحب خلعہ بہشتی پہنے اور تاج جنتی سر پر
رکھے ہوے بیٹھے ہین مگر دست راست اونکا محض بیکار ہے عند الاستفسار
معلوم ہوا کہ جس ہاتھ سے مجھکو دھکا دیا تھا وہی ہاتھ اونکا بیکار ہوگیا مین نے
جناب کبریا مین دعا کی ہاتھ اونکا بدستور جیسا کہ تھا ویسا ہی ہوگیا۔

روایت

بہجت الاسرار مین شیخ محمد رجب بن منصور قدس سرہ سے منقول ہے کہ ابو غالب
فضل بن اسماعیل تاجر بغدادی کا اکلوتا بیٹا مرض فالج کا مارا اور اوسکی
صعوبت سے وہ بیچارہ قریب بہلاکت تھا وہ تاجر اطبا کے علاج سے ہار اب
اوسنے دل مین یہ قصد کیا کہ سب فقراے شہر کو بجیلۂ دعوت اپنے گھر بلوا کر
اوس رنجور معذور کو دکھلاؤن یقین ہے کہ بفضل رب العالمین اونکے انفاس
متبرکہ کی برکت سے اوسکو صحت کامل اور شفاے عاجل حاصل ہو چنانچہ دل سے
یہ عزم مکمل کرکے اوسنے تمام سامان ضیافت کا تیار کروایا اور جملہ درویشان
اشرف البلاد بغداد کو اپنے گھر بلایا ازانجملہ حضرت محبوب سبحانی بھی تشریف لائے
اور اوس تاجر نے اوس طفل مریض کو ایک کوٹھے مین رکھ کر ایک کپڑا اوسپر ڈالدیا

ایک دن جامع مسجد مین آپ نے اون سے فرمایا کہ اے ابوبکر شریعت محمدی تیری
شکایت کرتی ہے اور تو اپنی حرکت سے باز نہین آتا اب تو سزاوار اسکا ہے
کہ سزا پاوے اور ولایت سے ہاتھ اوٹھاوے یہ فرماکر بنظر سیاست اونکی طرف
نگاہ کی ساری کیفیت اور ولایت اونکی سلب کرلی آخرکار اونکی یہ نوبت ہوئی کہ
بغداد شریف سے بھاگ کر فرنگ مین پہونچے جب وہان سے شہر مین آنیکا قصد
کرتے مدہوش ہوکر زمین پر گر پڑتے آخر جب اپنی سزا کو بخوبی پہونچگئے اور اپنے فعل بد
سے تائب ہوئے تب اونکے والد بزرگوار نے حضرت رسول مختار صلی اللہ علیہ وعلے
آلہ واصحابہ الکبار کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اب ابوبکر نے اوس عادت
مذموم خلافِ شریعت سے توبہ کی تو ہماری طرف سے ہمارے فرزند ارجمند محبوب سبحانی
سے جاکر کہہ کہ اب ہمنے اوسکی تقصیر معاف کی تم بھی خطا اوسکی عفو کرو اونھون نے
بمطابق ارشاد ہدایت بنیاد حضرت خیر الانام کے یہ پیام آپ کو پہونچایا اور آپنے
اونکو رو برو طلب کرکے قصور اونکا معاف فرمایا اور نعمتِ ولایت سے پھر اونکو مالا مال کردیا

روایت

سفینۃ الاولیا مین شیخ عبد اللہ محمد شریف بن خضر چشتی موصلی سے منقول ہے کہ
ایک رات کو آپ مزار شریف حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشریف
لے چلے اور یہ خاکسار بھی ہمراہِ رکاب آنجناب تھا اور اسقدر تاریکی شب کی طاری
تھی کہ رستہ چلنا سخت دشوار تھا مینے خدمت عالی درجت مین عرض کیا کہ یا حضرت
آج رات نہایت تاریک ہے آپنے یہ کلمہ میری دہان سے سنکر ایک درخت کیطرف
انگشت مبارک سے اشارہ کیا فوراً وہ درخت مثل شمع کے روشن ہوگیا جب آپ
اوس درخت سے آگے بڑھے دوسرا درخت اوسیطرح روشن ہوگیا غرضکہ اسیطرح

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام اپنے کندھے پر اوٹھا کر صحرا کو لے گئے اِدھر یہ شخص جو مشرف باسلام ہوا ایک بیچارہ نصرانی تھا اسنے اوسکو اوس ابدال کے قائم مقام کر دیا خبردار جبتک مین زندہ ہون یہ راز کسی پر افشا نکرنا۔

روایت

تحفۃ الاسرار مین شیخ بقا قدس سرہٗ سے مذکور ہے کہ ایک بار خود بخود میرے دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ کسی ولی کی مردان غیب سے زیارت کیجیے اوسی شب کو مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے متصل ایک مرد سو رہا ہے اور روضۂ مبارک سے آواز آرہی ہے کہ یہ وہی ہے یہ وہی ہے کہ جسکے دیکھنے کی تجھکو آرزو تھی علی الصباح خواب سے بیدار ہو کر مزار شریف پر پہونچا دیکھا تو فی الواقع ایک شخص قریب مرقد شریف کے سو رہا ہے میری آہٹ پاکر نیند سے چونکا اور روضۂ اطہر سے باہر آیا اور صحرا کی طرف روانہ ہوا جب دریا پر پہونچا دونون کنارے اوسکے آپسمین مل گئے یہ کرامت اوس ولی صاحب ولایت کی دیکھکر مین نے اوسکو قسم دی کہ براے خدا ایک دم ٹھہر جاوہ ٹھہر گیا پھر مینے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا حَنِیفًا مُّسْلِمًا اور نظرون سے غائب ہو گیا جب مین حضرت کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا فرمایا کہ تمام روئے زمین پر فقط یہی ایک شخص مردان غیب سے ولی حنفی المذہب ہے

روایت

گلزار معنی مین شیخ ابوالحسن علی بن ابی القاسم سے روایت ہے کہ شیخ ابوبکر حمامی اگرچہ صاحب باطن تھے مگر سماع سے اونکو نہایت ذوق و شوق تھا جناب غوثیت مآب ہر چند اونکو ممانعت فرماتے مگر وہ اپنی حرکت سے باز نہ آتے

ہم گنہگار خلیفۂ وقت کے تابعدار اور اوسکے حکم سے ناچار ہین براے پروردگار
ہم خطاکارون کا قصور معاف کیجیے اور اس مصیبت سے رہائی دیجیے جب آپنے
اونکی گریہ وزاری حد سے زیادہ ملاحظہ کی براہِ شفقت فرمایا ہمنے تمھاری خطا
معاف کی اور وہ شراب ساری خود بخود سرکہ ہوگئی جب وہ پیادے اس آفت
سے مہلت پاکر خلیفہ کی خدمت مین پھونچے اور جو واردات کہ اونپر گذری تھی
بے کم وکاست اوسکو بیان کیا خلیفہ یہ حال سنکر ترسان لرزان جناب ملائک مآب
مین حاضر آیا اور میخواری سے تائب ہوا شعر

ای بذاتِ اشرفت اہلِ جہان را افتخار | دادہ ایزد در کفِ قدرت زمامِ اختیار

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ ابو المظفر رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ ایک روز آپ شیخ
علی قدس سرہٗ کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اونکے مکان مین دو درخت خرمہ کے
مدت سے خشک لگے ہوے تھے آپنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دوسرے
کے نیچے کھڑے ہوکر نماز پڑھی وہ درخت فوراً خدا کی قدرت سی سرسبز اور شاداب ہوگئے

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ ابو العباس آپ کے رکابدار خاص سے منقول ہی کہ آپنے
قحط سالی مین ایکبار ایک پیمانہ گیہون کا مجھکو دیا اور فرمایا کہ اسکا منہ بند رکھنا
اور ایک سوراخ اوسمین کردینا جس قدر حاجت ہو گیہون اوس سے نکال لینا
کبھی گیہون اسکے کم نہونگے قسم خدا کی پانچ برس کامل اوس پیمانے سے جتنے گیہون
میرا جی چاہتا نکال لیا کرتا شامتِ اعمال سے ایکروز میری اہلیہ نے اوسکا منہ
کھولدیا فوراً وہ برکت جاتی رہی اور وہ پیمانہ خالی ہوگیا

جو درخت آگے آتا روشن ہو جاتا یہان تک کہ روضہ مقدسہ تک پہونچگئے جب
آپ وہان سے فارغ ہو کر چلے اوسی طرح سے دولتخانہ مین تشریف لائے

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ ابو القاسم شریف حسینی سے منقول ہے کہ ایک خادم عقیدت
شعار آپ کا ایک رات مین ستر بار عورات مختلف الاشکال سے محتلم ہوا علی الصباح
جب آپکے روبرو آیا آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ تیرے مقدر مین یہ لکھا تھا
کہ تو اپنی تمام عمر مین ستر عورتون فلان فلان سے زنا کرے ہمنے جناب باری مین
التجا کرکے اونکو حالت بیداری سے بعالم خواب مبدل کرادیا

روایت

اخبار الاولیا مین صاحبزادہ عالی وقار سید عبد الجبار سے منقول ہے کہ
ایک دفعہ بروز جمعہ آپ مسجد جامع کو تشریف لیے جاتے تھے اثناے راہ مین دیکھا
کہ پیادگان سلطانی تین مشکیزے پر شراب بیلون پر لادے ہوے لیے جاتے ہین
آپ نے اون سے فرمایا کہ کھڑے رہو وہ بدخصال آپ کے حکم کو کچھ خیال مین نلائے
بیل آگے بڑھائے آپ نے بیلون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ خبردار آگے نہ بڑھنا
قدم نہ اوٹھانا وہ بیل حسب الحکم کھڑے ہوگئے اور پیادے حرامزادے ہرچند اون بیلونکو
ہکاتے اور مارتے تھے مگر وہ ہرگز قدم نہ اوٹھاتے تھے جب آپنے یہ شرارت اون
بدذاتون کی ملاحظہ فرمائی بنظر غضب اون بے ادب کمظرف کی طرف دیکھا یکایک
وہ سب کے سب مرض فالج مین گرفتار ہوگئے اور بحس و حرکت ہوکر بلاے عظیم مین
پھنس گئے جب سخت ناچار ہوئے رو رو کر بعذر خواہی بیشمار وہ بدکردار اوس
مقتداے روزگار کی خدمت عالی درجبت مین عرضہ گذار ہوے کہ اے محبوب کردگار

کچھہ آپ سے کہا اور آپ نے بھی اوسی کی زبان مین اوسکے سوال کا جواب دیا
جب وہ سانپ چلا گیا آپ نے حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ یہ کالا بڑی عمر
دیرسالہ رکھتا ہے اور ہمسے کہتا تھا کہ مین نے بہت اولیاء اللہ کو اسی ہیئت
کذائی سے آزمایا مگر واللہ آپ کے مانند کسی کو محکم دل نپایا کہ باوصف میری اسقدر
حرکات اور سکنات کے آپ کی پیشانی مبارک پر سر مو بل نہ آیا

روایت

اور اسی کتاب مین راوی مذکور سے منقول ہے کہ ایک روز آپ جامع منصور
مین نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مار سیاہ آیا اور عین سجدے کی جگہہ مین پھن
پھیلا کر بیٹھا جب آپ نے سر مبارک سجدے کے واسطے جھکایا وہ سانپ
پھنکارین مارنے لگا اور اوس جگہہ سے نہ ہلا تب آپ نے مجبور ہوکر اوسے
باین ہاتھہ سے ہٹاکر سجدہ کیا اسیطرح سب سجدون مین یہی معاملہ پیش آیا
جب آپنے قعدہ اخیر کا جلسہ کیا وہ سانپ جسم اطہر پر چڑھہ کر گلوے مبارک مین
لپٹ گیا اور پھن نکال کر چہرہ انور کے روبرو زبان نکالنے لگا جب آپ
نماز سے فارغ ہوے وہ بھی غائب ہوگیا دوسرے دن پھر آپ وہان تشریف
لے گئے تو ایک شخص ناآشنا صورت آپکے پاس آیا اور شرائط تعظیم اور تکریم
بجا لایا اور التماس کیا کہ مین وہی سانپ ہون جو کل وہ حرکات بے ادبانہ
آپ کی جناب عالی مین امتحانا کرتا تھا اور مین نے اسیطرح سے بہت اولیاء
اللہ کو آزمایا مگر باللہ العظیم آپ کے مانند کسیکو ثابت قدم نپایا اور مین آپکے
جن ہون قوم اجنہ سے اب آپ مجھکو اپنا خادم بنائیے چنانچہ آپ نے
اوسکو دین اسلام سے مشرف کرکے خادمیت سے سرفراز فرمایا

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ سید معالی لاہوری سے مذکور ہے کہ جناب مستطاب سید عبدالوہاب آپکے صاحبزادے بلند اقبال کے پانچ فرزند والاجاہ تھے از انجملہ شیخ جمال اللہ سرچشمۂ فضل وکمال منجملۂ ابدال سبعہ سے ایک ابدال ہین سراپا ہمصورت اور ہمسیرت اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ کے اور آپکی دعاے اوس سرمایۂ لطف ربانی کو زندگانی جاودانی بارگاہ یزدانی سے عنایت ہوئی کہ آجتک وہ ہفت اقلیم کی حفاظت کرتے ہین اور شہر بسطام مین اقامت رکھتے ہین ایک بزرگ نے اون سے پوچھا کہ آپکی کتنی عمر ہوگی فرمایا مجھکو اسقدر تو معلوم ہے کہ حضرت محبوب سبحانی مجھکو دیکھ کر ارشاد فرماتے تھے کہ اے جمال اللہ تیری بڑی عمر ہے تو زمانۂ عیسیٰ علیہ السلام کو پائیگا اور انکی صحبت کا حظ اٹھائیگا ہمارا سلام اوس روح القدس کی خدمت اقدس مین پہونچانا

روایت

ملفوظ غیاثی مین شیخ احمد بن صالح جیلانی سے منقول ہے کہ ایکروز جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ محفل مین وعظ فرما رہے تھے اور قضا اور قدر کے باب مین بڑی دھوم دھام سے کلام کر رہے تھے کہ یکایک ایک مارخونخوار غیب سے نمودار ہوا اہل محفل اوسے دیکھکر سخت بدحواس اور پُرہراس ہوے آپنے فرمایا مت ڈرو توکل بخدا کرو یہ بھی ایک بندۂ بندگان خدا ہے بے حکم پروردگار یہ کسی کو آزار نہ دیگا اور وہ ازدرادھر اودھر تمام محفل مین پھرکر منبر پر آیا پھر پشت اطہر پر چڑھکے دوش مبارک پر جاکر ٹھہرا اور وہانسے بڑھکر گوشۂ گریبان مین درآیا اور چند ساعت وہان ٹھہر کر پھر باہر نکل آیا اور جسم لطیف پر پھرتا رہا بعد اوسکے جسطرح سے جسم مبارک پر چڑھا تھا اوسی طریق سے اوترکر زیر منبر آیا اور آپ کے روبرو بھن پھیلاکر کھڑا ہوا اور اپنی زبان مین

اے موذی فوراً وہ مرگیا اور آپنے مجھسے ارشاد کیا کہ اِسنے جامع منصور سے یہانتک
ساٹھ بار میرے سر پر نیش مارا ہے اللہ اللہ کیا صبر اور تحمل تھا کہ عقل اوسکے ادراک سے عاجز ہے

روایت

بدایۃ الاحوال مین شیخ الاسلام ابو عبداللہ بن ابو الفتح سے منقول ہے کہ ایک روز
مین آپ کی محفل وعظ مین حاضر تھا اور آپ اوسوقت غرق بحر استغراق تھے
عین جوش و خروش مین یہ کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر معبود برحق چاہے تو ابھی
ایک طائر اخضر کو خلق کرے اور وہ ہماری محفل مین حاضر ہوکر ہمارا کلام سنے
کہ یکایک ایک جانور سبز رنگ نہایت خوبصورت آیا اور آپکے دست مبارک
مبیٹھا اور بعد چند ساعت کے غائب ہوگیا اور اوسکے غائب ہو جانے کے بعد
ہزارون ویسے ہی طائر سبز رنگ آکر موجود ہوئے کہ تمام محفل اون سے بھر گئی

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ ابو الحسن بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ جب زبدۂ
اہل عرفان شیخ عبد الرحمان بغدادی قدس سرہٗ کا وقت وفات قریب پہونچا
تب اونھون نے اپنے فرزند ارجمند سے یہ وصیت کی کہ اگر تو میری رحلت کے بعد
حضرت محبوب رب العزت کی خدمت مین حاضر ہوگا تو آپ تجھکو اپنی مہربانی سے
سرفراز فرماوینگے اور مراتب اعلےٰ پر پہونچاوینگے چنانچہ اونکے انتقال کے بعد
وہ فرزند عالیقدر حسب وصیت پدر بزرگوار جناب غوث الابرار مین حاضر ہوا
آپنے براہ مہربانی اوسکو خرقۂ سلطانی مرحمت فرمایا اور اپنی صاحبزادی سے
منعقد کردیا ایک روز وہ صاحبزادہ مدرسے مین جامۂ علمائی پہنے ہوے بیٹھے تھے
کہ سامنے سے ایک فقیر مجذوب تشریف لائے اور دامن اونکے جامہ کا پکڑکر فرمانے لگے

روایت

اور انھین راوی موصوف سے اوسی کتاب مین مذکور ہے کہ ایک روز آپ جامع منصور کو تشریف لیے جاتے تھے اثنائے راہ مین ایک شخص بدہیئت آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ مین ابلیس ہون اور شب و روز آپکی فکر مین غلطان و پیچان رہتا ہون آپ نے اور آپ کے مریدون نے مجھکو اور میرے تابعیدون کو سخت عاجز کر رکھا ہے آپنے فرمایا نجیریت یہان سے چلا جا اوس مردود نے اصلا خیال نکیا کہ یکایک ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور اس زور سے اوسکے سر پر طمانچہ مارا کہ وہ انجس قارون کے مانند سارا زمین مین دھس گیا اور جان بچاکر بھاگ کھڑا ہوا پھر چند دنون کے بعد ایک نیزہ آتشین ہاتھ مین لیے ہوے دفعتا آپکے سامنے آیا اور معا اوسکے آنے کے بعد ایک سوار نما بدار غیب سے نمودار ہوا اور ایک شمشیر آبدار خونخوار آپکو دی اوس تلوار جگر فگار کو دیکھتے ہی وہ نابکار بھاگ کھڑا ہوا پھر تیسری بار آیا اور آپنے دیکھا کہ دور سے کھڑا سر پر خاک اڑا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے عبد القادر افسوس تونے مجھکو مایوس رکھا فرمایا کہ اے منحوس پر فسوس انشاء اللہ تعالے تو ہمیشہ یون ہی مایوس رہے گا اور کچھ تیرا بس نہ چلے گا

روایت

مناقب غوثیہ مین ہے کہ شیخ ابو العباس آپکے رکابدار خاص بیان کرتے ہین کہ ایکبار وہ مقبول کردگار سوار ہوکر جامع منصور مین تشریف لے گئے جب وہان سے مراجعت فرماکر مکان پر رونق افزا ہوے عمامہ سر مبارک سے اوتارا اوسمین سے ایک بچھو زمین پر گر پڑا اور اوسنے بھاگنے کا قصد کیا آپنے فرمایا ہلاک ہو

اور فرمایا کہ اے مادر مہربان مجھہ عاجز بے لیاقت کی کیا تاب وطاقت جو ایسی نعمت
اور دولت کی خواہش مین مبادرت کرون اور ایسے خالق کو اپنا عاشق بناؤن شعر

راضی ہون مین اوسی سے جو کچھہ رضا ہو اسکی	شایان ہو نہین اسی کا جو کچھہ عطا ہو اسکی

آپکی والدہ ماجدہ یہ تقریر پسندیدہ سنکر اور نہایت محظوظ اور مسرور ہوکر جناب ارحم الراحمین مین بصد خشوع وخضوع دست بدعا ہوئین اور ہنوز دعاے فارغ نہوئین تھین کہ ہاتف غیب نے عالم جاوید سے یہ نوید دی کہ ہمنے وہ دونون نعمتین اسکو عنایت کین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

روایت

خلاصۃ القادریہ مین مفوض تحریر ہے کہ ایک روز وہ پیر دستگیر سرمایہ فضل وشرف تفریحًا دریا کی طرف تشریف لے گئے دیکھا کہ چند عورتین پانی لینے کو دریا پر آئین اور اپنے اپنے سبو بھر بھر کر اپنے گھرون کو چلی گئین مگر ایک ضعیفہ نو۹ سالہ نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے پر رکھدیا اور چادر منہ پر ڈال کر ایسی بے اختیار زار زار رونے لگی کہ جسکی بیقراری اور گریہ وزاری سے جانوران دریائی کا زہرہ آب آب اور وحشیان صحرائی کا سینہ کباب ہوتا تھا اور بزبان حال یہ اشعار پُر ملال پڑھتی تھی اور دل پُر اضطراب کی بیتابی سے مثل ماہی بے آب خاکپر تڑپتی تھی اشعار

کون کہتا ہے کہ میرا زخم کاری دیکھیے	خنجر مژگان کی اپنی آبداری دیکھیے
دردِ فرقت کا الم سے اپنے عاشق کی ذرا	آہ وزاری دلفگاری بیقراری دیکھیے
گر ہی آنا آپ کو بہر خدا جلد آیئے	بسمل بردی کی اپنے جان نثاری دیکھیے
غلبہ رنج ومحن کی دل سے اٹھی ہے گھٹا	دیدہ پرنم کی میرے اشکباری دیکھیے

کہ میان ایسی پوشاک امیرون اور وزیرون کو مُرتب ہوتی ہے پس یہ تقریر اوس
فقیر کی اونکے دل پر ایسی تاثیر پذیر ہوئی کہ فوراً وہ لباس علمی اوتار کر اور جامۂ چرمی
زیب بر فرما کر بیابان کی طرف نکل گئے لوگون نے ہر چند اونکو اِدھر اُدھر
تلاش کیا مگر کہین اونکا سُراغ نہ ملا مجبور ہوکر حضور مو فور السرور مین حال اونکا
عرض کیا آپنے فرمایا کہ وہ فلانے بیابان مین رہتا ہے اور آٹھوین دن وضو
کرنے کو دریاے عیادان کے کنارے پر آتا ہے تم وہان جاکر ٹھہرو جسوقت تمکو
وہ دیکھے گا پھر نہ بھاگے گا اور تمھارے ساتھ چلا آئے گا چنانچہ حسب الارشاد
جب وہ لوگ اوس مقام پر پہونچے اور اوسکی آمد کے منتظر تھے کہ دفعتاً جنگل سے
شور مچاتے اور نعرۂ لا الٰہ الا اللہ کا مارتے ہوے مَی خوشگوار عشق الٰہی سے سرشار دریا پر
آپہونچا جب ان لوگون کو دیکھا کہنے لگا کہ ہمارے لیجانے والے آئے چلو حُکم
حضرت محبوب سبحانی سے مجبور ہون غرضکہ جب مکان پر آئے اور آپکی قدمبوسی سے
مشرف ہوئے وہ لباس چرمی آپنے اونکے بدن سے اوتروا کر خرقہ صوفیہ پہنایا
اور گھر مین جانے کا اذن دیا

روایت

مناقب غوثیہ مین ہے کہ آپ ایام طفولیت مین ایکروز ہمسنون کے ساتھ کھیل
رہے تھے کہ ہاتف غیب نے یہ مژدہ سُنایا کہ اے عبدالقادرؓ عاشقی اور معشوقی سے
تجھکو کون شے پسند خاطر ہے اوسکی درخواست کرتب آپنے اپنی والدہ ماجدہ کی
خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر اس راز نیاز کی کیفیت سے اونکو ماہر کیا اور
فرمایا کہ جو آپ اِس مقدمہ مین ارشاد کرین اوسکو بجا لاؤن اونھون نے فرمایا کہ
معشوقی کی درخواست کرو یہ کلمہ آپ اونکی زبان مبارک سے سُنکر متبسم ہوئے

حاصل ہو جائیگا جبکہ اوس نیمجان کو آپکا یہ فرمان پہونچا اوسکے دل کو اطمینان ہوا
پہلے سے بڑھکر شور و فغان کا طوفان بپا کیا پھر آپکی طرف سے اوس خادم کو وہی
فرمان واجب الاذعان نافذ ہوا کہ جاکر کہہ کہ اے نیکبخو تیرا بیٹا اور بہو جس ساز و
سامان سے کہ ڈوبا تھا اوسیطرح تیرے روبرو اس دریا سے برآمد ہوتا ہے تو
صبر کر اور دیکھ کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جبکہ دوبارہ یہ مژدہ اوس
پژمردہ خاطر کو پہونچا خاموش ہو گئی اور آپ نے دست مبارک کو اوٹھاکر جناب
احسن الخالقین مین دعا کی کہ ای احکم الحاکمین تو اس عاجز مسکین دل حزین کی آرزو
پوری کردے جب دو چار ساعت کا عرصہ گذرا اور اثر اجابت ظاہر نہوا تب آپنے
گستاخانہ بطرز محبوبانہ جناب ارحم الراحمین مین عرض کیا کہ اے کارساز بندہ نواز
اس حقیر پر تقصیر کے کام مین اتنی تاخیر بارگاہ رب قدیر سے یہ ارشاد ہوا
کہ اے محبوب دلپذیر یہ تاخیر خلاف تقدیر اور تدبیر نہین اسواسطیکہ ہمارے
کام بسہولت انجام پاتے ہین اگر ہم چاہتے تو زمین اور آسمان کو بیک آن
بلفظ کن فکان پیدا کرتے مگر بمقتضاے حکمت چھہ دن مین ہویدا کیے اور اس
معاملہ کو عرصہ بارہ برس گذرا ہے کہ وہ کشتی غرق بحر فنا ہوئی تھی اور اہل کشتی کا
گوشت پوست رگ پٹھا استخوان طعمۂ جانوران دریائی ہو گیا ہے اور اگر اون
جانورون سے دام قضا مین پھنسکر اور جانورون کی غذا ہو گئے ہین ریزہ ریزہ
اونکے اجزاے جسم کا مجتمع کروا کر پھر کسوت حیات اونکو از سر نو پہنایا جاتا ہے اب
اونکی برآمد کا وقت قریب آتا ہے ہنوز یہ کلام اختتام کو نہ پہونچا تھا کہ یکایک وہ دریا
بڑے جوش و خروش سے تلاطم مین آیا اور اوسی گرداب سے وہ کشتی مع اسباب اور
ہاتھی اور گھوڑے اور اونٹ چھکڑے اور دولہ اور دولہن بعافیت تمام اوسی

دن تو رونے مین کٹا آکر اندھیری رات مین	دیدۂ بیدار کی اختر شماری دیکھیے

جبکہ اوس پیر کہن سالہ کی واویلا کی صدا گوش والا مین پہونچی فرمایا کہ لامحالہ کسی ظالم اظلم نے اس مظلومۂ مغمومہ پر دستِ تظلم دراز کیا ہے جو اسطرح بلک بلک روتی ہے اور سسک سسک کر جان کھوتی ہے نہین معلوم کہ یہ خود فراموش کس جفاے ہمدوش اور کس بلاے ہم آغوش ہے خدماے ہمراہ سے ایک دولتخواہ نے عرض کیا کہ مین اس حال سے بخوبی آگاہ ہون کہ اس بڑھیا کا ایک بیٹا تھا اکلوتا صورت سیرت مین یکتا اوسکی خانہ آبادی کے واسطے اسنے شادی کی بڑے احتشام اور دھوم دھام سے تیاری کی اور بڑے کروفر سے بارات لیکر دولھن کے گھر گئی جب دولہ عقد سے فارغ ہوا دولھن کو ہمراہ لیکر اپنے گھر چلا اور کشتی پر سوار ہوا اس دریاے پرآشوب مین مع ساری بارات ڈوب گیا باوجودیکہ اس واردات کو بارہ برس کا عرصہ گذرا ہے لیکن یہ ضعیفہ آجتک اوسکے حزن و ملال مین گرفتار ہے اور ہر روز بلا ناغہ بادلِ بیقرار اس دریاے ذخار پر آتی ہے اور شور و قیامت مچاتی ہے و لولۂ محبت فرزندی کا اسکے دل مین غلبہ ہے اور اوسکا یہ شور و شغف اور واویلا ہے

مثل مشہور ہے شعر

جسکا دل اوس صنم سے مائل ہو	اوسکو راحت کہان سے حاصل ہو

جسوقت اوس بحر ذخار قطبیت اور محبوبیت نے یہ حقیقت اوس سراپا مصیبت کی بگوش حق نیوش اصغا فرمائی دریاے غوثیت جوش و خروش مین آیا خادم سے ارشاد فرمایا کہ جلد جا اور اس بڑھیا کو ہماری طرف سے تشفی دے اور رونے پیٹنے سے ممانعت کر اور کہہ کہ اندکے صبر کر تیرا مطلب برآئیگا دلی مقصد

اپنے گھر کو جاتیرا مقصد پورا ہوگیا وہ نیکبخت آپ سے رخصت ہوکر اپنے گھر آئی دیکھا
کہ وہ سب بیٹیان بیٹے ہوگئے ہین اور دروازے پر کھیل رہے ہین اس کرامت مجیبہ
اور غریبہ کی کیفیت دیکھکر وہ میان اور بی بی پھولے نہ سماتے تھے اور بار بار سجدے
شکر الٰہی بجالاتے تھے اور زبان حال سے یہ رباعی بار بار پڑھتے تھے رباعی

دلا ورد زبان کن نام پاک غوث جیلانی
کہ باشد ذات پاکش منبع اسرار حقانی
اگر ہستی مسلمان نقد جان و دل فدا کش کن
کہ بے ایمان چہ داند قدر آن محبوب سبحانی

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ ابو محمد عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ ایکروز آپنے
خادمان محرم سے ایک خادم ہمدم کو سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے خواہرزادے
کے پاس بھیجا اور اوسکی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ مَا الْعِشْقُ یعنے عشق کیا چیز ہے
سید صاحب نے یہ کلمہ سنکر اور ایک آہ جگر سوز دل سے کھینچکر فرمایا کہ اَلْعِشْقُ نَارٌ تُحْرِقُ
مَا سِوَی اللّٰہِ یعنی عشق وہ آگ ہے کہ جلا دیتی ہے سب کو سوائے اللہ کے اور اسی
آہ کی تاثیر سے پہلے وہ درخت کہ جسکے نیچے سید صاحب استراحت فرماتے تھے
جلکر خاک سیاہ ہوگیا پھر وہ آگ جسم مبارک سید صاحب سے مشتعل ہوئی اور سارا
بدن اونکا جلکر خاکستر ہوگیا پھر وہ خاکستر پانی پانی ہوکر مثل برف اوسی مقام پر
جم گیا وہ خادم یہ سانحہ عجیب و غریب دیکھکر سخت مضطر ہوا اور بدحواس آپکے
پاس دوڑتا ہوا آیا اور جو کچھ کہ دیکھا تھا آپ سے بیان کیا فرمایا کہ جلد واپس جا
اور اوس جگہ کو اور اوس برف منجمد کے اطراف کو عطریات اور بخورات سے خوب معطر کر
کہ وہ جسم اطہر صورت اصلی کی طرف عود کرے حسب الارشاد وہ خادم پھر اوس مقام پر
پہونچا اور جسطرح آپنے فرمایا تھا مطابق اوسکے عمل مین لایا ایک ساعت نہ گذری تھی

مقام سے کہ جہان وہ کشتی ڈوبی تھی باہر نکل آئی وہ ضعیفہ اس اعجاز عجیبہ غوثیت
اور قدرتِ کاملہ حضرت رب العزت کی کیفیت مشاہدہ کرکے اور ہوا اور بیٹے کی
صحیح اور سلامت صورت دیکھ کر آپ کے قدمون پر گر پڑی اور بخوشی تمام آپ سے
رخصت ہوکر مع بارات اوسی دھوم دھام سے اپنے گھر پہونچی سارے شہر مین
آپ کی اس کرامات کا شور مچگیا اور بیدینون کے دلون مین زلزلہ پڑگیا
اور کئی ہزار اہل اصنام اوسی دن دولت اسلام سے مشرف ہوے شعر

ای بذاتِ اشرفت اہلِ جہان را افتخار | دادہ ایزد در کفِ قدرت زمامِ اختیار

روایت

رسالۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ ایک عورت صاحب عفت کے بطن سے بیس
لڑکیان پے درپے پیدا ہوئین شوہر اوسکا کثرت بیٹیون سے گھبرا گیا اور مجبور
ہوکر اوسنے یہ قصد کیا کہ بی بی کو طلاق دیدے وہ بیچاری آفت کی ماری جب
اس بات سے آگاہ ہوئی گھبراکر بارگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوکر دادخواہ ہوئی
کہ اے محبوب الٰہ مجھہ بیگناہ کو للہ اوس گمراہ کے اس ظلم جانکاہ سے بچایئے اور
میرے حال زار پر بعنایت نگاہ فرمایئے جب آپنے اوس پر مصیبت کی یہ بیقراری اور
عجز و انکساری ملاحظہ کی بہ فرط شفقت ارشاد فرمایا کہ اے عفت شعار تو خاطر جمع رکھہ
کہ ابکی بار تیرے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا اور شوہر تیرا تجھکو طلاق بھی نہ دے گا وہ
بدخو اس پر ہر اس یہ کلام شفقت التیام آپ کا سنکر دل مین سوچی کہ جبتک
بیٹا پیدا ہوگا شوہر میرا طلاق دینے سے کاہے کو باز رہے گا شاید کہ آپنے میری
تسلی کے واسطے یہ کلمہ ارشاد فرمایا ہے اور آپ کشف باطنی سے اس راز نہانی پر آگاہ
ہوگئے فرمایا کہ اے مضطرب الحال سجدہ شکر ایزد متعال بجالا اور شادان و فرحان

شرف ملازمت سی فائز ہوکر اپنی لاولدی اور فقرا کی بیدسترسی کا حال تمام و
کمال اوس منبوع المجد والافضال سے مفصل بیان کیا اور بصد منت اور التجا
یہ عرض ساہوے کہ اے افضل الناس اکرم الانفاس یہ عقیدت اساس سخت
پُرہراس اور بدحواس بحالت یاس آپ کے پاس اس امید سے حاضر ہوا ہے
کہ دربار ملائک بار مرجع روزگار سے ناشاد اور نامراد نہ پھر جاے اور زندہ درگور
ہو جاے جب یہ جزع و فزع اوس خوش وضع کی اوس غوث صمدانی محبوب سبحانی
کے حد سماعت مین آئی آپنے اون سے بکمال شفقت و عنایت یہ بات ارشاد
فرمائی کہ اے علی بہ ارادت دلی میری بیٹھ سے اپنی بیٹھ رگڑ اور دلشاد بامراد
اپنے گھر کا رستہ پکڑ ایک فرزند ارجمند ہماری صلب مین باقی ہے وہ اب تیرے
نطفے سے پیدا ہوگا نام اوس مقبول العالمین کا محی الدین رکھنا اور وہ فرزند گرامی
قطب وقت اور ولی زمانہ ہوگا شیخ صاحب یہ بشارت فیض اشارت زبان معجز بیان
سے سُنکر شادان اور فرحان اپنے وطن کو روانہ ہوے اور جس روز مکان پر پہونچے
اوسی شب کو بصد عیش و طرب بی بی سے ہم بستر ہوے اور نطفے نے اپنے مقام
مین قرار پکڑا بعد انقضاے مدت حمل کے حضرت محمد محی الدین پیدا ہوے اونکو اونکی
والدہ ہمراہ لیکر خدمت عالی درجت مین حاضر ہوئین جبکہ آپکی نگاہ انور اونکے
چہرۂ منور پر پڑی فرمایا سبحان اللہ کیا فرزند رشید اور مرید سعید پیدا ہوا کہ جو جو
اسرار اولیاے نامدار نے پوشیدہ کر رکھے ہین یہ اونکو آشکارا کرے گا اور حضرت شیخ محمد
برہانپوری فرماتے ہین کہ دو ولی ایسے کامل اکمل امت مصطفویہ مین پیدا ہوے
کہ جنکا نظیر رب قدیر نے روے زمین پر آجتک خلق نہین کیا۔ اول قطب العالم
حضرت غوث الاعظم۔ دوسرے حضرت شیخ محمد محی الدین عربی کہ صدہا کتابین

کہ اوس آب منجمد نے فنا فی الفنا اور موتوا قبل ان تموتوا کے عالم سے صورت جسمانی
پکڑکر بحالت اصلی رجوع کی اور سید صاحب کلمۂ توحید پڑھتے ہوے اوٹھ بیٹھے
اور یہ بھی واضح ہو کہ سید صاحب آپ کے خواہرزادہ حقیقی تھے اونکی والدہ ماجدہ
کو حضرت محبوب سبحانی ہمشیرہ کہہ کر پکارا کرتے تھے مگر سید صاحب مخلص قدیم اور
محب صمیم آپکے تھے اور جس قدر نعمتین اونکو آپ سے حاصل ہوئین اور کو عشر عشیر اوسکی
نہین نصیب ہوئین اور فرمایا آپنے کہ جو ولی اس مقام فنا در فنا مین پہونچتا ہی پھر
قالب عنصری کیطرف رجوع نہین کرسکتا سوائے دو اولیا کے ایک یہ سید صاحب اور دوسرے
ولی زمانہ سابق مین گذرا ہی اور اکثر آپ یہ شعر سید صاحب کی مدح مین پڑھا کرتے شعر

كَذَا ابْنُ الرِّفَاعِيِّ كَانَ مِنِّي لِيَسْلُكَ لِي طَرِيقِي وَاشْتِغَالِي

روایت

اخبار الاولیا مین مذکور ہے کہ شیخ علی بن محمد عربی بڑے مالدار غنی دولت دنیا سے
مستغنی مگر نعمت اولاد سے محروم اور اسی رنج سے ہمیشہ مغموم رہتے اور جس امصار و
دیار مین کسی مجذوب یا سالک یا ولی کامل کی خبر پاتے قطع مسافت کرکے
اوسکی خدمت مین جاتے اور برآمد حاجت کیواسطے التجا کرتے وہ درویش اوس
درویش کی صورت دیکھکر یہی کہتا کہ تیری لوح قسمت مین قلم تقدیر نے یہ حرف ہی
تحریر نہین کیا ہے تیرے نصیب مین نہ بیٹی ہے نہ بیٹا ہے اور نہ کسی اولیا اتقیا کی دعا
تیری حق مین مقبول جناب کبریا ہی وہ یہ جواب ناصواب سنکر مایوس اپنے گھر چلے آتے
جبکہ شہرۂ قطبیت اور آوازۂ غوثیت حضرت محبوب سبحانی اونکے گوش حق نیوش مین
پہونچا فوراً سامان سفر مہیا کرکے وہ راسخ الاعتقاد طالب اولاد اشرف البلاد
شہر بغداد مین جا پہونچے اور در دولت پر حاضر ہوے اور بصد ارادت و عقیدت

ساعۃ ولا تستقدمون ۝ دم مارنے کی مہلت نہ لینے دے گا جب یہ جواب پرعتاب
اوس درویش کو پہونچا فوراً ملک الموت نے اوسکی جان قبض کرلی
انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

شعر

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد ۔۔۔ چنان افتد کہ تا محشر نخیزد

روایت

بدایۃ الاحوال مین ابن طیال سے منقول ہے کہ ایک روز محمد عبداللہ سہروردی کی بی بی نے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے جامع فضل و کمال خداوند ذوالجلال نے اپنے افضال لایزال سے اسقدر مال و منال مجھکو عطا کیا ہے کہ بجز اولاد کے اور کسی چیز کی مجھکو تمنا نہین امیدوار ہون کہ آپ میرے واسطے دعا کرین کہ ایزد برحق مجھکو ایک فرزند سعادت مند مرحمت فرمائے آپ یہ التجا اونکی سنکر بجناب کبریا دست بدعا ہوے کہ اے خالق دوسرا تو اپنی قدرت کاملہ سے اس سائلہ کی صدف مراد کو گوہر اولاد سے حاملہ کردے اور ایک فرزند ارجمند اسکو بخشدے غیب سے یہ آواز آئی کہ اے محبوب قدسی نژاد یہ نیک نہاد نعمت اولاد سے محض نامراد ہے کاتب قدرت نے یہ حرف اسکے صفحہ قسمت پر تحریر ہی نہین کیا آپ یہ جواب صاف سنکر مکرر دست بدعا ہوے کہ اے خالق اکبر بطفیل سید البشر اس خستہ جگر کے حال زار پر اور میری خاطر فاتر کے اعتمار سے نظر کرکہ یہ مضطر میرے در سے بہرہ ور ہوکر اپنے گھر جاوے ملہم غیب نے پھر وہی جواب ناصواب سنایا آپ کو عنایت رب الارباب سے کمال استعجاب آیا کہ اس خوگردہ ناز و نیاز کی دعا ابتک مستجاب نہوئی بیتاب ہوکر عمامہ اوتار کر

اونھون نے علم توحید مین تصنیف کین منجملہ اونکے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ہے

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ ابو الفضل بن قاسم رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ آپ ایکبار ایام سفر مین ایک شہر مین وارد ہوے اور خرامان خرامان بازار مین پہونچے دیکھا کہ ایک طباخ بھنے ہوے انڈے دوکان پر بیچ رہا ہے آپنے فرمایا کہ اگر یہ بھنے ہوے نہوتے تو انسے چوزہ ہاے مرغ پیدا ہوکر پرواز کر جاتے ہنوز آپ کا یہ کلام ختم نہوا تھا کہ یکایک اون بیضون مین بچے پیدا ہوگئے اور بیضون کو توڑکر باہر نکل آئے اور پرفشانی کرنے لگے اس کرامات کے ظاہر ہونے سے آپکی تمام شہر مین دھوم مچگئی اور سیکڑون آدمی دولت خادمیت سے مالامال ہوگئے۔ اور ایک درویش صاحب ولایت بھی اوس شہر مین رہتے تھے جبکہ اونھون نے آپکی کرامتونکا شہرہ سنا دل مین گھبرائے اور ایک خادم کی زبانی آپ کو یہ پیام بھیجا کہ آپ مسافرانہ اس شہر مین وارد ہوے ہین چندروز ٹھہرکر چلے جائینگے اور جو آپ خود بخود لوگون کو اپنی کرامتین دیکھاتے ہین اور اونکو اپنی خادمیت مین داخل کرتے ہین تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ میری ولایت مین دست اندازی کرتے ہین اور لوگون کو میری طرف سے پھیرتے ہین بہتر یہہ ہے کہ جلد تر اس شہر سے تشریف لیجائیے جب یہ پیام حماقت التیام اوس درویش بدکیش کا آپکے پاس پہونچا فرمایا کہ مالک الملک وہی وحدہٗ لاشریک ہے کہ جسکے قبضۂ قدرت مین ملک دنیا اور آخرت کا ہے اور کسی کی طاقت نہین کہ اوسکے ملک کو اپنی ملک سمجھے اسواسطے کہ کسی کو اپنی جان کا بھی اختیار نہین جسوقت پیک اجل اوسکی روح کے قبض کرنے کو پہونچے گا اوسوقت اوسکو بکلم اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

اور اونکے خاندان عالی شان مین ایسے ایسے اولیاے نامدار ذی وقار پیدا ہوے
کہ بدرجۂ قطبیت پہونچ گئے از انجملہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور قاضی
حمید الدین ناگوری ہین اور مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی بھی اونھین کے
مریدان خاص سے تھے اور مراتب اور درجات ان حضرات کے تمام عالم مین
مشہور ہین اور خاندان عالی نہاد سہروردیہ آپ ہی سے ایجاد ہوا۔

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ ابو الحسن رفاعی سے منقول ہے کہ ایکروز ایک ضعیفہ
آپکی خادمہ روتی پیٹتی خدمت عالی درجت مین حاضر ہوئی اور عرض
کرنے لگی کہ اے خداوند میرا فرزند دلبند آج مجھکو تنہا چھوڑکر اور اس جہان
فانی سے مُنہ موڑکر رہگراے عالم جاودانی ہوگیا اور مجھہ بیجان کو زندہ درگور
کرگیا امیدوار ہون کہ آپ میرے حق مین دعا کرین کہ خداوند کردگار مجھہ مہجور کو
بھی اس دار ناپائدار سے اوٹھالے اور اوسکے دیدار فرحت آثار سے میرے
دل کو مسرور کردے اوسکی مفارقت کی طاقت نہین رکھتی ہون مرغ نیم بسمل
کی طرح خاک پر تڑپتی ہون جب اوس محبوب باری نے اوس بیچاری آفت کی
ماری کی یہ گریہ وزاری اور بیقراری بچشم شفقت ملاحظہ فرمائی دریاے
غوثیت موج زن ہوا عالم مراقبہ مین ملک الموت سے ملاقات کرکے اوس
ضعیفہ کے فرزند کی روح کی درخواست کی ملک الموت نے کہا کہ یا حضرت
مین بدون حکم رب العزت کے نہ کسی ذیحیات کی روح قبض کرتا ہون اور
نہ اوسکو واپس دیسکتا ہون جبکہ فیما بین مین قیل وقال کی نوبت حد کمال کو
پہونچی آپنے بزور محبوبیت اوسدن کی ارواحون کی زنبیل جو اونھون نے

برہنہ سر خالق بحر و بر کی جناب اطہر میں سہ کرر بصد ابتہاج دست بدعا ہوے کہ اے رب بے نیاز بندہ نواز اس عاجز جانباز کی التجا ہنوز پیش انداز نگاہ اجابت نہوئی اور عالم غیب سے بشارت کی آواز دلنواز نہ آئی بس یکایک روح مطہر حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہر کی آکر جلوہ گر ہوئی اور فرمایا کہ اے لختِ جگر ادب کر ادب کر اور عمامہ سر پر دھر رب البشر نے تیری دعا مستجاب کی اور وہ مضطر اپنے مقصد کی کامور ہوئی آپنے یہ مژدہ جان پرور بگوش حق نیوش اصغا فرما کر اوس طالب اولاد کو مبارکیاد دی کہ تو بفضل رب العباد اپنے مقصد سے دلشاد اور بامراد اور قید لاولدی سے آزاد ہوئی وہ خوش سیر یہ خبر فرحت اثر سنکر اور آپ سے رخصت ہو کر شادان اور فرحان اپنے گھر کو گئی اور اوسی شب کو اپنے شوہر کے ہم بستر ہو کر خداوند تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے حاملہ ہوئی اور بعد انقضای ایام حمل کے ایک دختر نیک اختر اوس سے پیدا ہوئی ایکروز اوسکو ہمراہ لیکر آپکے پاس آئی اور بصد یاس التماس کیا کہ ای اشرف الناس یہ بیٹی ہے اور مجھکو امید واثق تھی کہ میرے بطن سے بینا پیدا ہوگا فرمایا کہ اے بی تسکین اسکے روی انور رشکِ قمر پر نظر کر کہ یہ دختر نہیں پسر عالیقدر ہے اس فرخندہ فرجام مقبول انام کا نام ہمنے شیخ الشیوخ شہاب الدین رکھا ہے اور یہ بڑا طویل العمر ہوگا اور اسکے موے ابرو دراز اور چھاتیان بہت گداز اور دراز ہونگی وہ بی بی آپکے اس اعجاز پر اعزاز کا یہ تماشا دیکھ کر بے تحاشا آپکے قدمونپر گر پڑی اور سجدہ شکر الٰہی بجالائی اور مدت العمر نہزار دل و جان سے آپ پر قربان رہی۔

منقول ہے

کہ چھاتیان شیخ شہاب الدین سہروردی کی نہایت لنبی اور موے ابرو ازبس دراز تھے کہ وہ اون چھاتیون کو کندھون پر ڈالتے اور موے ابرو کو سر پر رکھتے

اوسی کے خارِ فرقت سے تن زار — اوڑاتا دامنون کی دھجیان ہے
مدد سے اوسکی ہوگا پار بیڑا — وہی ہم عاصیون کا پشتبان ہے
کرے محبوبیت کی اسکے توصیف — دلِ نادان کی یہ طاقت کہان ہے
یقین یہ آرزو ہے مجھکو رب سے — وہین پہونچادے وہ دلبر جہان ہے

روایت

مراۃ الفیضان مین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد بیان کثرت اور تواتر کرامات اور خوارق عادات آنحضرت کے لکھا ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو آپ سے نہایت محبت تھی اور وہ ہر وقت آپ کے دربار مین حاضر رہتا دنیا کے کاروبار سے مطلق سروکار نرکھتا ایک روز وہ ضعیفہ اوسکو ساتھہ لیکر آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ مین نے یہ بیٹا اپنا آپ کو دیا اور للہ حق اپنا اسے معاف کیا آپ اسکو علم معنی کی تعلیم فرمایئے اپنا خادم خاص بنایئے اور وہ بڑھیا یہ کہہ کر اور اوسکو اوسی مقام مرجع خاص و عام مین چھوڑ کر اور آپ سے بخوشی تمام رخصت ہوکر اپنے گھر آئی اور آپنے اوسکو ایک گوشہ مین بٹھلایا اور ریاضت باطنی مین مشغول فرمایا بعد چند دنون کے ایک روز وہ بڑھیا خدمت عالی مین حاضر ہوئی دیکھا کہ بیٹا ایک گوشے مین بیٹھا چنے چبا رہا ہے اور نہایت حقیر اور لاغر ہوگیا ہے اور آپ نیٹھے ہوے مرغی کا گوشت تناول فرما رہے ہین اوسنے عرض کیا کہ یا حضرت آپ مرغی کا گوشت تناول فرماتے ہین اور میرے بیٹے کو خشک چنے چبواتے ہین یہ کلام اوسکا سنکر آپنے مرغی کی ہڈیون پر دست مبارک رکھکر فرمایا قومی باذن اللہ الذی یحی العظام وہی مرغی فوراً زندہ ہوگئی فرمایا اے بڑھیا جب تیرا بیٹا ایسا ہوجائیگا

قبض کی تھین لپک کراونکے ہاتھ سے چھین لی اور کل ارواحین اوس
زنبیل سے نکال کر چھوڑدین اور اون سے فرمایا کہ قسم ہے تمکو اوسکی عزت
اور جلال کی کہ قبضۂ قدرت مین جسکے تمام عالم کی جان ہے تم اپنے اپنے
قالبون مین گھسکر پھر اونکو زندہ کردو چنانچہ اوسدن جسقدر آدمیون اور جانورون
اور جانورون کی روحین قبض ہوئی تھین سب حی القائم ہوگئے اور
اپنے اپنے مدفنون سے نکلکر اپنے اپنے گھرون مین پہونچے اور ملک الموت
آپکی عدول حکمی کا یہ نتیجہ دیکھکر جناب احدیت مین مستغاث ہوے حکم ہو
کہ اے ملک الموت اگر تو بپاس خاطر ہمارے محبوب کے ایک روح سے
درگذر کرتا تو یہ خفت نہ اوٹھاتا اور ہم ہرگز رنجیدہ خاطر نہوتے اسواسطے کہ
فرمان برداری محبوب کی عین تابعداری محب کی ہے

غزل

یہ اوس محبوب حق کی داستان ہے
جو قطبِ دہر اور غوثِ زمان ہے

ازل سے اوس ولیِ کبریا کا
خدائی مین مچا شور و فغان ہے

اوسی کی غوثیت کے دبدبے سے
شیاطین کی زبان پر الامان ہے

وہی ہی قرۃ العینین حسنین
دو عالم کا وہی روحِ روان ہے

وہی ہے محیِ دینِ محمد
ثنا خوان جسکا ہر پیر و جوان ہے

وہی ہے باعثِ تنظیمِ تکوین
وہی فرمانروائے انس و جان ہے

وہی ہے دستگیرِ جن و آدم
وہی پشت و پناہِ بیکسان ہے

جہان مین جسکی عظمت کا ہے شہرہ
وہی فرزند شاہِ مرسلان ہے

دل و جان جسکی صورت پر فدا ہین
وہی محبوب خلاقِ جہان ہے

تجسس مین ہے جسکے قمری دل
وہی سروِ روانِ باغِ جان ہے

فی درعہ ہزار دینار سے خلیفہ نے اوسکو گران قیمت سمجھ کر خرید نہ کیا وہ سوداگر
مایوس ہوکر اوسیوقت رنجیدہ خاطر آپکے دربار فیض بار مین حاضر آیا اور
وہ پارچہ گران بہا آپ کو دیکھایا اور سارا ماجرا اپنا خدمت فیضدرجت
مین عرض کیا آپنے ایک خادم سے ارشاد فرمایا کہ یہ کپڑا اس سے لے لے
اور قیمت اسکی اوسکو دلوادے اور جلد اس کپڑے کا پیراہن ہمارے واسطے
سلوا کر تیار کروادے جب وہ سوداگر زر قیمت لے کر اور آپ سے رخصت ہوکر
چلا گیا خادم نے فی الفور خیاط کو بلوا کر پیراہن مبارک قطع کروایا تھوڑا کپڑا اومین
کم پڑا اوسکی اطلاع آپسے کی فرمایا کہ جس قدر کپڑا کم ہوا ہے اوتنا ہماری گلیم سیاہ
کہنہ کا پیوند اوسمین لگا دو خیاط نے حسب الحکم اوسی طرح سے سی کر جلد تر تیار
کر دیا جب یہ خبر خلیفہ بدگہر کو پھونچی آتش رشک سے بھنکر کباب ہوگیا اور
وزیر کو بلوا کر اوسکی معرفت یہ پیام خجالت الیتام آپ کو بھیجا کہ مین نے اس
کپڑے کو بنظر اسراف کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ خرید
نہ کیا اور آپنے اسبات کا کچھ لحاظ نفرمایا اور وہ کپڑا بیش قیمت خرید لیا اور علاوہ
اسکے وہ سوداگر اپنے دل مین کہتا ہوگا کہ خلیفہ تہیدست ہے یا خسیس جب وزیر یہ
پیام لیکر درِ دولت پر پھونچا اور دور سے اوسنے دیکھا کہ آپ اوسی کپڑے کا
پیراہن پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور جس قدر کپڑا اومین کم پڑا ہے اوس مقام پر کالے
پرانی کمبل کے ٹکڑے کا پیوند لگا ہے دلمین خیال کیا کہ بیشک جناب محبوب سبحانی کی
نگاہ پاک مین یہ کپڑا بیش قیمت اور کمبل کہنہ بے حقیقت دونون یکسان ہین پس اس امر
لاطائل مین آپ سے گفتگو کرنا محض خلاف عقل اور بے سود اور ترک ادب ہی وہین سے
پلٹ کر خلیفہ کے پاس گیا اور جو حال دیکھا تھا مفصل بیان کیا اوس خام خیال کو

تب جو اوسکا جی چاہے گا کھائے گا ۔

روایت

خلاصۃ القادریہ مین شیخ داؤد ولی پنجاب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص لاولد اولاد کی خواہش مین آپ کے پاس آیا اور اپنی لاولدی کا حال عرض کیا آپنے اوسکے لیے جناب احدیت مین دعا کی اور فرمایا کہ دعا میری مستجاب ہوئی خداوند کریم تجھکو بیٹا عطا کرے گا وہ شخص یہ خوشخبری سنکر اپنے گھر گیا اور اپنی زوجہ سے ہم بستر ہوا چنانچہ اوسی شب کو بی بی اوسکی حاملہ ہوئی اور نو مہینے کے بعد ایک بیٹی اوسکے بطن سے پیدا ہوئی جب وہ لڑکی دو چار مہینے کی ہوئی ایک روز اوسکو گود مین لیے ہوے آپکے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ تیرے بیٹا پیدا ہوگا مگر میری بدنصیبی سے یہ بیٹی پیدا ہوئی فرمایا دیکھہ یہ بیٹا ہے بیٹی نہین آپ کے فرمانے سے فورًا وہ بیٹی بیٹا ہوگئی وہ شخص آپ کی اس کرامت کی کیفیت دیکھہ کر دنگ ہوگیا اور سجدۂ شکر الٰہی بجالایا اور آپ سے رخصت ہوکر خوشی بخوشی اپنے گھر آیا ۔

روایت

جواہر الاسرار مین ابو العباس آپکے رکابدار سے مذکور ہے کہ ایک بار ایک تجار انواع انواع طرح کے ملبوسات اور عمدہ عمدہ قسم کے تحفجات منجملہ اوسکے سات گز کپڑا نایاب زمانہ نہایت نفیس اور بیش قیمت ہمراہ لے کر اس تمنا سے کہ یہ کپڑا فی درعہ بقیمت ہزار دینار خلیفۂ وقت کی سرکار مین بیچونگا اور قیمت سے دو چند انعام لونگا اشرف البلاد شہر بغداد مین آیا اور خلیفہ کے دربار مین حاضر ہوکر وہ کپڑا ملاحظہ مین گذرانا اور عرض کیا کہ قیمت اس پارچہ نایاب روزگار کی

اور وہی بات اوس سرورِ کائنات نے بھی ارشاد فرمائی کہ فرزند ارجمند
محی الدین کے قیدی کو کوئی چھڑا نہین سکتا اونھین کے پاس جاکر حاضر ہو
تیرا مقصد بر آئے گا وہ قیدی رہا ہو جائے گا انجام کار وہ سراسیمہ بحال تباہ
اپنے مُرشد کے ہمراہ بارگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا اور بصد عجز و انکسار و اشکبار
ہوکر دست بستہ یون عرض کرنے لگا غزل

اے شہنشاہِ لشورِ توقیر
وہ ہین اللہ کے پیارے آپ
آپ کی وہ جناب عالی ہے
جس طرف آپکی نظر پڑ جائے
اپنے افعال بد سے ہو کے خجل
اس گنہگار کی برائے خدا
ہجر فرزند سے لبون پہ ہے جان
کچھ بنائے مرے نہین بنتی
کسکا مقدور ہے چھڑائے اوسے
اوس بلا سے اوسے رہا کیجے
جسپہ پڑ جائے آپ کا سایہ

خاکِ پا آپ کے ہین شاہ و وزیر
کہ نہین دو جہان مین جنکا نظیر
جس سے ہین بہرہ ور امیر و فقیر
ذرہ ذرہ ہو رشکِ مہرِ منیر
در پہ آیا ہے آپ کے یہ حقیر
عفو کر دیجیے شہا تقصیر
بخدا جلد کیجیے تدبیر
ہائے ایسی پلٹ گئی تقدیر
آپ کے حکم سے ہوا جو اسیر
تاکہ ہو جائے شاد یہ دلگیر
خاک گر ہو یقین بنے اکسیر

جبکہ گریہ وزاری خلیفہ کی حد سے زیادہ آپ نے ملاحظہ فرمائی براہ شفقت
ارشاد فرمایا کہ قصور تیرا معاف کیا پھر ایسی حرکت ناشائستہ نکرنا آفت مین
نہ پڑنا اور سر مبارک اوٹھاکر آسمان کی طرف دیکھا ایک لمحہ کامل نگذرا تھا
کہ وہ پسر مفقود الخبر مع ہمراہیان اوسی ساز و سامان سے آکر روبرو حاضر ہوا

وزیر کی گفتگو سے دو تا ملال پیدا ہوا اپنے بیٹے کو بلوا کر اوسکی زبانی وہی پیام
حماقت التیام کہلا بھیجا جب خلیفہ کا پسر کروفر سے درِ دولت پر پہونچکر روبرو آیا
آپنے مراقبے سے سر اٹھایا اور بچشم عبرت اوس بدقسمت کی طرف نگاہ کی ہنوز
کچھ گفت و شنود کی نوبت نہ آئی تھی کہ موکلان حاضرالوقت نے اوس بدبخت کو
مع اوسکے تمام ہمراہیون اور ساز و سامان کے اوس مقام سے اوٹھا کر ایک دشت
پرخار مین گرفتار کیا جب یہ راز طشت از بام ہوا سارے شہر مین کہرام پڑگیا اور
خلیفہ یہ خبر وحشت اثر سنکر سخت متحیر اور مضطر ہوا اور قصد کیا کہ آپ کی خدمت
عالی درجت مین جاؤن اور اپنی حماقت کی عذرخواہی کرون مگر ملال خاطر اقدس
سے یہ خیال کیا کہ کسی اور بلاے ناگہانی مین پھنس نجاؤن اس سے بہتر یہ ہے
کہ پہلے مرشد کی خدمت مین حاضر ہون اور یہ حال عرض کرون اور وہ حضرت
جس طرح ارشاد فرمائین مطابق اوسکے عمل مین لاؤن یقین ہے کہ مطلب دلی
برآئے اور اوس محبوس کی مخلصی ہو جاے غرضکہ وہ پُرہراس بدحواس اپنے مرشد کے
پاس پہونچا اور اس واقعہ جانکاہ سے اونکو آگاہ کیا اوس درویش صفا کیش نے
یہ حال سُنکر ایک نقش لکھکر اوسکو دیا اور فرمایا کہ آج اسکو زیر سر رکھکر سو ناجو
شخص تجکو خواب مین نظر آوے اوس سے یہ حال کہنا خلیفہ وہ نقش لے کر گھر آیا اور
چار شب متواتر اوسے زیر سر رکھکر سویا پہلی شب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
اور دوسری شب کو حضرت فاروق اعظم رضہ اور تیسری شب کو حضرت ذی النورین رضہ
اور چوتھی شب کو حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ خواب مین نظر آئے
اور فرمانے لگے کہ سید عبد القادر رضہ جسکو باندھتے ہین وہی اسکو کھولتے ہین
جب پانچوین شب کی نوبت آئی حضرت رسالت مآب کی صورت پاک نظر آئی

اونکو ہمارے روبرو لانا جو اونمین سے ہمارے پسند آئیگا خرید کیا جائیگا اور جو ناپسند
ہوگا واپس دیا جائیگا وہ بیچارا آفت کا مارا ارے بلے کرکے اوس جفاگر سے پیچھا
چھوڑا کے گھر آیا اور خدمت عالی مین حاضر ہوکر تمام وکمال حال اپنا عرض کیا اور
سخنان بیجا کی پاداش کا خواستگار ہوا آپنے فرمایا ای بابا ہم تم دونون فقیر ہین
اور فقیر کو ذات خاص کے لیے غصہ کرنا اور بدلا لینا خلاف طریق فقر ہے وہ حلقہ بگوش
حق کوش یہ کلمہ زبان معجز بیان سے سنکر خاموش ہوگیا بعد دو چار روز کے پھر عرض کیا
آپنے وہی جواب دیا مجبور ہوکر چپ ہورہا بعد چند روز کے وقت جذبہ حال اور جلال اون
محبوب ایزد متعال کے موقع پاکر عرض کیا کہ اے جامع فضل وکمال جبتک اُس بدسگال
کی تنبیہ کلی نہوگی غلام کی تشفی اور تسلی نہوگی آپ نے جب اوسکا استبداد حد سے زیادہ
ملاحظہ فرمایا ایک مٹی کا پیالہ سامنے رکھا تھا اوسپر کچھ لکھ کر اوس خستہ جگر کو عنایت کیا
اور فرمایا کہ اسکو اپنے گھر لیجاکر کسی گوشے مین اوندھا کر رکھدینا موافق ارشاد کے
اوس نوربافت نے وہ پیالہ گھر لیجاکر ایک گوشہ مین اوندھا کر رکھدیا فی الفور اوس
صاحب کشور کا مال ولشکر اوس پیالے کے نیچے بند ہوکر خلائق کی نظر سے مستتر
ہوگیا اور والدہ اوس بادشاہ کی بیت اللہ شریف کی زیارت کو گئی تھی
جب وہان سے لوٹ کر اوس مقام پر پہونچی دیکھا نہ پسر ہے نہ شہر ہے نہ ملک ہے
نہ لشکر نہ انسان نہ حیوان فقط ایک کف دست میدان ہے یہ قدرت الٰہی کا
تماشا دیکھکر سخت گھبرائی جب اوس سے کوئی تدبیر بن نہ آئی مجبور ہوکر ایک درویش کے
پاس کہ اوسی گرد وپیش مین رہتے تھے گئی اور اس واقعہ عجیب وغریب کی کیفیت اُنکو سنائی
اوس درویش نے اوسکے حال پر ملال پر ترحم فرماکر ایک نقش لکھدیا اور تاکید اکیدا کہدیا
کہ آج رات کو اسے زیر سر رکھکر سونا جو شخص خواب مین نظر آوے اُس سے یہ حال کہنا

خلیفہ اوسکو صحیح اور سالم دیکھہ کر آپ کے قدمون پر گر پڑا اور جناب خداوندیگانہ
مین شکرانہ ادا کیا اور آپ سے خوشی بخوشی رخصت ہوکر اپنے دولت سرا
مین آیا اور مدت العمر آپ کا ممنون اور شکر رہا

روایت

رسالۃ الاولیا مین شیخ ابو المظفر سے مذکور ہے کہ ایک بار ایام سفر مین آپ
ایک موضع مین تشریف لے گئے اور اوسمین ایک نوربافت رہتا تھا اپنے
کار مین ہوشیار یکتاے روزگار سال بھر مین ایک تھان شجر پرزر کا
بُنکر اپنے ملک کے بادشاہ کے ہاتھہ بیچتا اور اوسی کے منافع سے سال بھر
بخوبی اوقات بسر کرتا۔ آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوا اور خلعت بیعت سے مخلع ہوکر زمرہ خدام عالی مقام مین منسلک ہوگیا
اور اوس موضع سے بود و باش ترک کرکے اشرف البلاد شہر بغداد مین آیا اور
آپکے ہمسایہ مین ایک مکان خرید کرکے رہنے لگا اور اپنے کار مین مصروف ہوا
اور یہ وطیرہ اختیار کیا کہ سال بھر مین دو تھان بنا کر تیار کرتا ایک تھان ملبوس
خاص کے واسطے خدمت عالی مین پیشکش کرتا اور دوسرا تھان بادشاہ کے ہاتھہ
بیچتا اور اوسکے منافع سے اوقات بسر کرتا آخرکار کسی مخبر نا ہنجار نے یہ بات بادشاہ
کے گوش گزار کی کہ اب وہ نوربافت خلاف دستور سال بھر مین دو تھان بُنکر
تیار کرتا ہے جو تھان عمدہ اور قیمت مین بڑھکر ہوتا ہے اپنے مرشد کی نذر کرتا ہے
اور جو اوس سے مالیت مین گھٹکر ہوتا ہے اوسکو آپکے ہاتھہ فروخت کرتا ہے
بادشاہ کو اس حال کے سُننے سے کمال رنج اور ملال ہوا اور اوسیوقت اوس نوربافت کو
طلب کرکے بکلمات سخت پیش آیا اور بتاکید تمام یہ حکم دیا کہ جب وہ دونون تھان تیار ہون

یقین اپنے وہی محبوب ایزد پیر و مرشد ہین | جو ادنے کو ولی حضرت جبار کرتے ہین

روایت

تلخیص القلائد مین شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حریمی سے مروی ہے کہ شیخ احمد جام زندہ فیل خادم خاص الخاص ابو سعید ابو الخیر بڑے ولی دلیر شیر پر سوار ہر امصار و دیار کی سیر کرتے پھرتے اور جس شہر اور دیہ مین وارد ہوتے وہانکے باشندے اونکا یہ جاہ و جلال دیکھ کر تھرّا جاتے اور شیر کی خوراک کے واسطے فوراً ایک گاے موٹی تازی ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر بہم پھونچاتے اور بے درخواست بھیجدیتے قضاء کار ایک شہر مین وارد ہوے اور وہانکے صاحب ولایت سے حسب عادت ایک گاے طلب کی اونھون نے گاے تو بھیجدی مگر یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپکی بغداد شریف مین پھونچنے کی نوبت آئیگی تو آپ کے شیر کی بخوبی ضیافت ہو جائیگی یقین ہے کہ پھر اوسکو غذا کی حاجت نرہے اور آپ کو ہر روز یہ دقت اوٹھانی نہ پڑے۔ شیخصاحب یہ کلام ظرافت التیام اوس صاحب ولایت کا سُنکر از خود رفتہ ہو گئے اور علی الصّباح وہان سے بغداد شریف کو تشریف لیگئے اور حسب دستور خادم کی زبانی حضرت محبوب سبحانی کے پاس کہلا بھیجا کہ احمد جامی ولی نامی آج اس شہر مین رونق افروز ہوے ہین اونکی سواری کے شیر کے واسطے جلد ایک گاے موٹی تازی بھیجدیجیے آپنے اوس خادم سے فرمایا کہ تو چل ہم گاے بھیجے دیتے ہین وہ خادم واپس گیا اور جو کچھ آپنے فرمایا تھا اون سے کہدیا وہ جواب باصواب سُنکر کہنے لگے اگرچہ یہ امر مراتب عُلیا شیخ عبد القادر رض سے خلاف تھا کہ وہ ہمارے شیر کی خوراک کے لیے گاے بھیجنے کا اقرار کرتے مگر یہ ہماری ولایت کا زور و شور ہے

چنانچہ وہ مضطرب الحال اوس صاحب کمال سے وہ نقش لیکر اپنے مقام پر آئی
اور شب کو اوسکو زیر سر رکھکر سو رہی جب نصف شب گذر گئی حضرت خیر البشر
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہر کو خواب مین دیکھا اور یہ حال آپسے عرض کیا آنحضرت
نے جناب رب العزت مین التجا کی کہ بارالہا وہ کون ایسا عظمت اور مرتبت والا ہے
کہ جسنے اس عاجزہ کے پسر کو مع مال وملک ولشکر تہ وبالا کر ڈالا ہے ارشاد ہوا کہ وہ
ہمارے محبوب اور تمھارے فرزند مرغوب قرۃ العین حسنین غوث الثقلین ہین اوس
ناعاقبت اندیش سے اونکے خادم عقیدت کیش کی نسبت کچھ بے ادبی واقع ہوئی
تھی اوسکی یہ سزا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مقہور غوثیہ کا حال سنا
بمقتضای رحمت کاملہ اوس سائلہ کو ہمراہ لیکر آپ کے پاس تشریف لائے اور اوس مغلوب
کا حال آپ سے استفسار کیا آپنے اوس نوریافت کو روبرو حاضر کردیا اور عرض کیا کہ
یہ حال اپنا بیان کریگا اوسنے جو سانحہ گذرا تھا مفصل گزارش کیا حضرت نے حال اوسکا
سنکر فرمایا کہ اے نور العین وہ ناسزا اپنے فعل بد کی جزا کو پہونچگیا اب اوسکی خطا معاف
کیجیے آپنے نوریاف سے فرمایا کہ تو جاکر اوس پیالے کو سیدھا کردے حسب الارشاد
اوسنے جب گھر جاکر وہ پیالہ سیدھا کردیا فورًا وہ غائب شدہ مع مال وملک و
لشکر روبرو حاضر ہوگیا اور اوس خوش قسمت نے بیٹے کو صحیح اور سلامت دیکھکر
جناب رب العزت مین سجدہ شکریہ ادا کیا اور بعد چند روز کے وہ بادشاہ خلعت
خادمیت سے مشرف ہوکر سعادت ابدی اور دولت سرمدی سے بہرہ ور ہوگیا غزل

یہ خاصان الٰہی جسکو دل سے پیار کرتے ہین
یکایک بحر غم سے اسکا بیڑا پار کرتے ہین

انھین گلچہرگان باغ جان کے یہ شگوفے ہین
دل پرخار کو رشک گل وگلزار کرتے ہین

انھین مقبول درگاہ الٰہی کی یہ خصلت ہے
نظر سے خفتگان مرگ کو بیدار کرتے ہین

یہی مہر منیر مستر قستان جلالت ہین
جو ذرے کو نگہہ سے مطلع انوار کرتے ہین

پچیسوین باب مین لکھتے ہین کہ من نے خواجہ سرست بخاری قدس سرہ الباری
سے سُنا ہے کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
بالاے بام تشریف لیجا کر اور بخارا کی طرف دیکھہ کر فرمانے لگے کہ جب ہم اس
جہان فانی سے رہگراے عالم جاودانی ہونگے اوسکے ڈیڑھ سو سال کے بعد
ایک صاحب کمال بخارا مین آشکارا ہونگے اور بہاء الدین نقشبند اونکا
نام ہوگا ہمارے خوان یغما سے انواع انواع طرح کے نعمات عظمیٰ حاصل کرینگے
اور مفصل کیفیت اس حکایت کی یہ ہے کہ جب خواجہ بہاء الدین نقشبند خواجہ امیر
کلال کی بیعت سے مشرف ہوے امیر صاحب نے اونکو نہایت شفقت اور مہربانی
سے حکم دیا کہ تم اسم ذات کا شغل کیا کرو آپ بحسب ارشاد مرشد کامل ہر وقت
بجان و دل اوسی شغل سے شاغل رہتے تھے مگر تصور کامل اوس اسم اعظم کا جیسا کہ
چاہیے آپ کے صفحہ خاطر پر نہ جمتا تھا آخر سخت مضطر اور پریشان خاطر ہوے اور
مرشد سے رخصت ہوکر آوارہ دشت غربت ہوگئے ناگاہ ایک روز حضرت خواجہ خضر
علیہ السلام کی ملازمت سے مشرف ہوے اور اپنی آوارگی اور بیچارگی کا حال تمام و
کمال اون سے مفصل بیان کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسم اعظم مجھکو
حضرت قطب العالم غوث الاعظم سے حاصل ہوا ہے مگر اوسکے ساتھہ یہ بھی
تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ کسی کو اس سے آگاہ نہ کیجیو تم اگر جناب غوثیہ مین
رجوع لاؤ تو یقین کامل ہے کہ آپ تمھاری دستگیری فرماوین اور جملہ
مقاصد دلی اور مآرب قلبی تمھارے حاصل ہو جاوین چنانچہ اوسی شب کو
حضرت خواجہ صاحب الغیاث الغیاث یا محبوب السبحانی کہتے کہتے سو گئے
اور عالم خواب مین آپکی ملازمت سے مشرف ہوے اور آپنے بکمال اخلاص

اور قبل اس سے کہ شیخصاحب بغداد شریف مین تشریف نہ لائے تھے آپنے
باورچی مطبخ خاص سے فرمایا تھا کہ شیخ احمد جام ہمارے شہر مین آتے ہین
اونکے شیر کی ضیافت کے واسطے ایک گاے خوب فربہ تلاش کر رکھہ غرضکہ
بعد جانے خادم کے آپنے ایک گاے عمدہ اونکے شیر کی خوراک کیواسطے بھیجدی
جسوقت وہ گاے روانہ ہوئی ایک کتا بیرونی نہایت ضعیف اور لاغر اکثر
در دولت پر پڑا رہتا تھا خود بخود اوس گاے کے ہمراہ ہولیا جب وہ گاے
شیخصاحب کے روبرو پھونچی شیر کی طرف دیکھہ کر فرمایا کہ لے اپنی خوراک اور وہ شیر
یہ بات سنکر گاے پر جھپٹا ہنوز اوس تک پھونچنے نہ پایا تھا کہ کتے نے لپک کر
شیر کا ٹیٹوا لیا اور اوسکے حلقوم کو چباکر کاٹ دیا وہ شیر نیمجان ہوکر زمین پر
گر پڑا کتے نے جھپٹکر اوسکے شکم کو پنجون سے چاک کر ڈالا اور اوس گاے کو

ہنکاتا ہوا درِ دولت پر پھونچا اشعار

آن سگے کو گشت در کویش مقیم
خاکپایش بہ ز شیرانِ عظیم
وان سگے کو باشد اندر کوے او
من بشیران کے دہم یک موے او

اور شیخصاحب یہ درگت اپنے مرکب کی دیکھہ کر بحر خجالت مین غرق ہوگئے
اور عذر خواہی کے واسطے خدمت فیضدرجت مین تشریف لائے آپ اونسے
بغلگیر ہوئے اور تعظیم پیش آئے اور اونکی دعوت کی تیاری کا حکم دیا غرضکہ
دو چار دن باہم خورد و نوش کی صحبت رہی پھر شیخصاحب آپسے خوشی خوشی
رخصت ہوکر اپنے وطن کو تشریف لے گئے ۔

روایت

عارف کامل ولی اکمل شیخ عبداللہ بلیخی رحمۃ اللہ علیہ خوارق الاحباب کی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بارگاہ ربانی سے مرحمت ہوا
جمعہ کے دن آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ
پر طاری ہوئی اوسی حال مین زبان صدق مقال پر یہ کلمہ جاری ہوا
قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ جملہ سالکان طریقت نے اپنی اپنی
گردنین جھکا دین اور بجان و دل اس ارشاد واجب الانقیاد کو قبول کیا
اوسوقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عالم شباب تھا ملک خراسان کے
پہاڑون مین بعبادت اور ریاضت مشغول تھے بمجرد استماع اس ارشاد کے
گردن انقیاد ایسی جھکائی کہ پیشانی مبارک زمین سے مل گئی اور فرمایا قَدَمِیْ
عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ اور آپ پر یہ حال کشف باطنی سے منکشف ہوگیا فرمایا کہ بسپر
غیاث الدین چشتیؒ رقاب اولیا سے گردن جھکانے مین تمام اولیاے ہمعصر سے
سبقت لیگیا یقین ہے کہ جلد وہ فرزند ارجمند ملک ہند کا شہنشاہ ہو اور مولانا
جمال الدین سہروردی سیر العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ خواجہ
معین الدین چشتی رح نے چوبیس ۲۴ برس کی عمر مین حضرت محبوب سبحانی کو
ملک عراق کے پہاڑون مین سیر کرتے ہوے پایا اور پانچ مہینے اور سات دن
صحبت اکسیر خاصیت مین تشریف رکھ کر انواع افاضات اور افادات
صوری اور معنوی سے بہرہ ور ہوے اور عمر خواجہ صاحب کی ننانوے یا
اٹھانوے برس کی ہوئی اور سنہ چھ سو تینتیس ۶۳۳ ہجری مین آپ نے انتقال فرمایا
اور سید آدم دینوری نقشبندی نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ شیخ فریدالدین
گنج شکر ارشاد فرماتے تھے کہ اگر مین عہد دولت مہد غوثیہ مین ہوتا آپ کے
قدم مبارک سر پر رکھتا اور آنکھون سے لگاتا اسواسطے کہ ہمارے مرشد ارشد

سب درخواست دست راست خواجہ صاحب کا دست مبارک سے پکڑکر
انگشت شہادت سے اسم اعظم اونکے کفِ دست پر نقش کردیا خواجہ اس دولت
غیر مترقبہ کے حاصل ہو جانے سے ہزار ہزار جان و دل سے آپ کے ممنون اور
مشکور ہوے اور اوسی کی برکت اور عظمت سے بدرجۂ علیۂ ولایت مفخر اور ممتاز
ہوکر پیشواے اصحاب طریقت اور مقتداے ارباب شریعت اور حقیقت ہوگئے
اور وہ اسم اعظم عطیۂ حضرت غوث الاعظم اونکے صفحۂ خاطر عاطر پر ایسا منقش
ہوگیا کہ جب وہ ذی وقار تھان کمخواب کا بنکر تیار کرتے بجاے گلہاے
رنگین اور نقشہاے زرین وہی اسم اعظم اونمین منقوش ہوجاتا اور خواجہ صاحب

بالقاب نقشبند اسی سے مشہور ہین غزل

لوحِ دل پر نقش ہے تصویر اپنے پیر کی
خاک کو کرتی ہے زر اکسیر اپنے پیر کی

فرش سی جسنے منور کر دیا ہے تا بعرش
لمع شمع طور ہے تنویر اپنے پیر کی

بارگاہِ حضرتِ معبود مین باعزّ و قدر
ہر ملائک سے بڑھی توقیر اپنے پیر کی

فرط استحکام سے رفعِ حوائج کے لیے
قطب سے ہے لاتجم تدبیر اپنے پیر کی

دامنِ دل کو دُر مقصود سے کرتی ہے پُر
منبعِ اعجاز ہے تقریر اپنے پیر کی

ایک ہی حملہ مین ہوتی ہے صفِ اعدا درہم
برق سے ہے تیز تر شمشیر اپنے پیر کی

گردبادِ کثرتِ عصیان کا طوفان دیکھکر
ہوگئی یہ خاک دامنگیر اپنے پیر کی

عالم ایجاد کو جسنے مسخر کرلیا
کیا مکمل ہے یقین تسخیر اپنے پیر کی

روایت

لطائف الغرائب مین سید محمد گیسو دراز نوراللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہین کہ مینے
شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ سے سنا ہے کہ جب مرتبۂ غوثیت اور محبوبیت

اگر انحراف کرے گا مرتبۂ ولایت سے گر جائے گا اس کلام کے سنتے ہی اوس ذی احترام نے گردن جھکا دی اور عرض کیا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَقَدَمَہٗ عَلٰی رَامِیْ وَاَبِیْ وَجَدِّیْ

غزل

عجب شانِ جنابِ مستطابِ غوث العالم ہے
کہ جنکے نامِ نامی مین خواصِ اسمِ اعظم ہے

کیا ہی جسکی تیغِ نازنے مجروح عالم کو
قبولِ بارگاہِ حق وہی محبوبِ اکرم ہے

وہی غوّاص ہے بحرِ کمالِ فضل و حدت کا
کہ وصلِ شاہدِ مقصود سے ہر لحظہ بہرم ہے

وہی عقدہ کشائے سرِّ مکتومِ ولایت ہے
وہی خلوت سرائے قدس کا ہمراز و محرم ہے

شکستہ جسکی ہیبت سے دلِ ناپاک شیطان ہے
شگفتہ جسکی صورت سے گلِ گلزارِ آدم ہے

یقین مطلق نہین نفس لعین کے شر کا در مجکو
محافظ اور نگہبان اپنا وہ پیرِ معظم ہے

روایت

خلاصۃ المفاخرین شیخ عبد القادر شامی قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ جب بارگاہ خالق رازق سے یہ حکم نافذ ہوا کہ کل ارباب ولایت اور اصحاب کرامت ہمارے محبوب مرغوب کا قدم مبارک اپنی اپنی گردنون پر رکھین اور سعادت دارین حاصل کرین چنانچہ حسب الارشاد تمامی اولیاے عالی نہاد نے اپنی اپنی گردنین جھکا دین مگر پیر اصفہان شیخ صنعان نے اوس حکم ناگزیر رب قدیر کا براہ تحقیر یہ جواب دیا کہ قَدَمَہٗ عَلٰی رِقَابِ الْخَنَازِیْرِ پس یہ تقریر اوس بد تقدیر کی سخت ناگوار جناب پروردگار ہوئی فوراً پیشگاہ حضرت باری سے حکم انتقام جاری ہوا اور شیخ صاحب اپنے معتقدان ذی وقار سے چالیس مریدان خوش شعار کو از انجملہ شیخ محمد مغربی اور شیخ فرید الدین عطار تھے ہمراہ لیکر بقصد زیارت بیت اللہ شریف کو تشریف لے چلے رفتہ رفتہ بعد

جناب خواجہ معین الدین چشتی نے ایسا ہی کیا۔ اور شیخ نور اللہ بصیرہ شیخ
فقیہ الحسن قدس سرہ اللطف قادریہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت
خواجہ معین الدین چشتی آپکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے ولایت ملک عراق
کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ وہ ولایت شیخ شہاب الدین سہروردی کے سپرد ہوئی
اور ولایت ملک ہند تمکو عنایت ہوئی اوسوقت عمر حضرت خواجہ معین الدین
چشتی رح کی چوبیس برس اور عمر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی بائیس برس کی تھی

روایت

خلاصۃ القادریہ مین شیخ ابو النجیب سہروردی سے مذکور ہے کہ جب عالم ارواح
مین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کو ہاتفِ غیب نے یہ خبر فرحت اثر سنائی
کہ اے بایزید ہمارے محبوب سعید نے یہ کلمہ جو اپنی زبان سے کہا ہے کہ قَدَمِیْ
ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور اوسکی تعمیل کے واسطے ہر صاحب ولایت پر
ہماری بارگاہ عالم پناہ سے جو حکم نافذ ہوا ہے وہی حکم تمپر بھی جاری ہے حضرت
بایزید نے یہ ارشاد واجب الانقیاد بگوش جان سنکر بمزید استعجاب جناب
رب الارباب مین عرض کیا کہ اے احکم الحاکمین تیرا فرمان والاشان واجب
الاذعان ہے مگر یہ بندہ درگاہ آگاہ ہو کہ شیخ عبد القادر رح کو کون سی خصوصیت
مجھسے زیادہ تر حاصل ہے ارشاد ہوا کہ اے بایزید اوس محبوب کو تین خصوصیتین
ایسی حاصل ہین کہ اور کسی ولی کو نصیب نہین ہوئین **اوّل** یہ کہ وہ فرزند مصطفےٰ
اور قرۃ العین مرتضےٰ اور جگر گوشہ فاطمۃ الزہرا ہے **دوسرے** یہ کہ تو فارغ
مشغول تھا اور وہ مشغول فارغ ہے **تیسرے** یہ کہ وہ ہمارا محبوب مرغوب ہے
پس جو ولی اوسکے حکم کو تسلیم کرے گا سعادت دوجہانی سے فائز ہو جائیگا اور

تجویز کی کہ مقتضاے عقل یہی ہے کہ اس امر مین غیرت اور ذلت کو مطلق دخل نہ دون اور
جلد تر اس مرد مسلمان کو بحکمت عملی اپنے دین مین لاکر اس رہزن دین و ایمان سے
ہم وصل کردون کہ اس مرض لادوا کی سریع التاثیر بجز اس دوا کی اور کوئی دوا نہین بس
اوس فرشتہ خو کو اس زشت روی روبرو بلوا کر دو بدو یہ گفتگو کی کہ اگر تمکو اس گلرو کی ہم بستری
کی آرزو ہی تو جو کچھ ہم حکم دین اوسکو بجان و دل بجا لاؤ اور بیخطر وصل دلبر کے مزے اوٹھاؤ وہ
برشتہ جگر یہ بات اوس بدذات پر فطرت کی زبان سی سنکر فرط مسرت سی ایسے بیخود ہوی کہ جامہ
سے باہر ہو گئی اور فرمانے لگی اَصَنَّا وَصَدَّقْنَا نعوذ باللہ منہا مجکو بیجا آوری ارشاد واجب الانقیاد
سی کیا عذر ہی جلد اوسکو ارشاد فرمایئے بسر و چشم بجا لاؤن اور مقاربت طرفین حاصل کرون شعر

زفرط لطف و اشفاق تو از دل آرزو دارم	ہران کاریکہ فرمائی بجان و دل بجا آرم

تب اوس ملبست نے اوس نیک سرشت کو یہ حکم دیا کہ چھہ مہینے برابر گجر سے پستیر جنگل مین جا کر
اور ہمارے خوکون کے گلے سے دو خوک موٹے تازے باورچیخانہ کے صرف کیواسطے اپنے
سر پر اوٹھا لایا کر اگر تو اس کام کو بخوبی تمام انجام دیگا تو بیشک شاہد مراد سے شاد کام
ہوگا مثل مشہور ہے کہ خدمت سے عظمت حاصل ہوتی ہی شعر

ندیدی بندہ ناچیز انسان	زطاعت میشود مقبول رحمان

غرضکہ شیخصاحب بلا ناغہ ہر روز علی الصباح جنگل کو جاتے اور وہانسے دو خوک خوب فربہ
سر پر لاد کر دوڑتے ہوے تشریف لاتے اور اون خوک خورون کے راتب خاص کو اونکے
باورچیخانہ مین پہونچایا کرتے اور جو مریدان حق آگاہ اونکے ہمراہ تھے سر روشن ضمیر کا یہ حال خراب
دیکھکر بیتاب اور پریشان اضطراب بجناب رب الارباب اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ و
یَکْشِفُ السُّوْءَ و ادخواہ ہوکر یون عرض ساہو سے کہ اے عالم الغیب و الشہادہ نفس سرکش
کی شرارت تجھپر ہویدا اور تیرا نام رحیم کریم ستار و غفار ہے بتصدق حضرت سید البشر

قطع منازل کثیر ایک شہر دلپذیر مین پہونچے دیکھا کہ ایک اکفر بدگہر زشت سیر وخیم الانجام کے بام پر ایک نازنین گلفام سمن اندام مہر پیکر رشک قمر پریرو عنبرین گیسو دلشکیب مردم فریب حلۂ یمنی دربر و عصابۂ چینی بر سر کرسی زرین پر بیٹھی ہے شیخصاحب اوس غارتگر فریب کے خدنگ نگاہ سے ہمنظر ہوتے ہی مجروح جگر ہوکر مرغ نیم بسمل کے مانند خاک پر لوٹنے اور بیساختہ زبان حال سے دیوانہ وار یہ اشعار پڑھنے لگے رباعی

غضب غارتگر جان ست روئے آن پریروئے	عجب لعبت فرنگی زادہ زنار گیسوئے
برخ چون مہ ببو چون گل معاذ اللہ غلط گفتم	ندارد مہ چنین روی ندارد گل چنین بوئے

غرضکہ شیخصاحب ایسے اسیر گیسوے خمدار اور ہدف ناوک مژگان خونخوار اوس لعبت طرار نگارستان فرخار کے ہوے کہ مطلق دین و ایمان اور تن و جان کی خبر نرہی جس وقت غشی سے ہوش مین آتے خوشی خوشی یہ شعر ارشاد فرماتے شعر

دل کہ در بند سر زلف چلیپا کردم	خوش زر قلب بشب بردم و سودا کردم

اور دن بھر اوس اکفر کے گھر کو بیت الحرام مرام سمجھکر طواف مین مشغول رہتے اور تمام شب آہ و زاری اور اختر شماری مین بسر کرتے جبکہ جذبۂ دلی اور ولولۂ قلبی حد سے تجاوز کر گیا بمصداق اَلْقَلْبُ یَهْدِیْ اِلَی الْقَلْبِ کہ دل کی دل سے راہ ہوتی ہے اوس ستمگر کے دل مین بھی کچھ کچھ اثر پیدا ہوا اکثر اٹھکھیلیون سے در پردہ رمز و کنایہ اور کن انکھیون سی علانیہ نظارے اور اشارے ہونے لگی اور اسکے شکریہ مین شیخصاحب بہزار جان مرہون منت ہوتے اور یہ شعر ارشاد فرماتے شعر

چہ نامی کہ مولاے نام توام	درم ناخریدہ غلام توام

انجام کو جبکہ یہ راز طشت از بام ہوکر زبان زد ہر خاص و عام ہوا کسی مخبر معتبر نے یہ خبر ذلت اثر من و عن اوس دختر سمن بر کے پدر بدگہر کو پہونچائی وہ بدذات یہ بات واہیات سنکر سخت گھبرایا اور اسی وقت دل سے سونچکر اوس بے تمیز نے یہ بات

شیخصاحب کے روبرو کیا اور کہا شعر

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان نماند وچنین نیز ہم نخواہد ماند

پس شیخصاحب یہ شفقت اور عنایت اوس دشمن دین اور ملت کی دیکھ کر حجرے سے باہر ہوگئے اور فرمانے لگے شعر

مریض رادم آخر چہ جائے پرہیز ست	بیار بادہ کہ مینائے عمر لبریز ست

اور بصد ذوق وشوق مستعد اور آمادہ ہوئے کہ اوس قتالہ کے ہاتھ سے وہ پیالہ لیکر بیخوف وخطر نوش کر جائین اور غم دنیا ومافیہا فراموش فرمائین اس حالت پر آفت کو دیکھ کر شیخ فریدالدین عطار زار زار اشکبار ہوکر بادل بیقرار اور سینہ فگار یہ اشعار پڑھنے لگے شعر

المدد اے غوث جیلان المدد	المدد اے پیر گیلان المدد
المدد اے مقتدائے دوجہان	المدد اے شاہ شاہان المدد
المدد اے دستگیر بیکسان	المدد اے قطب دوران المدد
المدد اے کعبہ دل المدد	المدد اے قبلہ جان المدد
بر تو مخفی نیست حال زار ما	المدد اے بحر فیضان المدد

اور اسوقت وہ محبوب خدا واسطے نماز عشا کے بیٹھے وضو کر رہے تھے دست مبارک مین تھوڑا پانی لیکر ہوا پر پھینکا اور وہ پانی مدد محبوب سبحانی قدرت یزدانی سے چشم زدن مین اوس پیر جفا ن کے منہ پر اس زور سے جاکر پڑا کہ تمام اعضاین اوسکے آپ کی عظمت اور ہیبت سے رعشہ پڑگیا اور ایسا خوف خدا اوسکے دل مین پیدا ہوا کہ فوراً پیالہ شراب کا ہاتھ سے پھینک کر گریان ونالان اوس دشمن دین وایمان کے مکان سے بھاگ کر بیابان کا رستہ لیا اور ایک صحرا مین پہونچکر ہفتہ بھر سجدے مین

اس معتوب کی خطاے درگذر غیب سے آواز آئی کہ تمھارے پیر سے بے ادبی
لایعنی محبوب سبحانی کی جناب مین ہوئی ہے اوسکی معافی بھی اوسی کی ذات
خاص سے متعلق ہے اور یہ مغرور ہمارے حکم سے فرار کرکے برسر انکار آیا اور مقہور
ہوا اور تم ہماری بارگاہ عالی لاوبالی سے اوسکے عفو تقصیر کے طلبگار ہو جیسے
خطاب پُرعتاب اون مریدون نے بگوش جان سُنا خجالت سے سر درگریبان
ہوکر خاموش ہو رہے - القصہ جب میعاد اوس کام کے اختتام کو پہونچی اوس
نافرجام نے زبانی اوس گل اندام کے اوس پیر ناکام کو شادی کا پیام دیا
اور خود درستی سامان کتخدائی مین مصروف ہوا جب اسباب ضروری مہیا
ہوگیا تب اوسنے شیخصاحب کو بلوا کر کہا کہ اب مجھکو شادی کر دینے مین بجز
اسکے اور کوئی عذر نہین کہ تم مسلمان تابع دین اسلام ہو اور ہم مطیع ملت
مسیح علیہ السلام پس کیونکر رشتہ مناکحت فیما بین مین منعقد ہو اگر تم اپنے دین سے
انکار اور ہمارے دین کا اقرار کرو تو ایفاے وعدے مین مجھکو اور کوئی عذر
نہین اوس مسلوب الحواس نے جب یہ کلام خباثت التیام اوس خناس نکبت اساس
کا سُنا دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ بندہ بسر وچشم حاضر ہے مطابق اوسکے
اوس دیوّس منحوس نے اوس دختر پری پیکر کو زیور اور لباس پُرزر سے
آراستہ اور پیراستہ کرکے اور شیخصاحب کو غسل صحت دے کر مسند دامادی پر
جلوہ گر کیا اور اوس قوم لئیم مین یہ رسم قدیم سے جاری تھی کہ پہلے دولہ کو شیخ
بٹھا کر دولھن کے ہاتھ سے کباب خنزیری کی گزک کے ساتھ شراب انگوری پلواتے
اور بعد اوسکے اون دونون کو منعقد کراتے چنانچہ اوسی آئین کی پابندی کے مطابق
اوس نازنین نے اپنے دست رنگین سے ایک جام بادہ گلفام سے بھر کر بصد ناز وانداز

نہو کیونکر جنابِ پاک اونکی قبلہ عالم — کہ وہ شاہنشہِ اقلیم فقر و فخر و عرفان ہین
ہزارون ہوتے ہین اہلِ حوائج بہرہ ور اوسے — کہ وہ سررشتہِ اربابِ فضل و جود و احسان ہین
وہی ہین قطبِ اعظم اور وہی غوث دو عالم ہین — ہزارون جان سی چیز دل و جان دونون قربان ہین
شرِ اعدای دین سی کچھ نہین خوف و خطر اونکو — یقین وہ قرۃ العین جنابِ شاہ مردان ہین

بعد اوسکے شیخ صاحب چند روز خدمت عالی مین رہے جب مقاصد دلی سے
بخوبی فیضیاب ہوے آپ سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو تشریف لے گئے

روایت

لطائف غرائب مین حضرت اشعار

خواجہ خواجگانِ اہلِ یقین — سرورِ جملہ اولیاے امین
مرشدِ پیشتیان اہلِ بہشت — رہبرِ طالبانِ صدق آئین
خسروِ ہند والیِ اجمیر — شہِ دین خواجہ معین الدین

رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک روز ایک خادم جان نثار جناب قطب روزگار
حضرت غوث الابرار کا مع چند یار غمگسار بعزم سیر فصل بہار ایک گلزار رشک فرخار
مین پہونچا اور عروسان چمن کے نقش و نگار کی لطافت اور نزاکت کی کیفیت دیکھتا
ہوا ایک سبزہ زار مین آیا دیکھا کہ ایک مار سیاہ ریشہ ہاے گیاہ مین چھپا ہوا
بیٹھا ہے بیک ضرب عصا کام اوس موذی کا تمام کیا جسوقت وہ مار خونخوار
فی النار ہوا فوراً ایک غبار آندھی کا سامنے سے نمودار ہوا اور چشم زدن مین
تمام دشت اور صحرا کو تیرہ و تار کر دیا اور اس زور و شور سے طوفان ہوا کہ وہ رُبا کا
بپا ہوا کہ اوس خادم باوفا کو ہمچو پرکاہ رفقا کی نگاہ سے مثل عنقا غائب کر دیا ہر چند
ہمراہیون نے چارسو دوڑ دھوپ کر حتی الامکان خوب جستجو کی مگر کہین سراغ اوسکا نہ ملا

پڑا رویا لیا در الجیاب اشکون سے منہ دھویا کیا جب نوبت بجان اور کار د باستخوان
آئی ہاتفِ غیب نے یہ خبر سنائی کہ اے معتوب جبتک تو اوس محبوب مرغوب
سے قصور اپنا معاف نہ کروائے گا ہماری بارگاہ عالم پناہ مین بار نپائیگا جب
اس ارشاد واجب الانقیاد سے شیخصاحب آگاہ ہوے وہ مقہور الٰہی مع خادمان
ہمراہی اشرف البلاد شہر بغداد کو راہی ہوے اور بہزار جانکاہی پیادہ پا قطع
مسافت کرکے دربار فیض بار مین دولت احضار سے کامگار ہوے اور بصد عجز و
انکسار عفو تقصیر کے خواستگار ہوکر زبان استعذار سے یون گہربار ہوے

غزل

دست بستہ درِ دولت پہ سیہ کار آیا — جرم کا اپنے مُقر ہوکے خطاوار آیا
در بدر خاک بسر سخت پریشان ہوکر — آپ کے در پہ شہا یہ جگر افگار آیا
زخمی تیرِ عتابِ نظرِ قہرِ خدا — بے نوایا نہ شفاعت کا طلبگار آیا
کیجیے جلد شہا بہرِ خدا اسکو رہا — سرنگون دام مصیبت کا گرفتار آیا
منفعل ہوکے خطاسے یہ گنہگار یقین — آپ کے لطف و عنایت کا سزاوار آیا

جب شیخصاحب کی یہ بیقراری اور عجز و انکساری اوس مقبول باری کے ملاحظہ
اقدس مین آئی فرمایا ہمنے تمھاری تقصیر معاف فرمائی اور بفرط اخلاص دلی
اوس ولی کو مصافحہ اور معانقہ سے ممتاز اور خلعت ولایت سے دوبارہ سرفراز کیا

غزل

جنابِ غوث الاعظم وہ حبیبِ پاک یزدان ہین — کہ از سر تا بپا ابرِ کرم دریای فیضان ہین
وہ محبوبِ خدا ہین وہ کہ جنکے حکم ناطق کی — ددو دیو و بشر جن و ملائک زیرِ فرمان ہین
نہین ایسا ہوا کوئی ولی مخلوق عالم مین — کہ جیسے وہ قبولِ بارگاہِ خاص سبحان ہین

بدخواہ نے ناحق اس بے گناہ کو مارا ہے قاضی نے سب الحکم بادشاہ کے پہلے
میرا اور اون گواہون کا اظہار لیا بعد اوسکے یہ فتوی دیا کہ اس قاتل کو قتل
مقتول سے ایک گونہ اقبال ہے اور آلۂ قتل بھی اسکے پاس موجود اور رویت
کے گواہ معتبر حاضر ہین بیشک یہ قاتل واجب القتل ہے بادشاہ نے اوس قاضی
بیجبر راضی کے کہنے سے جلادون کو بلوا کر حکم دیا کہ بیدریغ اس خونی کو تہ تیغ کرو
مطابق اوسکے جلاد مجھکو پکڑ کے قتل گاہ مین لائے اور مستعد بقتل ہوے اوسوقت
مین نے اپنے تئین سخت مصیبت اور آفت مین گرفتار پایا اور بچشم ظاہر مجھکو
کوئی طریقہ رہائی کا نظر نہ آیا مجبور ہو کر بجناب حضرت غوث الابرار رجوع لایا
اور یون عرض سا ہوا کہ اے دستگیر روزگار واے پیر غمگسار مجھہ ناکردہ گناہ کو
یہ عاقبت تباہ ناحق برسردار کرتے ہین ایسی مصیبت اور آفت مین سوائے آپکے
اور کون ایسا عالیجاہ ہے کہ جو مجھہ دادخواہ کی دستگیری فرمائے اور اس
بلاے جانکاہ سے چھڑائے ابیات

شہِ کون و مکان مدد کیجے	سیدِ مہربان مدد کیجے
اپنے خادم کی قدردانی سے	دستگیرِ جہان مدد کیجے

بمجرد اس التجا کے ایک سوار ننگی تلوار ہاتھ مین لیے غیب سے نمودار ہوا اوسکی
صورت دیکھتے ہی جلادون کے جی چھوٹ گئے گویا جیتے جی مر گئے پھر اوسنے
ایک نعرہ اس زور و شور سے مارا کہ اوسکی ہیبت سے بادشاہ کا دل دہل گیا اور
اوس مکان عالیشان مین ہل چل پڑ گیا وہ بادشاہ گھبرا کے تخت سے نیچے اوتر
اور میرے قدمون پر گر پڑا اور پوچھنے لگا اے شخص تو کون ہے مین نے کہا کہ
مین خادمِ خاص حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر رح جیلانی کا ہون

عاجز ہوکر بیٹھ رہے دو گھڑی کے بعد کیا دیکھتے ہین کہ وہ یار وفادار خلعت فاخرہ
در بر کیے اور تاج شاہانہ سر پر رکھے باد پاے باد رفتار پر سوار جنگل سے نمودار ہوکر
ہمراہیون کے پاس آکر موجود ہوا یارون نے اوسکو جب اس حیثیت سے دیکھا
ماجراے گذشتہ کی کیفیت پوچھی اوسنے بیان کیا کہ جسوقت مینے اوس سانپ کو
مار ڈالا اور گرد و باد طوفان بپا ہوا اور اس دشت و صحرا کو تیرہ و تار کر دیا
اوسی تاریکی مین کچھ لوگ مہیب صورت مجھپر ظاہر ہوے اور میرے دونون ہاتھ
رسّی سے خوب مضبوط باندھ دیے اور ہاتھون ہاتھ اٹھاکر مجھکو ایک مکان عالیشان مین
لے گئے وہان کیا دیکھتا ہون کہ ایک بادشاہ عالیجاہ تخت مرصع پر غضب شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لیے بیٹھا ہے اور ایک لاش کسی جوان تنآور کی خون مین تر بتر
زیر تخت فرش پر پڑی ہے اور اوس بادشاہ نے بچشم قہر میری طرف دیکھکر
فرمایا کہ اے روسیاہ کس راہ سے تو نے اس بیگناہ کو مار ڈالا مینے کہا کہ اے بادشاہ
دیجاہ بظاہر یہ خطا مجھسے سرزد نہین ہوئی اسواسطے کہ ہر فرد بشر اس فعل بد سے
بخوبی آگاہ ہے کہ قتل عمد سے بڑھکر کوئی گناہ نہین مخبرون نے عرض کیا کہ بیشک
قاتل اس مقتول کا یہی نامعقول ہے کہ آلہ ضرب خون آلود اسکے پاس موجود ہے
یہ کلام خصوصیت الیتیام اونکا سنکر بھر مین نے جواب دیا کہ البتہ اس آلہ سے مینے
ایک کالا سانپ بمصداق حدیث پیغمبر رب الارباب کہ اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَ قَبْلَ الْإِيذَاءِ
مارا ہے اوسکے قصاص کا شرعاً حکم نہین اوسکے جواب مین بادشاہ نے کہا کہ
اے نامعقول وہ ہی میرا فرزند مقتول ہے کہ بصورت مار اوس سبزہ زار مین
بسیر و شکار مشغول تھا تو نے بیکار اس پسر عالی تبار کو مارا اور خود دار کا سزاوار
ہوا اور فی الفور قاضی کو بلوا کر کہا کہ اس خونی کے حق مین شرعاً کیا حکم ہے کہ اس

اوصاف حضرت تاج العارفین شیخ ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ کے شنکر مشتاق
ملاقات کے ہوے اور بغداد شریف سے موضع قلینا مین پہونچکر اونکے مکان پر
تشریف لے گئے اور حضرت تاج العارفین کشف باطنی سے آپکی تشریف آوری سے
مطلع ہوے اور خادم کو حکم دیا کہ جلد جاکر دروازہ مکان کا بند کرے ایک جوان عجمی
باہر کھڑا ہے اندر نہ آنے پائے حسب الارشاد جب وہ خادم دروازے پر آیا دیکھا کہ
ایک شخص کم سن دروازے پر کھڑا ہے اور اجازت آنے کی طلب کرتا ہے خادم لوٹکر
جب مکان مین گیا دیکھا کہ شیخصاحب کو نون مین مکان کے دیکھتے پھرتے ہین اور
رعشہ اونکے تمام اعضا مین پڑا ہوا ہے اوسنے کہا کہ آپ ایسا کیون خوف کرتے ہین
اسواسطے کہ وہ شخص ابھی کم سن ہے اور ریش اور بروت کا بھی نشان اوسکے روے
تابان پر نہین اور تبشرے سے غربت اور شرافت ہویدا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ
کسی خاندان عالیشان سے ہے اور بہ لجاجت آپ کے پاس حاضر ہونیکی درخواست
کرتا ہے اور بظاہر کچھ خوف بھی اوسے معلوم نہین ہوتا ہے یہ کلام خادم کا سنکر
فرمایا بہتر ہے اندر بلالے اور خود بہ نفس نفیس دروازے تک استقبال کے واسطے
تشریف لائے اور آپ سے بغلگیر ہوے اور اندر لیجاکر اپنی مسند خاص پر بٹھایا
اور تعظیم اور تکریم پیش آئے اور معذرت کرنے لگے کہ یہ امر فقط آپ کے رعب اور خوف
سے تھا نہ کسی اور خیال فاسد سے اور آپ کا تشریف لانا خالی برکت سے نہین کہ
آپ کریم ابن الکریم ہین بالفرض اگر آپ کچھ لے بھی لیتے تو آپ کے فیض جبلی سے
امید کلی تھی کہ پھر آپ اوسکو واپس کردیتے آپنے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ایسا
خیال میری طرف سے دل مین نہ لائیے گا اور مجھکو اپنا مخلص خاص تصور فرمائیے گا
غرضکہ دو چار گھڑی اون دونون اولیاے عالی منزلت مین باہم خوب باذوق تبادلہ

وہ بادشاہ نام نامی قطب ربانی غوث جیلانی کا سنکر کہنے لگا کہ مینے بتصدق
محبوب خالق بیچون اپنے فرزند سعادت مند کا خون تجھکو معاف کیا اور یہ تاج
مرصع کار اور خلعت شاہوار اور اسپ با در فتار مع ساز و عراق زرنگار مجھکو عنایت
کیا اور بوقعت و حرمت تمام رخصت فرمایا اور اونھین لوگون سے جو مجھکو
یہانسے پکڑے گئے تھے حکم دیا کہ اسکو اوسی مقام پر بصد عزت اور احترام پھونچا دو
جب مین رخصت ہوکر چلا اوس بادشاہ سے پوچھا کہ آپ حضرت محبوب سبحانی کی
بڑی توقیر اور قدردانی کرتے ہین کہا کہ مجھہ تنہا کی کیا اصل اور حقیقت ہے جسوقت
وہ مقتدائے جن و بشر مراقبہ سے سر مبارک اوٹھا کر اطراف عالم کی طرف نظر
کرتے ہین تمام جہان مین اونکی عظمت اور شان کی ہیبت سے زلزلہ پڑجاتا ہے
اور آسمان تھرا جاتا ہے

غزل

خالق عالم نے کیا رتبہ بڑھایا آپ کا
عرش اعلی سے کہین برتر ہے پایا آپ کا

ظل فیض غوثیت کیونکر نہ پھونچے عرش تک
منزلون طوبی سے بھی بڑھکر ہی سایا آپ کا

ہوگیا فائز وصال شاہد مقصود سے
وقت حاجت جو زبانپر نام لایا آپ کا

رحمت جاوید یزدانی سے فائز ہوگیا
دوش پر اپنے قدم جسنے اٹھایا آپ کا

ہو نہ کیونکر غرق دریائے فنا فی اللہ وہ
زندہ جاوید ہے یارو جلایا آپ کا

ماومن کی قید سے آزاد ہے وہ بالیقین
صدق دل سے جسکے دلمین دھیان آیا آپ کا

روایت

شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی اپنے مکتوبات مین اور شیخ داؤد قیصری
دیباچہ شرح نصوص مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت محبوب سبحانی دارالامان
جیلان سے اشرف البلاد بغداد مین تشریف لائے اکثر خاص و عام کی زبان سے

آپ دعا سے فارغ نہوے تھے کہ اوس بدگہر نے آپکے روے انور کی طرف
سر اوٹھا کر دیکھا اور ششدر ہوکر آپکے قدمون پر گرا اور معذرت کرنے لگا
کہ اے قطب ربانی محبوب سبحانی اس بے ادبی لایعنی کی سزا جو اس گنہگار
شرمسار کے حق مین آپ تجویز فرمائین اوسکا سزاوار ہے وہ محبوب الٰہی
یہ عذر خواہی اوسکی مسموع فرماکر پھر بارگاہ خداوند ذوالجلال مین دست بدعا
ہوکر عرض سا ہوے کہ اے ایزد بیہمال تو اس بدافعال کے حال سے بخوبی واقف
اور ماہر ہے کہ جس خیال محال سے اسنے مجھپر دست درازی کی تھی لیکن جب
اس نیک انجام نے میرا دامن پکڑ لیا تو تیری رحمت اور میری شفقت سے بعید
ہے کہ دولت ولایت سے ناکام رہے فوراً پیک جانباز دعا شاہد اجابت سے
واصل ہوا اور وہ رہزن چشم زدن مین ولی کامل ہوگیا اور آپ نے اوسکو
وہین چھوڑکر اپنا راستہ لیا رباعی

کیا فضل و کیا کمال ہے اے غوث آپکا — کیا عدل و کیا جلال ہے اے غوث آپکا
فراق لوٹتے ہین ولایت کی دولتین — کیا بذل و کیا نوال ہے اے غوث آپکا

روایت

مناقب غوثیہ مین ابن طیال سے مذکور ہے کہ ایک ولی کسی خطا سے مقہور حق ہوا
در بدر خاک بسر پھرا کرتا اور جسطرف جاتا کوئی مارتا کوئی گالی دیتا کوئی کہتا
کہ یہ بیچیارا ندہ درگاہ کبریا ہے اسکی صورت دیکھنا ناروا ہے اور جب وہ آوارہ دست
قہر خدا کسی اولیا یا اصفیا کے پاس جاتا وہ اوسکی صورت دیکھکر فرماتا کہ اے متعوب
کبریا تیرا نام جریدہ اشقیا مین درج ہوگیا اور حیطہ اختیار بشر سے خارج ہوگیا
اور کسی اولیا اتقیا کی یہ مجال اور طاقت نہین کہ بے حکم اوسکے قدم رکھ سکے

صحبت رہی پھر آپ اون بزرگوار سے رخصت ہوکر مکان پر تشریف لائے۔
اور یہ بھی روایت سے ہے کہ جب آپ رخصت ہوے شیخ صاحب نے فرمایا کہ اے صاحب
سلطنت اقلیم محبوبیت آپ کی ذات شریف سے یہ آرزو ہے کہ اس پیر ضعیف کو
گوشۂ خاطر عاطر سے فراموش نفرمایئے گا اور ایک خرقہ اور عصا آپ کو دیا اور
کہا کہ یہ نشانی میری براہ مہربانی اپنے پاس رکھیے اور دعاے خیر سے اس درویش
دلریش کو یاد شاد فرمایا کیجیے۔

روایت

خلاصۃ القادریہ مین آپ کے خادم خاص احمد بغدادی سے مذکور ہے کہ ایکبار
وہ غوث الابرار بیت اللہ شریف کی زیارت کو تشریف لے گئے جب حج سے
فارغ ہوکر وہ مقتدا ے زمن بجانب وطن مراجعت فرما ہوے رفتہ رفتہ ناگاہ
ایک جنگل مین وارد ہوے دیکھا کہ ایک قزاق فن قطاع الطریقی مین طاق
مشہور آفاق مسافرون کے فراق مین برسر راہ کھڑا ہے اوس حق آگاہ نے
اوس بدخواہ کی طرف نگاہ کرکے فرمایا کہ اے سفاک بیباک تو کس تاک جھانک مین
ہے اوس ناپاک نے جواب دیا کہ مین کاشتکار ہون اپنی زراعت کی محافظت
کرتا ہون آپ یہ گفتگو اوس بدخو کی سنکر آگے بڑھے اور پیچھے سے اوس پرچلن
پرفن نے اس قصد سے خرقہ مبارک کا دامن لپک کر دست کثیف سے پکڑا کہ
ملبوس لطیف جسم شریف سے اوتار لے اور وہ ولایت پناہ کراست دستگاہ
اوس خوش مقسوم کی اس حرکت مذموم کے سر مکتوم سے آگاہ ہوکر بجناب خالق
ارض وسما دست بدعا ہوے کہ اے خداوند کبریا اس بیحیا بدطینت کو رول کی چشم
باطن کو اپنی رحمت سے پُر ضیا کردے تاکہ یہ انجان بخوبی مجھکو پہچان لے ہنوز

مستفید اور بہرہ ور ہونے لگے بجز خلیفہ بغداد کے کہ مذہب معتزلہ رکھتا تھا اور اوس ملکی صفات کو اس بات کا کمال ملال رہتا تھا جب یہ خبر بادشاہ ملک نیمروز کو پہونچی اوسنے ایک عریضہ اس مضمون کا جناب غوثیہ مین ارسال کیا کہ خلیفہ بغداد عجب لئیم الطبع اور کثیف الصدر ہے کہ آپ ایسے ولی کامل اکمل کی کچھہ قدر نہین جانتا اور آپ کے طریق مستقیم کو اختیار نہین کرتا اگر آپ براہ مہربانی اس ملک مین تشریف ارزانی فرماین تو مین یہ ملک نیمروز خاص نذر خادمان ذی اختصاص کردون جب یہ عرضی اوسکی آپ کے ملاحظہ مبارک مین گذری آپنے یہ رباعی بطور جواب اوس عرضی کی پشت پر لکھہ کر اوس بادشاہ کے پاس بھیجدی

رباعی

چون تیر سنجری رخ بجنت سیاہ باد — با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از حال نیم شب — صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

جب خلیفہ نے یہ حال سنا اوس مذہب سے تائب ہوا اور اس دین حق کو اختیار کیا

روایت

گلزار معنی مین ابو المفاخر حسنی بغدادی سے منقول ہے کہ ایک روز خلیفہ بغداد خدمت عالیہ رجبت مین باین نیت حاضر ہوا کہ اگر اسوقت کوئی کرامت تازہ مجھکو دیکھاوین تو عقیدت کامل حاصل ہو اور آپ بکشف باطن اوسکے مطلب دلخواہ سے آگاہ ہوگئے اور اوسکی صورت دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ تو کون کرامت دیکھنا چاہتا ہے خلیفہ نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ سوسم سیب کا نہین ہے اگر آپ مجھکو ایک جڑا سیب بہشتی کا تر و تازہ اسوقت منگادین تو شجر عقیدت برگ و بار یقین سے تازہ تر اور پر ثمر ہو جائے آپ بموجب اوسکی درخواست کے بدرگاہ مجیب الدعوات

اور اوسکے کارخانہ قدرت مین دم مار سکے وہ یہ جواب ناصواب سُنکر محروم اور
مغموم چلا آتا اتفاقاً ایک روز جناب غوثیہ مین حاضر ہوا اور یون عرض کرنے لگا
کہ اے دستگیر بیکسان واے ظہیر بیچارگان برائے رب العزت میرے حال زار پر
بچشم شفقت نظر کیجیے اور جلد مجھہ برگشتہ تقدیر کی خبر لیجیے کہ لگد خوردہ قہر
جبّاری اور ردّ کردہ درگاہ غفاری ہون جب یہ بیقراری اور گریہ وزاری بصد
عجز و انکساری اوس معتوب قہاری کی اوس محبوب باری نے مسموع فرمائی
دریاے غوثیّت موجزن ہوا فوراً جناب ارحم الراحمین مین دست بدعا ہوکر التجا
کرنے لگے کہ اے غافرالذنوب یہ معتوب مغضوب تیری رحمت اور میری محبوبیت
اور غوثیت کی فریادرسی کا اُمیدوار ہے اور آفرزش تیرا کام اور ستار اور غفار
تیرا نام ہے طرفۃ العین مین تو مقبول کو مردود اور مردود کو مقبول کرتا ہے باوجود
نام اِسکا تونے بجریدۂ اشقیا تسطیر کیا ہے مگر میرے دفترین بزمرۂ اولیا تحریر
ہے ہنوز آپ نے اس مسئلت سے مہلت نپائی تھی کہ ملہم غیب نے یہ بشارت سنائی
کہ ہمنے تیری محبوبیت کی توقیر کے طفیل سے تقصیر اوسکی معاف فرمائی آپنے اوسکو یہ
خوشخبری سنائی کہ ہمنے تیرا نام جو لوح محفوظ مین بزمرۂ اشقیا مرقوم تھا دھوڈالا
اور اوسیوقت اوسکو خادمیت سے معزز فرماکر خلعت ولایت سے مخلع کردیا

روایت

زبدۃ الابرار مین عیسےٰ بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جب حضرت محبوب سبحانی
بغداد شریف مین تشریف لائے اور آپکی ولایت کا آوازہ از مشرق تا بمغرب
واز جنوب تا بشمال پہونچا ہر امصار اور دیار سے جوق جوق ہر قسم کے حاجتور
خدمت عالیہ درجت مین حاضر ہوکر اقسام اقسام کی حاجتون اور نعمتون سے

کرون گا اور شرائط خلوص ارادت بالتراس والعین بجا لاؤن گا اور اسی وقت
پیرے اجازت لیکر بغداد شریف کو روانہ ہوے اور اوسی جوش وخروش
مین ہا دل ریش یہ اشعار منظومہ خویش پڑھتے ہوے ذوق شوق مین منزل
در منزل مستانہ وار چلے جاتے تھے ابیات

شوریدگان خستہ وزاریم آہ آہ	درماندگان صحبتِ یاریم آہ آہ
خواند اگر بلطف بیائیم شاد شاد	راند اگر بقہر بزاریم آہ آہ
چون میکشان رند و لوندان ست پسند	گہ در شراب و گہ بخماریم آہ آہ

جب متصل کوہ سیلی کہ نواح اجمیر مین ہے پہونچے دیکھا کہ ایک چشمہ نہایت
پاکیزہ جاری ہے اوسکے پانی سے وضو کرکے ظہر کی نماز ادا کی اور بعد نماز کے
ذکر الٰہی کرتے ہوے سوگئے خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت محبوب سبحانی رح
ایک کلاہ اور ایک دستار دست مبارک مین لیے ہوے تشریف لائے اور
کلاہ کو اونکے سر پر رکھا اور دستار کو نو بار اپنے دست اطہر سے اونکے سر پر باندھا
اور فرمایا اب تو مقبول خدا ہوا اور ہمنے تجھکو اپنی فرزندی مین لیا اور
رخصت کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن کو جا جب وہ بیدار ہوے اوس
کلاہ اور دستار کو اپنے سر پر پایا سجدہ شکر الٰہی بجا لائے اور اسی جگہہ
سے لوٹ کر پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر آئے اور قبل اونکے آنے سے
یہ حال اونکے مرشد پر بکشف باطن منکشف ہو گیا تھا بروقت ملاقات کے کمال
خوشی سے اونکو سبارکباد دی اور فرمایا کہ پہلے تم ہمارے واسطے سے حضرت محبوب سبحانی
کے فیض کے مستفیض تھے اب بلاواسطہ مستفید ہوے اور شیخ الحجر والشجر کا انکو خطاب دیا
اور یہ قصیدہ اونھین کا تصنیف ہے جو حضرت محبوب سبحانی کی توصیف مین ہے

دست بدعا ہوے ہنوز دعا سے فارغ نہوے تھے کہ غیب سے ایک جوڑ سیب کا
آکر موجود ہوا آپنے ایک سیب اوسمین سے خلیفہ کو دیا اور دوسرا سیب دست مبارک
سے تراش کر تناول فرمایا ازبس پُر ذائقہ اور خوشبودار تھا اور جو خلیفہ کو دیا تھا
جب اوسنے اوسکو اپنے ہاتھ سے تراشا نہایت گندہ اور کرم خوردہ نکلا خلیفہ اوسکو
دیکھکر سخت شرمندہ ہوکر آپ سے مستفسر ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے فرمایا یہ سیب ہاتھی تیرے
افعال بد کی زشتی سے جو تیرے ہاتھ سے وقوع مین آتے ہین گندہ ہوگیا مجھکو
واجب ہے کہ بندگان خدا پر رحم کیا کرتا کہ نعمات بہشت تجھپہ حلال ہون

روایت

اخبار الاولیا کے باب اول کی فصل چہارم مین مفوض ارقام ہے کہ ایک روز
شیخ الاسلام شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیر اپنے پیر شیخ محمد اسحاق مغربی کیخدمت مین
آفتابہ لیے ہوے وضو کروا رہے تھے بیساختہ اوسوقت اونکے دل مین یہ خیال
گذرا کہ سبحان اللہ سجدہ کیا جناب غوثیہ کی شان اور شوکت ہے کہ ہر سلسلے اور
ہر خانوادے کے اولیا اونکی خدمت مین نیاز رکھتے ہین اور اونکی متابعت کو اپنا
فخر سمجھتے ہین اور اونکی بدولت انواع انواع نعمتون اور برکتون سے فیضیاب
ہوتے ہین اسکا کیا باعث ہے شیخ صاحب موصوف اونکے اس راز مخفی سے آگاہ تھے
فرمانے لگے کہ اے احمد تمکو معلوم نہین کہ خداوند عالم نے جو مراتب عالی حضرت غوث الاعظم کو
عطا فرمائے ہین حد شمار سے افزون ہین کسی جن و بشر کی یہ طاقت نہین کہ اونکو دریافت
کرسکے شیخ احمد نے جب یہ تقریر اپنے پیر کی سُنی محبت اور عقیدت غوث پاک کی اونکے
دلمین جوشزن ہوئی بیتاب ہوکر دستار سر سے اوتار کر پھینکدی اور ولولہ ذوق شوق
کی وجد مین آکر کہنے لگے کہ تا بقاے زندگانی بجان و دل آستانہ بوسی حضرت محبوب سبحانی کی

نہال ہو جائے اوس مقبول خدائے یہ التجا اوس مہجور کی منظور فرماکر یہ کلمہ ارشاد
فرمایا کہ اے نیک نہاد تو اولاد کی طرف سے سخت ناشاد اور نامراد ہے مگر ہم بجناب
رب العباد استبداد کرتے ہین عنایت لم یزلی سے ہمکو یقین کلی ہے کہ ہمارا دست آرزو
بحر مقصود سے پُر دُر رہو اور تو اپنے مطلب سے کامور یہ فرماکر بجناب حضرت باری
اوس بیچاری کے حق مین آپنے بصد التجا یہ دعا کی کہ اے خداوند اکبر ایک فرزند ارجمند
اس حاجتمند کو اپنی عنایت بغایت سے مرحمت کر حکم ہوا کہ قد جفّ القلم بما ھو فی علم اللہ
قلم قدرت نے اس عورت کی لوح تقدیر مین یہ حرف ہی تحریر نہین کیا آپ یہ جواب
پیشگاہ رب الارباب سے سنکر مکرر دست بدعا ہوے کہ اے خداوند اکبر میری خاطر فاتر
سے دوبسر اسکو عنایت کر پھر وہی جواب ملا غرضکہ اسیطرح سات بار کی نوبت آئی
تب ہاتف غیب نے یہ بشارت سنائی کہ اب بس کیجیے کہ آپکی خاطر دلپسند کی خوشی کیواسطے
ہمنے اس حاجتمند کو سات فرزند عطا کیے جب آپنے یہ خوشخبری سنی کمال بشاشت سے
اوس نیکبخت کو بشارت دی کہ اے آرزومند اولاد تیرے سات بیٹے نیک نہاد پیدا
ہونگے اور تھوڑی سی خاک پاے پاک کے نیچے سے اوٹھاکر اوسکو دی اور فرمایا کہ
اسکو چاندی کے تعویذ مین رکھکر اپنے بازو مین باندھ لینا القصہ جب ساتون لڑکے صحیح و
سلامت اوسکے بطن سے پیدا ہوے اور غم لاولدی کا اک لخت اوسکے صفحہ خاطر سے
مٹ گیا ناگہان ایکروز یہ خیال باطل اوسکے دل مین آیا کہ اتنی ذراسی خاک مین
اتنی بڑی تاثیر کہان جو میرے شکم سے سات لڑکے بیہم پیدا ہوے یہ مقتضاے وقت
تھا جو وقوع مین آیا اور اوس خاک پاک کو بازو سے کھولکر پھینکدیا اوس خاک کے
پھینکتے ہی اوس ناپاک پر یہ آفت آئی کہ وہ ساتون لڑکے جان بحق تسلیم ہوگئے
اس سانحہ کو دیکھکر وہ عورت روتی پیٹتی بدحواس آپکے پاس آئی آپنے متبسم ہوکر

درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے قصیدہ

ہان زطوفانِ معاصی کشتیِ ما را چہ غم
نا خدا چون غوث الاعظم شد مدد زود رسد

در دلم جا کرد از لطفِ خدائے عزوجل
حبِ محبوبِ الٰہی از دمِ روزِ قدم

باش تا فردائے محشر پیشِ رب العالمین
غوث الاعظم را ببینی یا نبی زیرِ علم

غوث الاعظم غوث الاعظم جملہ گویند اہلِ حشر
ہم مخالف ہم مشائخ ہم موافق دسبدم

چون نہ بینی در نبوت مصطفےٰ را ہم مثال
شیخ محی الدین ندارد ثانیِ خود نیز ہم

بیشتر بینی کہ میگویم بقولِ اولیا
مجملاً اوصافِ آن مرآتِ انوارِ کرم

شیخ احمد بندۂ مداحِ آن عالی جناب
ناقل ست اورا ابو اسحاق ذو فضلِ اتم

کاتفاقِ اولیائے شرق و ہم مغرب ست
آنکہ غوثِ اعظم جیلی ساند آنجا قدم

کز کمالات و تصرفہائے ذاتِ خاص او
گر کسے خواہد بیان کردن زرے بیش و کم

ہر فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد
ہر شجر اقلام گردد کاتبش ہر اہل قلم

عز و قدر حضرتِ سلطان پیرِ دستگیر
گر رقم گردد بود از عشر عشرین نیز کم

روایت

مرآۃ الضمیر مین عبد اللہ محمد بن قائد سے مذکور ہے کہ ایکدن ایک زن پرمحن اوس غوث زمن کے انجمن تعلیم و تلقین غیرت گلشن خلد برین مین حاضر ہوئی اور نالہائے جان شکن دل پُر حزن سے کھینچکر عرض کرنے لگی کہ اے محبوب رب ذوالمنن اگرچہ خالق ذوالجلال کے افضال لایزال سے خوشحال اور مال و منال سے مالا مال ہون مگر لاولدی کے رنج و ملال نے مجھکو ایسا پامال کیا ہی کہ زیست وبال ہے اے محبوب ایزد متعال آپ اس شکستہ بال کے حق مین بدل دعا فرمائین اگر آپکے فضل و کمال کے تصدق مین خداوند بیہمال ایک فرزند خوشخصال عنایت فرمائے تو یہ پریشان حال

اوسنے نپایا دل مین سخت گھبرایا اور چہرہ اوسکا متغیر ہوگیا ناگاہ آپکی نگاہ اوسپر جا پڑی یہ حالت ابتر اوسکی ملاحظہ فرماکر جلد تر منبر سے اوتر چادر اطہر اپنی اوسکے سر پر ڈالدی اور پھر منبر پر جاکر وعظ مین مشغول ہوے اور وہ سوداگر اوس چادر کے سر پر پڑتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ ایک صحرا مین برلبِ دریا کھڑا ہون شدت بیت الخلا کی بلا مین مبتلا ہی تھا جھٹ پٹ تسبیح کو گلے سے نکال اور ایک درخت کی ڈال سے لٹکا کر اوسی درخت کی آڑ مین رفع حاجت کے واسطے بیٹھ گیا اور جھٹ پٹ فارغ ہوکر پھر وہان سے چل کھڑا ہوا اور آناً فاناً مین اوسی محفل خلد منزل مین آکر حاضر ہوا مگر تسبیح کو وہین بھول آیا جب محفل وعظ برخاست ہوئی اوس سوداگر نے یہ کیفیت حاضرین محفل سے بیان کی جو کوئی یہ بات سنتا تھا آپ کے اعجاز کرامت پر صلوات بھیجتا تھا غرضکہ جب وہ سوداگر اپنے وطن کو روانہ ہوا اتفاقاً کار اوسی صحرا مین اوسکا گذر ہوا دیکھا کہ تسبیح اوسی طرح سے شاخ درخت مین لٹکی ہے اسکو اتار لیا اور گلے مین ڈال لیا اور جس شہر اور قریہ مین جاتا تھا اس کرامت عجیب و غریب کی کیفیت بیان کرکے وہان کے باشندون کو استعجاب مین ڈالتا تھا اور ہزارہا دل و جان سے آپ پر فدا ہوتا تھا

اشعار

غوثِ اعظم بمن بے سر و سامان مددے
قبلۂ جان مددے کعبۂ ایمان مددے

قطبِ دوران مددے مخزنِ احسان مددے
بحرِ عرفان مددے منبعِ ایقان مددے

شاہِ شاہان مددے خسروِ گیلان مددے
جانِ جانان مددے شاہدِ یزدان مددے

روایت

خلاصۃ المفاخرین عمر نیازی مذکور ہے کہ ایک عورت صاحب عصمت نہایت خوبصورت اور خوش سیرت آپ کی بیعت سے مشرف تھی اور ایک فاسق بدکار اوسپر عاشق زار تھا

یہ بات اوس سے ارشاد فرمائی کہ اے مشت خاک تو نے جس خاک کو مثل
خاشاک خاک پر پھینکدیا یہ اثر اوسی خاک پاک کا ہے کہ جب وہ خاک تجھسے جدا
ہوئی تو بھی خاک مین مل گئی خیر جو ہوا سو ہوا اب اپنے گھر جاؤن سب لڑکونکو جی اقائم
پائیگی جب وہ عورت آپسے رخصت ہوکر گھر مین آئی دیکھا کہ وہ سا توں پسر گھر مین
اِدھر اودھر کھیلتے پھرتے ہین اونکو صحیح وسالم پاکر سجدہ شکر الٰہی بجالائی اور توجہ
حضرت محبوب سبحانی اوسکی ایسہ دلی برآئی

غزل

چاہین تو اِک نظر مین گدا کو کرین امیر
اللہ کے پیارے یہی غوثِ پاک ہین
اور جملہ اولیائے خدائے قدیر سے
نفس لعین کے دام سے کر دیجیے رہا
اور آپکے سوا نہین دُنیا مین دوسرا
گر آپ عفو خواہ ہون واللہ ہی یقین

چاہین تو اِک نگہ سے پھر اوسکو کرین فقیر
فضل وکمال مین کوئی جسکا نہین نظیر
محبوب خاص حق ہین یہی پیر دستگیر
شامت نے کس بلا مین کیا ہے مجھے اسیر
اِس روسیاہ کا کوئی غمخوار اور ظہیر
فی الفور بخش دیوے مجھے خالقِ قدیر

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ ابوسعید سے منقول ہے کہ ایک سوداگر شہر کاشغر کا رہنے والا
اشرف البلاد بغداد مین وارد ہوا اور آپ کے کلام معجز نظام کی عظمت اور محفل وعظ
وپند کی دھوم دھام کی شہرت سُنکر محفل خلد منزل مین حاضر ہوا دیکھا کہ وہ مہر
بخشانِ فلکِ بلاغت اور بدر تابان سپہر فصاحت منبر پر جلوہ فگن مشغول سخن ہین
اور ایک جمع غفیر بزناد پیر وضیع وشریف لطیف وظریف گرد منبر حلقہ زن ہین
وہ سوداگر بھی اوسی حلقے مین جاکر بیٹھا یکایک اوسپر حاجت بول وبراز کی ایسی
مستولی ہوئی کہ مطلق اوسکو ضبط کی طاقت نرہی اور محفل سے اوٹھنے کا بھی موقع

ایک خادم سے فرمایا کہ ہمارے مکان کے اندر ایک غریب پڑا ہے اوسکو ہمارے
پاس بُلا لا حسب الارشاد خادم اوسکو جاکر بُلا لایا جب وہ روبرو آیا اور آپکی نظر
متحیر اثر اوسپر پڑی منصب ابدالیت سے مشرف ہو گیا اور آپنے اوسکو اوس ابدال
کے قائم مقام کر دیا اور فرمایا کہ مروّت سے بعید تھا کہ یہ ہمارے گھر سے محروم جاتا اشعار

کرم ہر چند در عالم عزیز ست	کمالِ عزّتِ او در دو چیز ست
یکے بیش از توقع کام دادن	دوم بر خویشتن منت نہادن

روایت

زبدۃ الابرار مین ابو سعید عبد اللہ بن احمد بغدادی سے منقول ہے کہ ایک روز
میری بیٹی دفعتاً مکان سے غائب ہو گئی حتی الامکان مین نے اوسکی جستجو کی
لیکن کہین سُراغ اوسکا نہ ملا مجبور ہو کر آپ کو اس واردات سے آگاہ کیا فرمایا کہ
آج شب کو خرابہ کرخ مین جانا اور یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ تین بار
پڑھ کر کلمہ کی اونگلی پر دم کرنا اور اوسی اونگلی سے زمین پر ایک دائرہ
کھینچنا اور اوسکے اندر بیٹھ کر تین سو ساٹھ بار اسی کو پڑھنا کچھ رات گئے
جنون کے گروہ مہیب صورت تیرے پاس ہو کر نکلین گے اونسے کچھ خوف نکرنا
صبح صادق کے وقت بادشاہ مع لشکر آکر حاضر ہو گا اور تیرا حال پوچھے گا
کہنا کہ مجھکو شیخ عبد القادر نے تیرے پاس بھیجا ہے اور اپنی دختر گم شدہ کا حال
اوس سے کہنا راوی بیان کرتا ہے کہ جس طرح آپنے فرما دیا تھا اوسکو اوسی طرح
عمل مین لایا کیا دیکھتا ہون کہ جنون کے غول کے غول اوسطرف نکلتے ہین مگر
کسی کی یہ مجال نتھی کہ دائرے کے اندر قدم رکھتا صبح صادق کے وقت بادشاہ
گھوڑے پر سوار لشکر آکر حاضر ہوا اور مجھسے کہنے لگا کہ تیری کیا حاجت ہے

اور ہمیشہ وہ ناپاک اوسکی تاک مین رہتا قضا رکار ایک روز وہ نیک شعار کسی کار
کے واسطے ایک غار کی طرف گئی وہ بد ذات اوسکی گھات مین پوشیدہ ایک گوشہ مین
بیٹھا تھا موقع پاکر اوسکی بیحرمتی پر آمادہ ہوا اوسوقت اوس زن نیک چلن نے سوائے
اسبات کے اور کوئی تدبیر سریع التاثیر نہ آئی بلک بلک کر پکارنے لگی یا غوث اعظم
اَلْغِیَاث اَلْغِیَاث اور حسب اتفاق وہ مقبول خلاق اوسوقت بیٹھے ہوے وضو کر رہے
تھے یکایک چہرہ مبارک پر نشان قہر و جلال کے ہویدا ہوگئے فوراً دست متبرک سے
نعلین مقدس زمین سے اوٹھاکر اوس غار کی طرف پھینکی اور وہ نعلین طرفۃ العین مین
اوس مقام پر پہونچی اور اوس مردود کے سر پر تڑاتڑ پڑنے لگی حتی کہ کھوپڑی اوس
اوباش کی پاش پاش ہوگئی اور وہ بدمعاش بدشعار اس فعل بد کی پاداش مین
فوراً فی النار ہوگیا اور وہ عورت نیک سیرت اس کرامت کی استعانت کی بدولت
اوس آفت سے باعزت اور حرمت بچکر صحیح اور سلامت اپنے گھر آئی اور سجدہ تحیت
جناب رب العزت بجا لائی اور اوسیوقت نعلین مبارک ہاتھ مین لیے ہوے خدمت
عالی درجت مین حاضر ہوئی اور جو کیفیت گذری تھی مفصل عرض کی اور آپ کی
اس عنایت بغایت کی مدت العمر ممنون اور مشکور رہی ؎

روایت

الطف قادریہ مین شیخ ابو محمد سفرح سے منقول ہے کہ ایک رات کو ایک چور حرام خور بقصد
دزدی در دولتخانہ فیض کاشانہ پر آیا اور مکان کے اندر قدم رکھتے ہی اندھا ہوگیا
اور مجبور ہوکر ایک گوشہ مین چھپکر بیٹھ رہا علی الصباح حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
آپکے پاس گئے اور فرمایا کہ آج فلان ابدال نے اس بیت الزوال سے انتقال کیا ہے
کوئی اور شخص جو اس خدمت کے لائق ہو تجویز فرماکر بجاے اوسکے مقرر کیجیے آپنے

روایت

سفینۃ الاولیامین شیخ ابو محمد عبد الحق قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ آپ تیسری تاریخ
شہر صفر روز دوشنبہ کے مدرسے مین رونق افروز تھے کہ یکایک آپنے اوٹھکر وضو
کیا اور دو رکعتین نماز نفل کی پڑھین اور ایک ضرب الا اللہ کی بڑے زور شور سے لگائی
دونون کھڑاؤن اپنی اوٹھاکر ہوا پر پھینکین کہ وہ طرفۃ العین مین نظر سے غائب ہوگین
اور آپ مسند پر آکر استراحت فرما ہوے اور غیظ و جلال روے انور سے بدرجۂ کمال
ہویدا تھا کسی کو مجال اس بات کی نہوئی کہ آپ سے سبب اس ملال کا دریافت کرے
جب ایک مہینا پورا گذر گیا تب ایک قافلہ سوداگرون کا ملک عجم سے بغداد شریف
مین آیا اور اوس قافلے سے کئی شخص امیر قافلے کے ہمراہ کچھ اشرفیان اور روپیہ اور
اقسام اقسام طرح کے تھان دیبا اور حریر اور قاقم اور سنجاب اور اطلس اور کمخواب
اور شجر پرزر کے ہمراہ لے کر درِ دولت پر حاضر ہوے اور خادمون سے استفسار کیا
کہ حضرت محبوب سبحانی کہان تشریف رکھتے ہین ہم لوگ نذرین لیکر حاضر ہوے ہین
اور امید رکھتے ہین کہ شرف قدمبوسی سے مفاخرت دو جہانی اور سعادت جاودانی
حاصل کرین خادمون نے اون لوگون کے حاضر ہونے کی آپ کے حضور اقدس مین
خبر پہونچائی جناب محبوب سبحانی حجرۂ مبارک سے برآمد ہوکر خانقاہ مین تشریف لائے
اور مسند پر جلوہ افروز ہوے اور اون لوگون کو طلب فرمایا جب وہ لوگ حضوری
سے مشرف ہوے اور نذرین ملاحظہ مین گذرانین اور وہ دونون کھڑاوین بھی روبرو
رکھدین آپنے اون سے فرمایا کہ تمنے یہ کھڑاوین کہان پائین اون سوداگرون نے سرگذشت
اپنی حضور عالی مین یون عرض کی کہ تیسری تاریخ شہر صفر روز دوشنبہ کو یکایک قزاقون
نے ہمارے قافلے کو آکر گھیرا اور مال و اسباب لوٹنے لگے اور کتنے آدمیون کو اہل قافلہ سے

حسب الارشاد مین نے کہا کہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی
شیخ عبد القادر جیلانی رح حسنی الحسینی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے اور مطلب میرا یہ
ہی کہ مکان کے اندر سے خود بخود بیٹی میری غائب ہو گئی ہے اور کہین سراغ اُسکا نہین
ملتا ہے مجھکو اسی واسطے تیرے پاس بھیجا ہے کہ اوس مفقود الخبر کو تلاش کروا کر
منگا دے وہ بادشاہ نام مبارک سُنتے ہی فوراً گھوڑے سے اوتر پڑا اور زمین کو بوسہ
دیکر جنون کو حکم دیا کہ جلد تر اوس دُختر مفقود الخبر کو ڈھونڈھکر اور اوس بیحیا کو
جو اُسے اُٹھا کر لیگیا ہے گرفتار کر کے میرے روبرو حاضر کرو جنون نے بڑی جستجو سے
اوسے گرفتار کر کے مع اوس دختر کے بادشاہ کے سامنے لاکر حاضر کیا اور کہا کہ یہ دیو
ملک چین کا باشندہ ہے شرارت اور خباثت مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہے اور اکثر
ایسی حرکتین ناشائستہ کیا کرتا ہے بادشاہ نے اوس دیو سے پوچھا کہ تو اس لڑکی کو
کیون لیگیا تھا اور تو نے کچھ خوف حضرت غوث الاعظم کا نہ کیا کہنے لگا کہ جبسے یہ دختر
پیدا ہوئی تھی مین اسپر عاشق تھا جب یہ بالغ ہوئی مین اسکو اُٹھا لیگیا بادشاہ یہ
گفتگو اوس روسیاہ بدخو کی سُنکر کمال غیظ مین آیا اور جنون کو حکم دیا کہ اس مردود
کو قتل کرو اور اوس لڑکی کو میرے حوالے کیا مین اوسے ہمراہ لیکر اپنے گھر مین آیا
اور جسوقت مجھکو بادشاہ نے رخصت کیا مینے اوس سے پوچھا کہ تو بجان و دل
فرمانبرداری حضرت محبوب سبحانی کی کرتا ہی اوسنے جواب دیا کہ مین کیونکر اونکی
اطاعت نکرون کہ وہ غوث پاک جسوقت اپنے مقام سے اقصاے عالم کی طرف
نگاہ کرتے ہین زمین اور آسمان تھرّا جاتے ہین اور اللہ تعالے نے اونکو وہ مراتب
عالی عطا کیے ہین کہ جن اور انس و شجر و حجر و طیور سب اونکے زیر حکم ہین اور وہ
خداوند پاک کے محبوب خاص ہین ؎

اشرفیون کا آپ کے تذر کیا جناب غوثیہ نے اوسکو قبول نفرمایا اور اوس تورے کو
دست مبارک سے پکڑکے خوب دبایا اوس تورے سے خون جاری ہوا اور وہ اشرفیان
سب خون ہوگئین خلیفہ یہ سانحہ عجیب وغریب دیکھکر سخت بدحواس ہوا۔
آپنے اوس سے فرمایا کہ اے مظفریہ اشرفیان تونے بجبر غریبون سے لیکر جمع کی تھین
اور وہ درحقیقت خون مظلومان تھین اب میرے ہاتھ کی تاثیر سے اونھون نے
اپنی اصل کیطرف رجوع کی اور یہ قول مشہور ہے کہ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ

روایت

لطائف غرائب مین شیخ ابو محمد مفرح سے منقول ہے کہ جب آوازہ ولایت اور قطبیت
اور علمیت حضرت غوثیت مآب کا اطراف عالم مین پھونچا ایک سو عالم متبحر اطراف
اور جوانب امصار و دیار سے یکجا مجتمع ہوئے اور باہم یہ مشورت کی کہ آپ کے پاس چلکر
ایسے ایسے مسائل مالاینحل پوچھین کہ آپ کو اونکے جواب نہ سوجھین یہ قصد کرکے بغداد شریف
مین پھونچے اور مجلس اقدس مین حاضر ہوے آپ نے اونکو دیکھکر مراقبہ کیا تو ایک
نور رخ انور سے مثل برق کے چمک کر اونکے سینون پر گرا اور وہ سب بیخود ہوکر شور و
و فریاد کرنے لگے اور منبر کے قریب پھونچکر آپ کے قدمون پر اپنی اپنی پیشانی رگڑنے
لگے اوسوقت محفل مین ایسا شور و غل بپا ہوا کہ سامعین اور حاضرین کو یہ گمان
پیدا ہوا کہ آج بغداد تہ و بالا ہوا جب آپنے یہ حال تباہ اونکا ملاحظہ فرمایا فرط شفقت
سے ہر ایک کو سینۂ مبارک سے لگایا تب اونکو اپنے تن و بدن کا ہوش آیا آپنے ہر شخص
سے جدا جدا ارشاد فرمایا کہ یہ تمھارا سوال اور یہ اوسکا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ جب
مجلس برخاست ہوئی مین نے اون عالمون سے استفسار کیا کہ یہ کیا اسرار تھا اونھون
نے کہا کہ ہم سب متفق ہوکر اس قصد فاسد سے کہ آپ کے پاس جاکر ایسے ایسے مسائل مالاینحل

ناحق مارڈالا اوسوقت ہم لوگون نے بصدق ارادت قلبی آپکی جناب ملاذ مآب
مین بخشوع اور خضوع رجوع کی اور نذرین مانین ناگاہ پردہ غیب سے ایک ایسی
آواز مہیب آئی کہ اوس میدان کف دست مین ہنگامہ قیامت برپا ہوگیا پھر
ہم لوگ کیا دیکھتے ہین کہ وہ رہزن پریشان حال شکستہ بال شور و شغف کرتے ہوے
ہماری طرف چلے آتے ہین اور بمنت و لجاجت تمام ہم لوگون سے کہتے ہین کہ اے
اہل قافلہ جلد آؤ اور اپنا مال اور اسباب لے لو اور ہمکو اس بلا سے چھڑاؤ کہ ہم لوگ
اپنی فعل بد کی جزا کو پہونچگئے جب ہم وہان گئے کیا دیکھتے ہین کہ دونون سردارون
قزاقون کے مرے ہوے پڑے ہین اور یہ دونون کھڑاؤن اونکی لاشون کے قریب
رکھی ہین غرضکہ سب مال اور اسباب اپنا ہمنے لے لیا اور یہ کھڑاوین بھی اوٹھالین
اور وہانسے بدجمعی تمام روانہ ہوے اور اب حضوری مین حاضر ہوے ہین آپ نے
اون لوگون کو خلعت بیعت سے مخلع فرماکر خوشی بخوشی مرخص فرمایا

روایت

مناقب غوثیہ مین منسلک تحریر ہے کہ ایک روز وہ پیر دستگیر روشن ضمیر ابو الحسن علی
بن احمد قدس سرہ کی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے شیخ صاحب نے وقت
رخصت عرض کیا کہ یا حضرت میرے گھر مین ایک قمری اور ایک بط کا جوڑا ہے
نہ وہ بولتی ہے اور نہ وہ بیضے دیتی ہے آپنے پہلے اوس بط کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا
اِنْفَعْ لِمَالِکَ اے بط نفع دے اپنے مالک کو پھر قمری سے ارشاد کیا سَبِّحِ لِخَالِقِکَ
اے قمری تسبیح کر پروردگار اپنے کی فوراً اوس بط نے بیضے دیے اور وہ قمری بولنے لگی

روایت

خلاصۃ القادریہ مین ہے کہ ایک روز ابو المنصور بن یوسف خلیفہ بغداد نے ایک روز

عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کسی حکیم حاذق سے رجوع کرین فرمایا کہ طبیب سے رجوع کرنے
مین دوست کی شکایت ہے اور اس اثنا مین آپکو پیشاب کرنے کی حاجت ہوئی خادم
نے طشت لاکر حاضر کیا جب آپ اوس سے فارغ ہوے خادم نے قارورے کو تشی
مین بھرا اور ایک حکیم یہودی کے پاس کہ فن طبابت مین یکتاے روزگار تھا لیگیا
وہ طبیب قارورے کو دیکھکر کہنے لگا اے شخص یہ قارورہ کسکا ہے خادم نے
کہا حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی کا حکیم یہ نام نامی سنکر کہنے لگا
فَهٰذَا الْمَرَضُ اِلَّا مَرَضُ عِشْقِ الٰہی اور کلمہ شہادت پڑھکر مسلمان ہوگیا جب
یہ خبر اوسکے عزہ اور اقربا کو پہونچی سب آکر اوس حکیم کے پاس موجود ہوے اور
دیکھا کہ اوس طبیب پر ایک عجب کیفیت وجد کی طاری ہے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ
ہے اوسنے کہا کہ اس درویش کے پاس قارورہ ہے اوسے دیکھو خود بخود حال
ظاہر ہو جائیگا جب اون لوگون نے قارورے کو دیکھا تو اوس سے خوشبوے مشک
اور عنبر اور گلاب کی آتی تھی کہنے لگے کہ بیشک یہ قارورہ کسی اولیاے اکمل کا ہے
اور کلمہ طیبہ پڑھ پڑھکر مسلمان ہوتے تھے یہانتک کہ چار سو یہودی اوسیوقت
اسلام سے مشرف ہوے اور سب اوس خادم کے ہمراہ خانقاہ عالی تک آئے
اور اوس خادم سے کہتے تھے کہ جلد اوس مقبول ایزد بیہمال کا جمال جہان آرا
ہمکو دکھا کہ جسکا قارورہ دیکھکر ہم مسلمان ہوے ہین جب یہ خبر آپ کو پہونچی
سب کو روبرو بلوایا اور ایک ہی نگاہ سے اونکو مرتبہ اعلےٰ پر پہونچایا اور
سعادت بیعت سے مشرف کرکے زمرہ خدامین منسلک فرمایا

روایت

بہجت الاسرار مین لکھا ہے کہ ایک دن ایک قاری نے یہ آیت آپکے سامنے پڑھی

پوچھین کہ آپ اونکا جواب ندیسکین اس شہر مین آئے اور جب مجلس مین حاضر ہوے
وہ حالت خود بخود ہمپر طاری ہوئی کہ مطلق ہوش وحواس بجا نرہے اور علم وفہم ایک بخت
ہمارے دلون سے نسیا منسیا ہوگیا جب ہمکو آپنے سینہ مبارک سے لگایا تب ہمنے آپکو بحالت اصلی
پایا اور ہمارے ناشنیدہ سوالون کی جواب باصواب آپنے ایسے ارشاد فرمائے کہ کبھی ہماری سماعت مین نہین آئے

روایت

زبدۃ الابرار مین شیخ ابوالمظفر ابن مبارک واسطی سے منقول ہے کہ ایک روز مین
خدمت عالی مین حاضر ہوا اور میرے پاس علم حکمت کی ایک کتاب تھی آپنے
فرمایا کہ یہ کتاب تیری بڑی رفیق ہے اسکو دھوڈال چونکہ مجھکو وہ کتاب نہایت
عزیز تھی دھوڈالنا اوسکا دل کو گوارا نہوا مگر عزم بالجزم کیا کہ اسکو جاکر گھر رکھہ
آؤن اور پھر کبھی یہان نہ لاؤن بمجرد اس خیال کے آپنے میری طرف اسطرح سے دیکھا
کہ مجھکو اوٹھنے کی مجال نرہی اور فرمایا کہ یہ کتاب مجھکو دے پہلے مینے اوسکو کھولا
اور دیکھا تو تمام ورق اوسکے سادے ہین کہین تحریر کا اور نہ نام ونشان کہین نہین پھر
مینے بند کرکے آپ کو دیدی اور آپ ایک ایک ورق اوسکا اولٹکر دیکھنے لگے
اور فرمایا کہ یہ کتاب کیا خوب فضائل قرآن مین لکھی ہے پھر مجھے دیدی مینے
کھول کر جو اوسکو دیکھا تو نہایت خوشخط فضائل قرآن شریف کے اوسمین لکھے ہوئے ہین
بعد اوسکے فرمایا کہ تو اس سے توبہ کرتا ہے کہ زبان سے کہتا ہے اور دل مین اسکا خیال نہین رکھتا ہے
مینے عرض کیا کہ توبہ کرتا ہون ان باتون سے جو میرے دل کو اونکی خواہش نہین بس جو کچھہ کہ
مینے پڑھا تھا اور جس قدر مجھکو یاد تھا وہ سب میرے دل سے فی الفور نسیا منسیا ہوگیا

روایت

مناقب اولیا مین ابو المعالی سے منقول ہے کہ ایکبار آپ بہت بیمار ہوے خادمون نے

تلف ہو جائے گا وہ سوداگر یہ خبر وحشت اثر سنکر سخت گھبرایا اور اوسی اضطرار مین
حضرت غوث العالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور سب حال اپنا آپسے عرض کیا
فرمایا کہ تو بخوشی تمام سفر کو روانہ ہو اور تیرے مال کی سلامتی کی میری ضمانت ہے
وہ سوداگر یہ مژدہ جان بخش سنکر باغ باغ ہو گیا اور اوسیوقت تمام مال و اسباب
لاد پھاندکر چل کھڑا ہوا اور ایک شہر مین پہونچکر تمام مال اپنا بمنافع کثیر فروخت کیا اور زر قیمت
خریدارون سی وصول کرکے کسی مقام پر رکھ کر بھول گیا اور اپنے فرودگاہ مین آکر سو رہا
خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ قزاقون نے تمام مال اور اسباب میرا لوٹ لیا اور مجھکو جان
سے مار ڈالا جب خواب سے بیدار ہوا دیکھا کہ نشان زخمونکے بدنپر موجود ہین اور خون بہنے
ٹپک رہا ہی اور وہ مال جہان رکھ کر بھول آیا تھا بجنسہ وہان رکھا ہے اوسے لیکر وطن کو
روانہ ہوا جب شہر بغداد کی شہر پناہ کے دروازے پر پہونچا دل مین سوچنے لگا کہ پہلے
اپنے مرشد شیخ حماد کے پاس جاؤن یا حضرت محبوب سبحانی کی خدمت عالی درجت مین
حاضر ہون اسی تشویش مین تھا کہ شیخ حماد سے اثنائے راہ مین ملاقات ہو گئی شیخ صاحب نے
فرمایا کہ تو حضرت غوث پاک کی خدمت مین حاضر ہو کہ جب اون حضرت نے ستر بار
تیرے حق مین دعا کی ہے تب تو جان اور مال سے سلامت رہا ہے اور جو کچھ عالم
بیداری مین تجھپر ہونا تھا وہ سب عالم خواب مین ہو گیا جب وہ سوداگر خدمت شریف
مین حاضر ہوا فرمایا وہ سب درست ہے جو تجھسے شیخ حماد نے بیان کیا ہے

روایت

جواہر الاسرار مین شیخ ابو الغنائم سے منقول ہی کہ دیکھا مینے آستانہ شریف پر ایک
شخص ضعیف بیہوش پڑا ہے مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ اگر موقع پانا تو میرے حق مین بھی ایسی
سفارش کرنا جب مین خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا آپ کو بر سر شفقت اور عنایت دیکھکر

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کہ جب قیامت کے دن سب فنا ہو جائینگے اللہ جل شانہ ارشاد فرمائیگا آج یہ ملک اور بادشاہت کسکی ہے آپ اس کلام پاک کو سنکر اوٹھہ کھڑے ہوے اور جوش وخروش مین آئے اور بار بار فرمانے لگے مَنْ يَّقُوْلُ الْمُلْكُ لِيْ کون کہتا ہی کہ یہ ملک میرا ہے اتفاقاً ایک بزرگ شیخ احمد نام اوسی جلسہ مین حاضر تھے کہنے لگے اَنَا اَقُوْلُ الْمُلْكُ لِيْ ہم کہتے ہین کہ یہ ملک ہمارا ہے اسواسطے کہ وہ ہمارا ہے آپنے یہ کلمہ اونکی زبان سے سنکر فرمایا کہ اے نادان تو کب اوسکا ہے کہ وہ تیرا ہے وہ درویش یہ کلام آپ کا سنکر مدہوش ہو گیا اور کپڑے پھاڑکے سروپا برہنہ جنگل کو نکل گیا

روایت

مراۃ الفیضان مین شیخ ابو مسعود قادری سے منقول ہے کہ ایکروز ایک راہب آپ کے پاس آیا اور اسلام سے مشرف ہوا اور عرض کیا کہ مین یمن کا باشندہ ہون خود بخود میرا دل دین اسلام کی طرف مائل ہوا اور یہ قصد کیا کہ ایسے درویش کامل کے پاس جانا چاہیے کہ تمام فقراے ملک یمن سے بزرگ ہو اور اسی فکر مین شب و روز رہتا تھا ناگاہ ایک شب مینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے شخص تو بغداد کو جا اور شیخ عبد القادر محبوب سبحانی کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو کہ اس زمانے مین تمام روئے زمین پر کوئی اونکا ثانی نہین ؎

یقین بچشم حقیقت ببین کمالش را ۔ کہ اوج عز و جلالش کجاست تا بہ کجا

روایت

تحفۃ القادریہ مین حوالہ تحریر ہے کہ ایک روز ایک تجار اپنے پیر و مرشد شیخ حماد کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت مین تجارت کے واسطے سفر کو جانے والا ہون آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون شیخ حماد نے فرمایا کہ اگر تو سفر کو جائیگا تو تیرا جان اور مال سارا

روایت

مناقب غوثیہ مین مفوض تحریر ہے کہ حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام نے جو خرقۂ امامت اور کرامت تبرکًا جد بزرگوار سے پایا تھا بجنسہ اوسکو حضرت شیخ معروف کرخیؒ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ امانت حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی ہی جو قرن خامس مین پیدا ہونگے بحفظ تمام اونکے پاس پھونچا دینا چنانچہ وہ خرقہ شیخصاحب نے بوقت رحلت شیخ جنید بغدادی کو سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ امانت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی ہے صحیح اور سلامت اسکو اوس صاحب ولایت تک پھونچایو چنانچہ وہ امانت اسیطرح سے پشت بہ پشت جناب غوثیہ تک پھونچگئی

روایت

سیر العارفین مین مخدوم اشرف جہانیان جہان گشت تحریر فرماتے ہین کہ حضرت محبوب سبحانیؒ اکثھا سو سو غلام خرید کرتے اور اوسیوقت بیعت سے مشرف فرماکر آزاد کردیتے اور کوئی زر خرید آپکا ببرکت فیضان عالی ولایت سے خالی نہین رہا

روایت

جواہر القلائد مین ابن سقا سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث الثقلین نے کہ مین ایک شب کو عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ ملائک آسمان سے اوترے اور مجھکو اوٹھاکر ام المومنین حضرت عائشہ محبوبہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لیگئے جناب صدیقہ نے مجھکو گود مین لیکر سینے سے لگایا اور جوش محبت سے اونکی پستان مبارک مین اوسی وقت دودھ اوتر آیا مجھکو پیٹ بھر کر پلایا اور مینے وہ شیر بے نظیر پیکر ایسا حظ اوٹھایا کہ اس مرتبہ اعلی کو پھونچگیا اور اوسی اثنا مین جناب سرور انبیا محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنا تشریف لائے اور ام المومنین سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے

عرض کیا شعر

عادتِ ما گناہ ورزیدن ٭ خصلتِ تو گناہ بخشیدن

امیدوار ہون کہ اوس گنہگار کی خطا جو آستانۂ فلک کاشانہ پر ذلیل و خوار پڑا ہے
براہ لطف بزرگانہ اور الطاف مربیانہ معاف ہو فرمایا خیر تمھارے سبب سے اِس
بے ادب کا قصور ہمنے معاف کیا اور اوس جرم سے رہا کر دیا مگر اوس سے بتاکید کہدو
کہ پھر ایسی خطا کا مرتکب نہو حسب الارشاد مین اوسکے پاس آیا اور یہ فرمان واجب الاذعان
اوسکو سنایا فوراً وہ اوڑا اور نظرون سے غائب ہوگیا جب مین وہان سے پھر آیکے
تردیک آیا آپنے مجھسے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اولیاے مردان غیب سے ایک ولی
تھا ایک روز ہوا پر اوڑتا ہوا جاتا تھا جب ہمارے شہر کے مقابل مین آیا بنظر حقارت
یہ کلمہ زبان پر لایا کہ یہ شہر تعظیم کے قابل نہین اسمین کوئی ولی کامل نہین ہمکو یہ گفتار
اوسکی سخت ناگوار ہوئی فوراً ولایت اوسکی سلب کرلی اگر مجھکو اپنی رہائی کا وسیلہ
نکرتا اسی جگہہ پر تڑپ تڑپ کر مرجاتا ٭

روایت

النباس الانوار مین مذکور ہے کہ ایک روز وہ مقبول رب غفور حضرت شیخ جنید بغدادی
کے مزار شریف پر تشریف لے گئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْرُوْفُ عنبرناک
بِدَرْجَتِہٖ اوسطرف سے کچھ جواب نہ آیا آپ وہان سے مراجعت فرماکر مکان مین
آئے اور بعد چند روز کے پھر تشریف لے گئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخُ مَعْرُوْفُ
عنبرناک بِدَرْجَتِہٖ مرقد مبارک سے آواز آئی عَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ
وَلِیِّ اُمَّتِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ٭

اے وقتِ تو خوش کہ وقت ما خوش کرد

اور خطاب زری زربخش کا خاندان علیہ قادریہ سے پایا ہے کہ جب آپ واسطے
زیارت بیت اللہ شریف زاد اللہ تعظیماً وتکریماً کے تشریف لے گئے اور قبل
آپکے پہونچنے سے جناب حضرت سید عمر صاحبزادہ والاتبار حضرت غوث الابرار
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے جس دن حضرت
سلطان المشائخ وہان پہونچے جناب سید صاحب نے اوسیوقت خادم کو
اونکے بلانے کو بھیجا اوسنے جاکر عرض کیا شَیْخَاہُ یَدْعُوکَ یَا سُلْطَانَ الْمَشَائِخِ
اونھون نے یہ پیام خادم کی زبان سے سُنکر فرمایا کہ جناب سید صاحب نے
کسطرح معلوم کیا کہ مین یہان آیا ہون اور اوسیوقت خادم کے ہمراہ ہوکر
سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے بعد معانقہ اور مصافحہ کے سید صاحب نے
اُنسے فرمایا کہ مینے آپکو اسواسطے بُلوایا ہے کہ آپ کو خطاب سلطانی اور خرقہ علیہ
قادریہ سرکار عالی وقار حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سے مرحمت ہوا ہے
اور وہ خرقہ اونکو عنایت فرمایا حضرت نظام الدین اولیا اس نعمت دوجہانی
کے حاصل ہونیسے بفخر ومباہات جاودانی معزز وممتاز ہوکر سید صاحب سے رخصت
ہوے اور فرودگاہ مین تشریف لائے

روایت

خوارق الاخیار مین ابو محمد سید عبد الجبار آپکے صاحبزادے عالی وقار سے
منقول ہی کہ ایکبار حضرت غوث الابرار حضرت امام احمد بن حنبل کے مزار شریف پر
تشریف لے گئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اِمَامُ فوراً قبر شق ہوگئی اور امام صاحب نے
قبر سے نکلکر آپسے معانقہ کیا اور ایک پیراہن آپکو دیا اور فرمایا یَا سَیِّدُ عَبْدَ الْقَادِرِ
قَدِ افْتَقَرَ اِلَیْکَ فِی عِلْمِ الشَّرِیْعَةِ وَعِلْمِ الطَّرِیْقَةِ وَعِلْمِ الْحَالِ وَالْقَالِ اور یہہ بھی

یَا عَائِشَۃُ ھٰذَا اَوَّلُ نَاوَ ثَمَرَۃُ اَعْیُنِنَا وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۵

روایت

تلخیص القلائد مین شیخ ابو ذکریا سے مذکور ہے کہ فرمایا شب کو دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تخت پر سوار میرے مکان پر تشریف لائے اور متبسم ہوکر مجھسے فرمایا کہ اے نور العین ادھر آجب مین آپکے پاس گیا نہایت محبت سے ہاتھ میرا پکڑکر تخت پر بٹھلایا اور فرط شفقت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے پیراہن مبارک جو پہنے تھے اوسے اوتارکر مجھے پہنایا اور فرمایا ھٰذَا خِلْعَۃُ الْفُتُوَّۃِ عَلَی الْاَقْطَاعِ فَالْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ اور بعد عطای خلعت غوثیت مجھکو رخصت فرمایا اور تشریف لیگئے

روایت

ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار سے قاضی شہاب الدین جونپوری نقل کرتے ہین کہ بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رتبہ وَرَاءَ الْوَرَا سے سوائے ان تین ولیون کے اور کوئی ولی آجتک فائز نہین ہوا **اوّل** خواجہ اویس قرنی **دوسرے** شیخ جنید بغدادی **تیسرے** حضرت بہلول دانا۔ اور وَرَاءَ الْوَرَا وہ مرتبہ عالی ہے کہ اوس سے بلند تر ولایت مین دوسرا درجہ نہین اور جناب محبوب سبحانی اوس رتبہ مین مثل شہنشاہ کے ہین کہ نہ کوئی آجتک ویسا پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا اور یہ مرتبہ آپکی ذات اقدس پر ختم ہوگیا اور حضرت شاہ مدار آپکے بعد تھے اور انھون نے سنہ سات سو چالیس ہجری مین رحلت فرمائی اور عمر اونکی ڈیڑھ سو برس کی ہوئی

روایت

اسرار السالکین مین بمجلس رابع عشر شیخ جنید نسیرۂ شیخ فرید گنج شکر قدس سرہ تحریر فرماتے ہین کہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا زری زربخش نے رتبہ سلطانی

خواب مین بصورت مادر مہربان اور دوسری بار بشکل سید انس و جان کہ آپ
سراسر مظہر اسم رحمان تھے جیساکہ فرمایا خالق حمید نے اپنے کلام مجید مین وَمَا
اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۞ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ ۞
بس اس خواب کی یہ تعبیر ہے کہ یا محبوب مین مہربان تر ہون تجھپر مثل مادر غمخوار
اور سایہ گستر ہون مانند سید البشر تیرے جد بزرگوار کے

روایت

شرح نصوص مین داؤد قیصری تحریر فرماتے ہین کہ جو کوئی بے وضو آپکا نام لیتا
ہی اوسپر افلاس آتا ہے اور جو کوئی آپکی نیاز کا عہد کرے چاہیے کہ اوسکو بجالائے
کہ مبتلاے بلا نہو اور جو کوئی شب جمعہ کو شیرینی پر آپ کا فاتحہ کرے اور آپسے استمداد
چاہے آپ اوسکی دستگیری کرتے ہین اور جو آپ کا نام باوضو لیتا ہے تمام دن خوش
رہتا ہے اور ابتدا مین جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا تھا فوراً زبان اوسکی کٹ کر
گر پڑتی تھی جب حضرت صلعم نے آپسے فرمایا کہ اے فرزند پروردگار عالم کا نام لوگ
بے طہارت لیتے ہین اور وہ خالق برحق اون سے مواخذہ نہین کرتا تب آپنے وہ
جلال چھوڑ دیا اور مناقب غوثیہ مین ہے کہ حضرت محبوب سبحانی دعاے حرز یمانی کے کہ
جسکو دعای سیف اللہ اور حرز مرتضوی بھی کہتے ہین عامل تھے اور کئی پشتون سے اوس
دعا کا عمل آپکے خاندان مین بطناً بعد بطن چلا آتا تھا اور یہ اوسی کی تاثیر تھی کہ
جو کوئی آپ کا نام بے طہارت لیتا قتل ہو جاتا یا زبان اوسکی کٹ کر گر پڑتی۔

روایت

زبدۃ الابرار مین شیخ عبد الوہاب اور شیخ عبد الرزاق آپکے دونون صلبزادی
والا تبار سے منقول ہے کہ ایک روز آپ مدرسہ باب الازج مین بیٹھے دو دھ نوشجان

واضح ہو۔ کہ آپ کا مذہب حنبلی تھا ایکروز فرمانے لگے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ
مذہب حنفی اختیار کرین بس اوسی شب کو بعالم مراقبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و
سلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوے دیکھا کہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ ریش مبارک
ہاتھہ مین پکڑے حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپ کے نور العین غوث الثقلین میرے
مذہب کی تبعیت چھوڑنے کی نیت رکھتے ہین آپ براہ شفقت اس باب مین
سعی فرماوین کہ وہ جناب بنظر استصواب اس ارادے سے باز آئین جناب
رسالتمآب نے حسب استدعاے امام صاحب آپکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ
یا ولدی ہماری خاطر سے امام احمد کی التجا قبول کر تب آپنے امام صاحب سے فرمایا
کہ بار دگر یہ خیال میری طرف سے اپنے دل مبارک مین نہ لاے گا اور مجھکو انشاء اللہ
العزیز تا دم زیست اسی مذہب پر قائم پاے گا چنانچہ جب آپ بیت اللہ کو تشریف
لیگئے دیکھا کہ حنبلی مصلے پر سواے امام کے کوئی مقتدی نہین مگر جسوقت آپنے اوس مصلے پر جاکر
نماز پڑھی اسقدر مقتدیون کی کثرت ہوتی تھی کہ نماز پڑھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی۔

روایت

رسالۃ الاولیا مین سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہین کہ جب کوئی شخص
منصب ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم خداوند عالم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا جاتا ہے اور آنحضرت اوسکو جناب غوث الاعظم کے پاس
بھیجدیتے ہین اور آپ اوسکو اگر لائق ولایت کی دیکھتے ہین تو نام اوسکا دفتر اولیا مین
درج کرتے ہین اور یہی دستور آپکی عہد غوثیت مہد سے جاری ہے اور تا قیامت یونہی مروج رہیگا۔

روایت

بہجۃ الاسرار مین مذکور ہے کہ فرمایا آپنے دیکھا مینے ایکبار اپنے پروردگار کو عالم

راوی فرماتے ہین کہ اوس روز سے جناب والدۂ ماجدہ اندھیرے مین اگر کسی
کام کو تشریف لیجاتین ایک روشنی مثل ماہتاب کے پیدا ہوتی تھی اور اوس سے
تمام اطراف اور جوانب مکان کے روشن ہوجاتے تھے

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ ابو القاسم سایانی سے مذکور ہے کہ آپنے فرمایا زمانۂ منصور
حلاج مین کوئی ایسا نتھا کہ اوس لغزش مین دستگیری کرتا اگر مین ہوتا تو بیشک
اوسکی دستگیری کرتا اور اس لغزش سے باز رکھتا اور میرے مریدون سے جسکو ایسی
لغزش پیش آتی ہے اوسکی دستگیری کرتا ہون اور قیامت تک کرتا رہون گا۔

روایت

تحفۃ الاسرار مین شیخ ابو الحسن احمد رفاعی سے منقول ہے کہ ایک روز شیخ ضیاء الدین
برادرزادہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو ہمراہ لیکر آپ کی خدمت عالی درجت مین
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ برادرزادہ میرا علم کلام کے سیکھنے سے
رغبت تمام رکھتا ہے میرے کہنے سے باز نہین آتا ہے یہ بات سنکر آپنے دست
مبارک اونکی چھاتی پر پھیرا اوسکی برکت سے وہ علم اونکے سینے سے نسیا منسیا ہوگیا
کہ گویا اونھون نے کبھی اوسکو پڑھا ہی نتھا پھر اوسے فرمایا یا عمر انت اخر المشہورین
فی العراق شیخ نجم الدین مصاحب حضرت شیخ شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ علیہ کے
ناقل ہین کہ ایک روز مین نے مراقبہ مین دیکھا کہ شیخصاحب ایک پہاڑ پر تشریف
رکھتے ہین اور ایک پیمانہ ہے کہ اوسکو جواہرات سے بھر بھر کے لوگونکو دیتے ہین
جب مین مراقبہ سے فارغ ہوا فرمایا کہ اے نجم الدین جو تونے دیکھا وہ سب حق ہے کہ
حضرت محبوب سبحانی نے عوض علم کلام کے مجھکو مرحمت فرمایا ہے

فرمارہے تھے کہ یکایک مراقبہ مین آئے اور دیر تک عالم استغراق مین رہے
جب اوس سے فارغ ہوے فرمایا کہ اسوقت شہر دروازے علم لدنی کے کہ کشادگی
ہر دروازے کی برابر وسعت زمین اور آسمان کے ہے میرے دل پر کھل گئے اور شرق
سے مغرب تک ہر ایک شئی کو اللہ تعالے نے میری مطیع اور منقاد کردی اور پردہ
زمین پر جس قدر اولیاء اللہ ہین سبھون نے میری اطاعت اور متابعت بجان و دل قبول کی

روایت

مناقب غوثیہ مین مزین تحریر ہے کہ ابو عمرو عثمان صریفینی اور حضرت شیخ بقا اور
شیخ علی اور شیخ ابو سعید یہ سب اولیاے کبار آپ کے دروازے کی جاروبکشی
اور آبپاشی کیا کرتے تھے اور جبتک اجازت نہ لیتے تھے دست بستہ روبرو
کھڑے رہتے تھے اور اجازت یون طلب کرتے تھے کہ ہمکو امن ہو آپ فرماتے
وَلَکُمُ الْاَمَانُ تب باادب تمام اپنے اپنے مقام مین بیٹھ جاتے اور جب آپ
سوار ہوتے حاشیہ برداری کرتے اگر آپ اونکو ممانعت فرماتے یون عرض کرتے
وَبِمِثْلِ هٰذَا یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ

روایت

انیس القادریہ مین ابو محمد سید عبد الجبار آپکے صاحبزادہ والاتبار سے منقول ہے
کہ جب والدہ ماجدہ اندھیرے مین کہین تشریف لیجاتین خود بخود ایک شمع
روشن ہو جاتی ایک روز جناب موصوفہ کسی ضرورت سے تاریکی مین گئی تھین
حسب دستور وہ شمع روشن ہوئی اتفاقاً آپ تشریف لائے فوراً وہ شمع بجھ گئی
فرمایا یہ شمع جو روشن ہوتی تھی وہ ایک شیطان تھا کہ تمھاری خدمت کیا کرتا تھا
مین نے اوسکو یہان سے نکالدیا اور اوسکے عوض مین تمکو نور خدا کا ملا۔

صرع کا دورہ ہوا وسکے کان مین کہنا کہ اے جانس شیخ عبدالقادر نے کہ بغداد
مین رہتے ہین فرمایا ہے کہ یہان پھر کبھی نہ آنا اگر آئیگا ہلاک ہو جائیگا جب وہ
اصفہانی آپ سے رخصت ہوکر اپنے گھر آیا اور جسطرح آپنے ارشاد فرمایا تھا عمل مین
لایا پھر اوس روز سے اوس عارضہ کا نشان نپایا راوی مذکور سے روایت ہے
کہ بعد اوسکے چالیس برس شہر اصفہان مین یہ عارضہ کسی فرد انسان کو نہین
ہوا جب آپنے اس جہان سے انتقال فرمایا پھر وہ عارضہ شروع ہوا

روایت

انیس القادریہ مین شیخ ابوالحسن رفاضی سے مروی ہے کہ ایکبار ابوالمعالی احمد
بن ظفر نے آپسے عرض کیا کہ پندرہ برس سے میرے فرزند کو تپ کا عارضہ
ہے اور اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ ہڈیان تک اوسکی خشک ہوگئی ہین آپنے
فرمایا کہ جاکر اوسکے کان مین کہدے کہ اے اُم ملدم شیخ عبدالقادر کا حکم ہے
کہ اس لڑکے کو چھوڑکر حلّہ کی طرف چلی جا سائل مذکور اپنے گھر جاکر حسب ارشاد
عمل مین لایا فوراً وہ لڑکا اچھا ہوگیا اور تمام عمر اوسکو پھر وہ عارضہ نہوا اور
اہل حلّہ اکثر اس بلا مین مبتلا ہوگئے

روایت

گلزار معنی مین شیخ علی بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سال شہر بغداد مین
مرض وبا کا اسقدر زور و شور ہوا کہ ہزارون آدمی مرگئے باشندگان شہر
عاجز ہوکر آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت
اب تو مرض وبا کی ایسی شدت اور کثرت ہے کہ ہزارہا خلقت ہر روز مرتی ہے
فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کے گرد جس قدر یہ گھاس سبز اور خشک لگی ہے سب اس

روایت

رسالۃ الاولیا مین ابوالحسن جوسقی سے منقول ہے کہ ایکبار مجھکو کسی مشکلین سخت پیش آئین اپنے پیر کی خدمت مین حاضر ہوا قبل اسسے کہ کچھ حال اپنا عرض کرون شیخ نے فرمایا کہ یہ کام ہم سے شدنی نہین تو حضرت محبوب سبحانی کی خدمت مین حاضر ہو مین اوسیوقت بغداد شریف کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر خدمت عالی مین حاضر ہوا آپ مدرسہ کی محراب مین تشریف رکھتے تھے میری طرف دیکھکر ایک رشتہ رنگین پیچ در پیچ مصلے کے نیچے سے نکالا اور ایک کنارہ اوسکا مجھکو دیا اور ایک کنارہ دست مبارک مین لیا اور پیچ اوسکے کھولنے لگے جو پیچ کھلتا تھا ایک مشکل میری حل ہوتی تھی جب سب پیچ کھل گئے میرے بھی سب عقدے حل ہوگئے فرمایا خُذْ هَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا پھر مجھکو رخصت فرمایا جب مین اپنے مرشد کے پاس آیا اونھون نے فرمایا کہ مین نے نہ کہا تھا کہ حضرت محبوب سبحانی سب عارفون کے پیشوا ہین اونکے سوا دوسرے کا یہ مقدور نتھا کہ اون عقدون کو وا کرتا اگر مین سو برس کامل مجاہدہ کرتا تب بھی یہ مطلب حاصل نہوتا اور اگر آپ یہ نفرماتے کہ خُذْ هَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا تیری عقل زائل ہو جاتی اور یقین کامل ہے کہ تو اپنی قوم کا سردار ہو

روایت

تحفۃ الاسرار مین ابو عبداللہ بن احمد بغدادی سے مذکور ہے کہ ایک مرد اصفہانی آپکے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا حضرت میری منکوحہ مدت سے عارضہ صرع مین مبتلا ہے اور کوئی دوا اور دعا اوسکو اثر نہین کرتی ہے آپنے فرمایا کہ وہ وادی سراندیپ کا دیو ہے جانس اوسکا نام ہے تو جا اور جب تیری بی بی کو

کہ یارب مین چاہتا ہون کہ جو کیفیت کہ شیخ عباد سے سلب ہو گئی ہے وہ انکو پھر عطا ہو
حکم ہوا کہ کیفیت اوسکی وہی پھیرے گا کہ جسنے سلب کی ہے شیخ حمید یہ حکم سنکر ایک روز
آپکی خدمت عالی مین شیخ عباد کی طرف سے عذر خواہ ہوئے آپنے اونکی شفاعت قبول
فرمائی اور شیخ عباد کو روبرو بلوا کر فرمایا کہ اے عباد اس خطا کے کفارے مین ایک حج
ادا کر حسب الارشاد عباد نے منظور کیا اور بیت اللہ شریف کی زیارت کو روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین ایک روز اونپر وجد کی حالت ایسی طاری ہوئی کہ ہر بن مو سے اونکے خون کی
ندی جاری ہوئی اور گئی ہوئی ولادت پھر ملی اوسیوقت آپنے یہان شیخ حمید سے فرمایا کہ عباد کو
اللہ تعالیٰ نے ولایت پھیر دی اور فلان مقام پر ہے اور مینے عہد کیا تھا کہ جبتک یہ اپنے خون مین نہ ڈوبیگا اسکا رد حال نکرونگا

روایت

عاملہ القطبیہ مین شیخ احمد بغدادی سے منقول ہے کہ شیخ عمر بزاز کہتے تھے کہ ایک مرتبہ مین
آپکے ہمراہ جامع مسجد کو کیا گیا دیکھتا ہون کہ سیکڑون نمازی جمعہ کی نماز کیواسطے وہان
مجتمع ہین اور کوئی شخص آپکی طرف متوجہ نہین اور نہ کسی نے آپکو سلام کیا یہ معاملہ دیکھکر مجھکو
سخت حیرت ہوئی اور دل مین خطرہ گذرا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ ہر جمعہ کو آپکے پاس اسقدر
ہجوم لوگون کا ہوتا تھا کہ مسجد تک پہونچنا دشوار ہو جاتا تھا ہنوز یہ خطرہ دل سے نہ گیا تھا
کہ آپنے متبسم ہوکر میری طرف دیکھا اور دفعتاً لوگون نے ہر طرف سے آپکو سلام کرنا شروع کیا
پھر تو ایسا ہجوم ہوا کہ میرے اور آپکے درمیان مین حجاب ہو گیا پھر آپ منبر کی طرف متوجہ ہوئے
اور مجھسے فرمایا کہ یہ تیری آرزو ہے اور تجھکو نہین معلوم کہ خلق کا دل اللہ تعالیٰ نے میرے اختیار
مین کر دیا ہے چاہون اپنی طرف پھیر لون اور چاہون اپنی طرف سے پھیر دون

روایت

حقیقۃ الحقائق مین شیخ حماد سے منقول ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے دفعتاً

مرض وبا جان رہا کی دوا ہے جو شخص اسکو پیسکر پیے گا قدرت خدا سے شفا
پائیگا یہ بات زبان مبارک سے سنکر ہزارون آدمیون نے وہ گھاس لیجاکر جس
شخص کو پیسکر پلائی اوسنے فی الفور اوس وبا کی بلا سے نجات پائی جب وہ گھاس
بالکل صرف ہوگئی اور جڑ تک بھی اوسکی باقی نرہی اور ہنوز وبا کا کسی قدر اثر
پایا جاتا تھا پھر لوگون نے آپ سے عرض کیا فرمایا کہ اب جو کوئی ہمارے مدرسے کے
کنوئین کا ایک قطرہ بھی پائی پیگا انشاء اللہ تعالے احی القائم رہیگا چنانچہ ہزارہا
بیمارنے اوس کنوئین کے پانی سے دوبارہ زندگی پائی اور ابتلک کہ ہزار ہا سال
گذر گئے ہین جب کبھی قحط یا وبا یا امساک باران یا کوئی اور بلا اوس شہر مین ظہور
کرتی ہی تو وہانکی خلائق خانقاہ والا جاہ اوس شہنشاہ عالم پناہ مین حاضر ہوتی
ہے اور بدیدہ گریان اور سینہ بریان التجا کرتی ہے بعنایت یزدانی اور برکت
محبوب سبحانی وہ بلا کہ جسمین وہ مبتلا ہوتی ہے فورًا دور ہوجاتی ہے۔

روایت ۵۵

خوارق الاحباب مین شیخ داؤد بندگی ولی پنجاب سے مذکور ہے کہ شیخ ابو الحسن
رفاعی بیان کرتے ہین کہ شیخ عباد کہتے تھے کہ حضرت سبحانی کے بعد مین اونکا
قائم مقام اور اونکے حال و قال کا وارث ہونگا اور جو مراتب اور مناصب کہ
مخصوص بذات شریف ہین وہ سب مجھکو ملینگے جب یہ خبر آپ کو پہونچی ایکروز
اونکا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ یہ آرزو تیری تجھسے بہت دور ہے اور ولایت اسکی سلب کرلی
بعد مدت کے ایکرات شیخ حمید نے مراقبہ مین دیکھا کہ ایک جماعت مشائخین کی ایک مقام
پر قیام پذیر ہے اور اوسوقت ایک ہوا ایسی چلی کہ وہ سب مست ہوگئے غیب سے
آواز آئی کہ یہ ہوا شیخ عبد القادر جیلانی کے مقام سے آتی ہے شیخ حمید نے موقع پاکر عرض کیا

یہ ولایت تمھاری سلب ہوگئی ہے شیخصاحب بہت روئے کہ اصلا مین اس سے
آگاہ نتھا ورنہ کیا مجال تھی کہ ایسی بے ادبی مجھسے ہوتی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ
اس بارے مین مین شفاعت نہین کرسکتا مگر جناب رسالتمآب صلعم کی خدمت مین
عرض کرونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور آنحضرت صلعم نے
غوث الثقلین سے ارشاد فرمایا کہ اے قرۃ العینین شیخ نظام کا قصور عفو کرو
تب آپنے تقصیر اونکی معاف کی اور ولایت اونکو پھیر دی

روایت

لطائف غرائب مین منقوص تحریر ہے کہ شیخ عبد اللہ کہ بزرگترین مشائخان شام
سے ہین بیان کرتے ہین کہ مین اور ابن سقا تحصیل علم کے واسطے بغداد مین آئے
اور مدرسہ نظامیہ مین فروکش ہوئے اور اکثر بزرگون کی عیادت اور زیارت
مین مشغول رہتے اور اوس زمانے مین وہان ایک بزرگ تھے اور اونکو سب غوث
جانتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ جب چاہتے ہین غائب ہوجاتے ہین اور جب چاہتے
ہین موجود ہوجاتے ہین یہ سنکر ہمکو کمال اشتیاق ہوا غرضکہ ایکروز مین اور ابن
سقا اور حضرت محبوب سبحانی کہ اونکا عین عہد شباب تھا اون بزرگ کی ملاقات کو
چلے راہ مین ابن سقا نے کہا کہ مین اون سے ایک مسئلہ پوچھونگا کہ اوسکا جواب
نہ دیسکین اور مینے کہا کہ مین ابھی اون سے ایک سوال کرونگا دیکھون کیا جواب دیتے
ہین اور حضرت غوث الاعظم نے فرمایا معاذ اللہ مین اونکی زیارت اور حصول برکت
کے واسطے جاتا ہون یا اون سے مباحثہ کرنے کے لیے ہرگز اونسے کچھ سوال نکرونگا
القصہ جب ہم تینون شخص وہان گئے اونکو نپایا پھر ایک ساعت کے بعد دیکھا کہ اپنے مقام
پر موجود ہین اور بنظر غضب ابن سقا کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ مجھسے مسئلہ پوچھے

مینہ آیا لوگ متفرق ہونے لگے آپنے آسمان کی طرف دیکھہ کر فرمایا کہ ہم آدمیونکو
جمع کرتے ہین اور تو متفرق کرتا ہے فی الحال وہ مینہ مجلس شریف سے موقوف
ہوگیا اور علٰحدہ برسنے لگا

روایت

مکاشفہ جنیدیہ مین شیخ عبدالقادر شامی سے منقول ہے کہ ایکمرتبہ رمضان المبارک
مین نثر آدمیون نے علٰحدہ علٰحدہ آپکی دعوت کی اور آپنے سبکی دعوت قبول
کی اور ایک ہی وقت مین ہر جگہہ تشریف لے گئے اور ہر ایک کے مکان پر ہر روز
افطار کیا اور خانقاہ مین بھی مریدون کے ساتھہ موجود رہے۔ ۱۲

روایت

حرز العاشقین مین شیخ ابوالقاسم بغدادی سے مذکور ہے کہ حضرت شیخ نظام نارنولی
چشتی ہر سال نارنول سے اجمیر شریف کو پیادہ پا جاتے اور حضرت خواجہ معین الدین
چشتی کے عرس مین حاضر ہوتے جب فاتحہ سے فراغت ہوتی مجاور مزار شریف
ایک چادر قبر اقدس کی تبرکًا اونکو دے کر رخصت کرتے تب وہ سوار ہوکر مکان پر
آتے چنانچہ ایک سال خواجہ صاحب حسب دستور خانقاہ مین حاضر تھے اور راگ ہو رہا
تھا اونپر کیفیت طاری ہوئی اور اوسی حالت مین کسی شخص نے کہ سلسلہ قادریہ مین
مرید تھا اونکو بزرگ سمجھہ کر اور کچھہ زر نقد حضرت غوث الثقلین کے نذر کرکے اور ایک
رومال مین باندھہ کر اونکے زانو کے قریب وہ رومال رکھدیا اور سمجھا کہ آپسے
بہتر اور کوئی مستحق اسکا نہ ملے گا اور آپکو مطلق اسکی خبر تھی اس حالت وجد مین ناگاہ
پیر آپکا اوسمین لگ گیا فورًا وہ کیفیت جاتی رہی اور ولایت اونکی سلب ہوگئی آپنے
حضرت خواجہ صاحب کی طرف رجوع کی خواجہ صاحب نے ارشاد کیا کہ اس بے ادبی کی سبب سے

رہنے والا بڑا فاسق اور فاجر اور بدکار مشہور روزگار شب و روز منہیات شرعی مین
مشغول رہتا کوئی فعل نیک اوس سے وقوع مین نہ آتا مگر اعتقاد اوسکا نسبت
جناب غوثیہ کے ایسا کامل اور مستحکم تھا کہ روز مرہ علی الصباح آستانہ فلک کا شانہ
پر بعجز تمام ناصیہ فرسائی کرکے پھر اور کام مین مصروف ہوتا قضا کار وہ سراپا گنہگار
اس دار ناپائدار سے گذر گیا لوگون نے اوسکو نہلا کفنا کر قبر مین دفن کر دیا حسب دستور
جب منکر نکیر اوسکے پاس آئے اور پوچھا مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ
اوسنے جواب دیا عبد القادر عبد القادر وہ فرشتے یہ جواب خلاف قواعد دین اسلام
اوس نیک انجام سے سنکر مستعد بعذاب ہوئے فوراً بارگاہ خالق سے یہ حکم نافذ
اوپر نافذ ہوا کہ یہ شخص اگرچہ فاسق اور فاجر ہے مگر ہمارے محبوب کا عاشق اور
اپنے دعوی مین صادق ہے اسکو بستر استراحت پر بجواب ناز سولا دو اور بار معصیت
اسکے سر سے اوتار لو اور قبر اوس نیک سرشت کی غیرت بہشت بنا دو چنانچہ ببرکت محبت
حضرت محبوب سبحانی بفضل یزدانی کل سیئات اوس عاصی کے مبدل بحسنات ہو گئے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عُيُوْبِيْ بِحَقِّ مَحْبُوْبِكَ وَمَطْلُوْبِكَ وَمَرْغُوْبِكَ قُطْبِ
الْعَالَمِ وَغَوْثُ الْاَعْظَمِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

روایت

منازل اولیا مین شیخ ابو القاسم بغدادی سے منقول ہے کہ ایکبار جناب غوث الابرار
رونق بخش شہر اربعین کے ہوئے رمضان المبارک کا مہینا تھا جو خدام اور احباب
کہ ہمراہ رکاب آنجناب تھے اونسے ارشاد فرمایا کہ ہم آج بعد افطار صوم کھانا نکھائینگے
تا وقتیکہ ملائک آسمانی خوان نعمات جنانی نہ لائینگے غرضکہ جب دن تھوڑا رہا اور
آپ حجرے مین تشریف رکھتے تھے یکایک حجرے کی چھت توڑکر ایک شخص دو قابین

اور اوسکا جواب مجھکو نہ آوے سوال تیرا یہ ہے اور جواب اوسکا یہ اور مین دیکھتا ہون
کہ کفر کی آگ تیرے جسم سے بھڑک رہی ہے پھر میری طرف دیکھا اور کہا اے عبداللہ تو
چاہتا ہے کہ مجھسے مسئلہ پوچھے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہون مسئلہ تیرا یہ ہے
اور جواب اوسکا یہ اور دنیا تجھے گرفتار کرے کہ تونے میرے ساتھ بے ادبی کی ہے اور
حضرت محبوب سبحانی کو دیکھکر فرمایا یا سَیِّدِی وَمَوْلَایَ آپنے جو میرا ادب کیا تو
پروردگار عالم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشنود کیا شعر

اے از تو مرا گوش پر و دیدہ ہمہ	خوش آنکہ ز گوش ہای بر دیدہ نہی
تو مردم دیدہ نہ آویزہ گوش	از گوش بدیدہ آنکہ در دیدہ نہی
گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ ناز نینی

اور دیکھتا ہون مین آپ کو کہ بالائے منبر فرماتے ہین کہ قدم میرا تمام اولیاء اللہ کی
گردنون پر ہے اور دیکھتا ہون مین کہ کل تمام اولیاء نے زیر قدم آپکے اپنی اپنی
گردنین جھکا دین اور یہ فرماکر وہ بزرگ نظرون سے غائب ہوگئے اور ابن سقا کا
انجام یہ ہوا کہ پہلے اوسنے علم مین یہ کمال حاصل کیا کہ بغداد مین کوئی شخص اوسکا
نظیر نتھا خلیفہ نے اوسکو بادشاہ روم کے پاس بھیجا وہان وہ علماے نصاریٰ پر مناظرہ
مین غالب آیا بعد اسکے بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہوا اور نگاہ کی طمع سے نصاریٰ ہوگیا
اوسوقت اوسکو وہ بد دعا اون بزرگ کی یاد آئی اور مین دمشق مین نورالدین شہید
کیطرف سے بیت المال وقف کا داروغہ ہوگیا اور دنیا خوب حاصل ہوئی اور فرمانا اُن
بزرگ کا سچ ہوا اور جو کچھ حضرت غوث پاک کی نسبت کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا

روایت

شرح نصوص مین شیخ ابو سعید قیلولی سے منقول ہے کہ ایک شخص بغداد شریف کا

زبان درد بار سے پڑھتے تھے کہ یکایک دست مبارک قبر مطہر سے باہر نکل آئے
آپنے لپک کر دست اطہر پر بوسے دے کر مصافحہ سے سعادت دارین اور مفاخرت
کونین حاصل کی اشعار

فِی حَالَتِ الْبُعْدِ رُوحِی کُنْتُ اُرْسِلُهَا	تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی فِی نَائِبَتِی
وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	فَامْدُدْ یَدَیْکَ لِکَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

روایت

رسالہ عربیہ شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیر مین مفوض تحریر ہے کہ ایک روز حضرت
قطب العالم غوث الاعظم تنہا دریا پر تشریف لے گئے جب عرصہ گذرا اور
آپنے مراجعت نفرمائی خدامہ بہت گھبرائے آخر جستجو کرتے ہوئے دریا کی طرف
آئے دیکھا کہ آپ لبِ دریا بیٹھے ہین اور جانوران دریائی آپکے گرداگرد مور
ملخ کے مانند مجتمع ہین اور آپ اونکو علم توحید کی تعلیم دے رہے ہین خادمون نے
جب یہ کیفیت دیکھی آپ کے پاس جانا خلاف مصلحت سمجھکر ایک گوشے مین پوشیدہ
کھڑے ہوئے اور آپ کی ولایت اور کرامت کا تماشا دیکھنے لگے اتنے مین ظہر کی
نماز کا وقت آگیا دیکھتے کیا ہین کہ ایک سجادہ بہشتی سبز رنگ ملائکہ باادب تمام ہاتھ
مین لیے ہوئے آکر حاضر ہوئے اور اوس سجادہ اطہر کو بروئے آب دریا بچھاکر صف بستہ
آپکی امامت کے منتظر کھڑے ہوئے اور اوس سجادے کی محراب پر یہ دو سطرین
نورانی بخط قرآنی لکھی تھین اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
اور سطر دوم مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا مرقوم تھا
جب آپ امامت کے واسطے آگے بڑھے یکایک نگاہ اشرف خادمون کیطرف
جا پڑی بہ آواز بلند ارشاد فرمایا کہ جلد تر بے خوف وخطر اس آب روان پر چلے آؤ

ایک طلائی دوسری نقرئی پُر میوہ جات گوناگون اور فواکہات بوقلمون
ہاتھون مین لیے ہوئے حاضر ہوا اور وہ قابین آپکے آگے رکھدین اور کہنے لگا
کہ یہ میوے باغ بہشت کے ہین اِنسے روزہ افطار کیجیے آپنے اوسکو بکشف باطن
پہچان کر فرمایا کہ اے لئیم شیطان الرجیم ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت مین سونے اور چاندی کے برتن مین کھانا یا اور کوئی چیز
اوسمین بھر کر پینا حرام ہے چل دور ہو اوس لعین نے جب دیکھا کہ آپنے مجھکو
خوب پہچان لیا مخوف ہوکر جلد تر وہ قابین اوٹھاکر کافور ہوگیا اس اثنا مین وقت
افطار کا آگیا اور ملائک کرام خوانہاے طعام ہاتھونپر باحتیاط تمام لیے ہوے آپکے
سامنے حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اے محبوب سبحانی بارگاہ یزدانی سے آپکی دعوت کا
یہ کھانا آیا ہے بے وسواس اسکو نوشجان فرمایئے اور شکر خالق دوجہان بجالایئے
بس آپنے وہ طعام عطیہ ملک العلام مع احباب اور اصحاب تناول کیا اور فرمایا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

روایت

نکات الاسرارمین شیخ محمد عثمان بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سال وہ محبوب
ایزد متعال بقصد حج مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کو
روانہ ہوے جب روضہ اطہر کے درِ انور پر پہونچے چالیس روز برابر دست بستہ
مرقد مقدس کے روبرو کھڑے بجوش وخروش دل بیقرار یہ اشعار پڑھتے رہے اشعار

ذُنُوْبِیْ کَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ ھِیَ اَکْثَرُ	کُلُّھَا مِثْلُ الْجِبَالِ بَلْ ھِیَ اَکْبَرُ
وَلٰکِنَّ عِنْدَ الْکَرِیْمِ اِذَا عَقَا	کَجُنَاحِ الْبَعُوْضَۃِ بَلْ ھِیَ اَصْغَرُ

جب چالیس روز پورے گذر گئے بیخور و خواب بادل پُرتاب یہ اشعار تین بار

روایت

مکتوبات شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی مین منقوض تحریر ہے کہ فرمایا آپنے
ایک بار عالم مراقبہ مین ہمنے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حکم ہوا کہ اے محبوب مرغوب
جو مرتبہ تیرے دل کو مطلوب ہو اوسکو طلب کر ہم تیری آرزو بر لائینگے ہرگز دریغ
نفرمائینگے مینے عرض کیا کہ الٰہی او ند کبریا جس قدر مراتب اعلےٰ اور افضل تر تھے
وہ مجھسے پیشتر سب کو تونے تقسیم کر دیے نبوت سرور انبیا کو ولایت علی مرتضیٰ کو
شہادت کبریٰ حسنین کو قادریت ذات خاص کو اب کون شبہ باقی ہے کہ جسکی درخواست
کرون حکم ہوا کہ ہمنے مرتبہ قادریت تجھکو عنایت کیا اور تمام عالم پر متصرف فرمایا
اور جملہ عارفان اور سالکان اور واصلان اور عاشقان اور محبان کا شاہنشاہ بنایا

روایت

اسرار السالکین مین شیخ عمر تیرازی منقول ہے کہ شیخ بقا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ ایک روز حضرت محبوب سبحانی منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک آپ خاموش
ہوگئے اور منبر کے اوپر کے پایون سے نیچے اوتر کر میرے پایہ پر بیٹھ گئے دیکھا مینے
کہ وہ پایہ نہایت وسیع ہوگیا اور فرش سبز اوسپر بچھایا گیا اور حضرت رسول مختار
مع چار یار کبار تخت پر سوار تشریف لائے اور اوس فرش پر رونق افزا ہوے اسوقت
تجلیات انوار رحمانی روئے مبارک حضرت محبوب سبحانی سے ایسے مشتعل تھے کہ
قریب تھا کہ آپ بیخود ہوکر منبر کے نیچے گر پڑین مگر جناب رسالت مآب بکمال شفقت بگری
اپنے دست مبارک سے آپکو تھامے ہوئے تھے جب وہ حبیب کبریا سرور اصفیا آپ کو
رخصت فرماکر تشریف لے گئے آپ منبر کے پایۂ اخیر سے اوتھکر پھر پایۂ اول
رونق افروز ہوئے حاضرین نے عرض کیا کہ ہم خادمون کو بھی اس حال سے

اور جماعت مین داخل ہو جاؤ خادم یہ ارشاد واجب الانقیاد سنکر بے تکلف
اوسمقام پر پہونچے اور شریک جماعت ملائکہ ہوئے اور آپنے تحریمہ باندھ کر نماز شروع
کی جب آپ اللہ اکبر باواز بلند زبان مبارک سے فرماتے ملائکہ بھی پکار کر اللہ اکبر کہتے
اور رکوع اور سجود کی تکبیرون اور تسبیحون کو بھی بہ آواز بلند پڑھتے اور آپکے
دہان مبارک سے عین نماز مین ایک نور برنگ سبز ظاہر ہو کر جلوہ گر ہوتا اور
زمین سے آسمان تک متجلی کر دیتا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دست اطہر
اُٹھا کر بجناب کبریا یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ جَدِّیْ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ وَخِیَرَتِکَ
مِنْ خَلْقِکَ اَنْ لَا تَقْبِضَ رُوْحَ مُرِیْدِیْ وَمُرِیْدَۃِ اَوْلَادِیْ اِلَّا عَلَی التَّوْبَۃِ
اور فرشتے آمین آمین کہتے تھے غیب سے یہ آواز آئی کہ اَبْشِرْ یَا حَبِیْبِیْ بِاِجَابَتِ الدُّعَاءِ

روایت

شرح نصوص مین حضرت داؤد قیصری لکھتے ہین کہ فرمایا آپنے جب ہماری عمر
چالیس برس کی ہوئی ایک روز ہمنے عزم بالجزم کیا کہ سوائے کلام الٰہی کے اور
کوئی بات مُنہ سے نہ نکالین گے چنانچہ کئی سال ہم خاموش رہے سولھوین
شہر شوال روز سہ شنبہ سن پانسو اکیس ہجری نبوی مین شب کو عالم خواب مین
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا اے نور العین تو کلام کیون نہین کرتا مُنہ کو کھول حسب الارشاد
واجب الانقیاد مین نے مُنہ کھول دیا آپنے سات بار کچھ پڑھکر میرے مُنہ مین
پھونکدیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کلام مین برکت دے اور مجھکو رخصت فرما کر
تشریف لیگئے جب مین خواب سے بیدار ہوا دیکھا کہ ہزارہا آدمی میرے وعظ کے مشتاق
خانقاہ مین مجتمع ہین یکایک دریائے سخن میرے دہن سے جاری ہوا اور مینے وعظ کہنا شروع کیا

زبان سے سنا بجناب خالق بے نیاز عرض پرداز ہوے کہ یا رَبِّ الْاَرْضِ
وَالسَّمَآءِ اَنْتَ تَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى یہ شخص عند السوال بخبر نام تیرے محبوب
مرغوب کے اور کچھ نہین جواب دیتا ہے حکم ہوا کہ اس بندے سے عذاب گور اٹھا
اور اسکی قبر کو روضہ باغ بہشت بنا دو روز بازپرس مین جانون اور یہ جانے
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

روایت

مجمع الفضائل مین شیخ عثمان بغدادی قدس سرہ سے مذکور ہے کہ آپ ہر روز
چھ سو طلبہ کو علم تصوف اور علم توحید کی تعلیم دیتے اور جس طالبعلم کے پاس
کتاب نہوتی دست مبارک سے لکھ دیتے اور اکثر اشیاے ضروریہ کی خرید کیواسطے
بازار مین تشریف لیجاتے اور اگر غلام یا کنیز بیمار ہو جاتے آٹا چکی مین پیس لیتے
اور روٹیان پکا کر ہر ایک کو تقسیم کرتے اور جو خرد و یا بزرگ آپکے پاس آتا اوسکی تعظیم
کے واسطے کھڑے ہو جاتے اور ترک حیوانات سے کھانا آپ کا بغیر گھی اور دودھ اور
دہی اور گوشت کے ہوتا اور طعام بے نمک اکثر تناول فرماتے اور صدہا کرامتین اور
خوارق عادتین آپ سے ظاہر ہوا کرتین اور آپ کی شفقت اور عنایت کی یہ کیفیت
تھی کہ ایکبار سات لڑکون نے سات بار ایک پیسے کی مٹھائی مول لانے کے واسطے
بازار کو بھیجا اور آپ نے سات بار کی آمد و رفت کی تکلیف گوارا کی اور اونکے دلون کو
رنجیدہ نہ کیا اور عبادت اور ریاضت کی یہ صورت تھی کہ ہر شب دو سو رکعت نماز نفل
پڑھتے اور بعد ختم ایک قرآن مجید کے تہجد کی نماز پڑھتے اور بعد نماز تہجد کے چہل اسما کو
تین سو ساٹھ بار پڑھ کے فجر کی نماز پڑھتے اور دعاے سیفی اور دعاے بانتہ العظمۃ
اور بانتہ القدرۃ اور بانتہ الکرامۃ اور دعاے سیف اللہ اور دعاے عظمت کبیر کا

آگاہ فرمائیے آپنے شیخ بقا کی طرف دیکھ کر ارشاد کیا کہ جو تمنے بچشم دیکھا ہے
ان لوگون سے بیان کردو تب شیخصاحب نے اس کیفیت سے جو وقوع مین آئی
تھی اہل محفل کو آگاہ کیا۔

روایت

انیس القادریہ مین شیخ بہاء الحق قدس سرہ تحریر فرماتے ہین کہ ایک نصرانی
حضرت محبوب سبحانی کے کپڑے سیا کرتا اور اجرت بواجبی لیتا جب وقت مرگ
اوسکا قریب پھونچا تب وہ اپنے دل مین سوچا کہ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ
افسوس تمام عمر میری کفر مین گذری اب بحضور خالق بیچون اور بیچگون جاؤن گا
کسطرح اوسکو منہ دکھلاؤن گا مناسب یہ ہے کہ حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی
کی خدمت مین حاضر ہون اور اپنا حال عرض کرون اور آپ کو وسیلہ نجات
بناؤن یہ بات سوچکر وہ نصرانی اون مقبول رحمانی کے پاس حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ یا غوث الابرار یہ سیہ کار مدت العمر دام کفر مین گرفتار رہا اب وقت
اخیر ہے نہ کوئی حامی ہے نہ ظہیر ہے حکم خدا سے چارہ نہین موت سے چھٹکارہ نہین
منکر نکیر کے سوال اور جواب اور قبر کے عذاب سے نہایت خوفناک ہون خداوند پاک
کے واسطے میری مدد کیجیے اس مصیبت سے رہائی دیجیے فرمایا عذاب قبر سے
مت ڈر توکل بخدا کر جب قبر مین منکر و نکیر آوین اور تجھسے دین اور ایمان کا
سوال کرین اوسوقت تو اونکے سامنے ہمارا نام لینا اور خاموش ہو رہنا
قصہ مختصر جب وہ نصرانی مرا اور لوگون نے اوسکو لیجا کر قبر مین دفن کیا حسب دستور
جب موکلان سوال جواب نے اوس سے دین اور آئین کا سوال کیا اوسنے
جواب دیا محی الدین عبد القادر اور چپ ہو رہا منکیر اور نکیر نے جب کلہ اسکی

اونکے آباے کرام اور اجداد عظام سے تیمناً و تبرکاً نسلاً بعد نسل چلا آتا ہی اور تا حال اُنکے
خاندان ذیشان مین بجنسہ موجود ہے زیارت کیوقت خرقہ مبارک کی تہ نہین کھولی جاتی
اس لحاظ سے کہ تہ کھولنے مین کہنگی کے سبب سے کچھہ نقصان نہ واقع ہو ویسے ہی تہ کیا ہوا
بحفاظت تمام رکھا رہتا ہی اوسکی قطع اور ترکیب کا حال نہین معلوم مگر بہ رنگ صندلی ہے اور
معلوم نہین کہ صندل سے رنگا ہے یا بسبب انقضاے عرصہ دراز کے رنگت اُسکی صندلی ہوگئی ہے
اور نعلین مقدس کی یہ صورت ہے کہ تلا اُسکا بہت گندہ دو انگل سے دبازت اُسکی کم نہوگی اور
دو دال چرمی بالائی اُسکا تین انگشت کا چوڑا جیسے نعلین چوبی کا تسمہ اور رسی تلے مین پیوست پاے
جاتی ہے اور رنگت اُسکی خود رنگ معلوم ہوتی ہے ہر سال گیارھوین ربیع الثانی کو زیارت اُن
تبرکات کی ہوتی ہے شہر کے اعلے اور ادنے اور اطراف اور جوانب کے غربا امرا فقرا اشرفا کا اُس دن
اُن تبرکات کی زیارت کے واسطے ازدحام عام ہوتا ہے القصہ جب نادر شاہ نے آکر دہلی کو لوٹا
اُس زمانہ مین سید ابو المظفر وہین تشریف رکھتے تھے اور یہ تبرکات اونکے پاس تھے غرضکہ جب
نادر شاہ کی آمد کی خبر دہلی مین پہونچی تمام شہر مین ہل چل پڑگئی اور ہر اعلے اور ادنے اپنے اپنے
مال اور اسباب کی حفاظت کرنے لگا۔ سید صاحب نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ اگرچہ مجھہ فقیر
کے پاس کچھہ مال اور دولت نہین کہ جسکے لٹ جانیکی دہشت ہو مگر اس تبرکات کی حفاظت
نہایت پُر ضرور ہے خدانخواستہ اگر یہ نعمت میرے ہاتھہ سے جاتی رہی تو مین کسی کام کا
نہ رہونگا جیتے جی مر جاؤنگا مصلحت وقت یہ ہے کہ یہ تبرکات نواب ذکریا خان کے
پاس کہ صاحب دیانت اور خدا شناس ہین امانتاً رکھدون اسواسطے کہ اُنکا مکان
بھی مثل قلعہ کے ہے اور نوکر چاکر سپاہی پیادے بھی چوکی پہرے کے واسطے مامور
ہین وہان یہ تبرکات بحفاظت تمام رکھے رہینگے غرضکہ سید صاحب یہ مشورت
قرین صلاح سمجھہ کر اور گٹھری تبرکات کی ہمراہ لیکر نواب مذکور کے پاس گئے

بعد نماز چاشت یا مابین نماز ظہر اور عصر کے ورد کیا کرتے اور شجرہ غوثیہ اور جنیدیہ اور درود اکبر اور نودنہ نام الٰہی اور نودنہ نام نبوی کو عصر کے بعد پڑھا کرتے اور نماز نفل کی ہر رکعت مین سورہ مزمل یا سورہ رحمٰن تلاوت فرماتے اگر سورہ اخلاص کے پڑھنے کا اتفاق ہوتا سو بار سے کم نہ پڑھتے اور ایکبار آپ نے چار برس کا چلہ کیا اور اوس عزلت مین سات سات روز کا روزہ ہوتا تھا اور چوتھے روز کھانا کھانے کی ہمیشہ عادت رہی اور جب ذکر توحید کا آجاتا ارشاد فرماتے کہ جب موحد مقام توحید مین پہونچتا ہے نہ موحد رہتا ہے نہ توحید نہ واحد نہ خودی نہ خدا نہ بندہ نہ بندگی نہ ہستی نہ نیستی نہ ذات نہ صفات نہ جبرئیل نہ قرآن نہ ولی نہ ولایت نہ صفت نہ موصوف نہ اسم نہ مسمےٰ نہ اوّل نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ بہشت نہ دوزخ نہ نور نہ نار نہ روشنی نہ تاریکی نہ نفی نہ اثبات نہ آسمان نہ زمین نہ مقام نہ قیام نہ طلب نہ طالب نہ مطلوب نہ عشق نہ عاشق نہ معشوق نہ آدم نہ ابلیس نہ اسلام نہ کافر نہ مسلمان نہ مومن نہ ایمان نہ حلال نہ حرام نہ وجود نہ سجود نہ طاعت نہ استقامت اور جب موحد نے ان مقام مین قیام کیا توحید مین آگیا اَلتَّوْحِیْدُ تَرْکُ التَّوْحِیْدِ فِی التَّوْحِیْدِ اور توحید وہ ہے کہ جسکا بیان اس زبان سے نہین ہوسکتا اور نہ دل سے اوسکا ذکر کیا جاتا اور نہ ان آنکھون سے دیکھا جاتا اور نہ ان کانون سے سنا جاتا ہی اگر ہے تو یہی اَللّٰہُ بَسْ مَا بِیْ ھَوَسْ ؕ

حکایت

کیا دلچسپ اور پُر سرور یہ کرامت ہے اور کیسی معروف اور مشہور یہ روایت ہے کہ سید ابو المظفر قادری دانا پوری اولاد امجاد حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی غوث الصمدانی کے گھرانے مین ایک خرقہ اور جفت نعلین حضرت غوث الثقلین

اور اوسی جان کنی کے عالم مین جو آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہین کہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ اے سید مظفر تو کیون رو تا ہے اور تا حق اپنی جان کھوتا ہے وہ تبرکات ہمارے تیرے گھر مین موجود ہین اور وہ دُرد مردود مقہور رب الودود ہے اتنے مین سید صاحب کی جو آنکھ کھل گئی تو اپنے دل کو نہایت مطمئن پایا جلد تر نماز فجر کی پڑھکر جو گٹھری کو کھولتے ہین تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ تبرکات بجنسہ اوسمین رکھے ہین یہ کرامت آپکی غوثیت کی دیکھکر دل اونکا باغ باغ ہوگیا اور دامن آرزو گل مقصود سے بھر گیا اب اوس سارق بیچیا ذوالب زکریا کا حال سنو کہ اس حرکت ناشائستہ کے بعد ایک سال پورا نہ گذرا تھا کہ اوس مقہور رب العلا پر غیب سے ایسی بلا نازل ہوئی کہ جس قدر اوسکا مال اور اسباب تھا مع گھر بار اور اہل و عیال سب پامال ہوا اور وہ ایسا کنگال ہوگیا کہ تمام شہر کے بازار و شہین کوڑی دوکان ناکا کرتا اور جسکی دروازے پر جاتا وہ ایک ٹکڑا دیتا اور دن رات ہر گلی کوچے مین جوتیان چٹخاتا پھرتا جامع مسجد کی سیڑھیون پر بیٹھا گدڑی کے چلوے چن چن کر مارا کرتا

بیان وفات شریف

بہجت الاسرار مین شیخ شہاب الدین سہروردی تحریر فرماتے ہین کہ شروع سال پانسو اکسٹھ ہجری سے اکثر طبیعت حق طویت حضرت محبوب سبحانی کی ناساز رہتی تھی اور آخر ربیع الاول ۵۶۱ھ ہجری مذکور سے بیماری کی زیادتی ہوئی تو آپ اکثر فرمایا کرتے اَنَا لَا اُبَالِیْ لِشَیْءٍ وَلَا بِمَلَاکِ الْمَوْتِ اور اوائل شہر ربیع الثانی مین جمعہ کے دن سے علالت کی بہت شدت اور ضعف و نقاہت کی زیادہ تر کثرت ہوئی یہ حال سنکر بڑے بڑے علمائے نامدار اور مشائخ کبار اور فرزندان

یہ کیفیت اُنکے گوش گذار کی نوابصاحب نے یہ حال سُنکر فرمایا کہ آپکے ارشاد کی تعمیل بسر و چشم کرونگا اور اس تبرک کو اپنی جان کے برابر رکھونگا اور وہ گٹھری خوشی بخوشی لے لی اور اپنے توشکخانے مین بحفاظت تمام رکھوادی اور سید صاحب نواب مذکور سے رخصت ہوکر مکان پر تشریف لائے اور اس کھٹکے سے مطمئن ہوئے قصہ مختصر جب نادرشاہ دہلی کو لوٹ پاٹکر چلا گیا تب سید صاحب نے گٹھری تبرکات کی نواب سے طلب کی اُس برگشتہ قسمت نے یہ ناشائستہ حرکت کی کہ وہ تبرکات نکال لیے اور خالی گٹھری سید صاحب کے پاس بھیجدی اور سید صاحب کو جو بہت دنون سے زیارت اُن تبرکات کی نصیب نہوئی تھی سخت بیقرار تھے جلد تر گٹھری کو کھولکر جو دیکھا تو نہ وہ خرقہ ہے اور نہ نعلین فقط خالی گٹھری ہے یہ سانحہ دیکھ کر سناٹے مین آگئے اور کلیجہ مسوس کر رہگئے اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے مگر کرین تو کیا کرین اور کہین تو کیا کہین کہ وہ نٹ کھٹ چوٹٹا کب مُنہ لگنے دیتا اور اگر حاکم سے فریاد کرین تو بیچارے فقیر کی ایسے امیر کبیر کے مقابلے مین کون سُنتا مگر یہ کہ صبر کرین اور اسی کوفت سی سسک سسک کر مرین آخر مجبور ہوکر مریدون سے کہا کہ وہ دولت تو قسمت سے جاتی رہی ہاتھ آنا اُسکا اب غیر ممکن ہے مگر اس گٹھر مین وہ تبرکات مدت مدید سے رہے ہین یہ گٹھری بھی تبرک ہی اسی کی زیارت سے دل کو تسکین دین چنانچہ سید صاحب جب نہایت بیقرار ہوتے اُس گٹھری کی زیارت کرتے اور پھر اُسکو تہ کرکے رکھدیتے مگر اُنکے دل کو اس غم سے ایک لحظہ چین نتھا ماہی بے آب کے مانند شدت اضطراب سے دن رات بستر پر تڑپا کرتے آخر کار ایک شب کو نہایت بیقرار ہوئے اور اُسی اضطرار مین نماز عشا کی پڑھ کر مصلے پر جو بیٹھے اور رونا شروع کیا تو تمام شب آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹا آخر سخت گھبرا کر بجناب غوثیہ رجوع لائے اور یہ رباعی مستغاثانہ پڑھ کر مصلے پر گرے رباعی

جان فدائے تو کہ ہم جانی و ہم جانانی	ہر کہ شد خاک رہت رست ز سرگردانی
سخن بہ پیش کہ گویم چو چارہ ساز توئی	مراد دل ز کہ جویم چو دل نواز توئی

اور اِس فرمانے کے بعد آپنے غسل کیا اور باوضو ہوکر نماز عشا کی پڑھی اور نماز
کے بعد سجدے مین جاکر بہ آواز بلند یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَرْحِمْ
لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ وَتَجَاوَزْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب آپنے سجدے سے
سر اوٹھایا ہاتف غیب نے یہ مژدہ سنایا کہ بخشی ہمنے تمھاری خاطر سے امت محمد صلعم کی

روایت

تشریح الاولیا مین شیخ ابو الفتح بغدادی سے منقول ہے کہ جب آپکی رحلت کا وقت
قریب آیا شب دوشنبہ تاریخ یازدہم شہر ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری کو حضرت
عزرائیل علیہ السلام ایک نامہ سربمہر بارگاہ احکم الحاکمین سے لیکر درِ دولت پہ
حاضر ہوئے اور اوس نامہ کو حضرت سید عبد الوہاب کو دیا کہ اسکو ملاحظہ اشرف
مین گذران دیجیے سید صاحب نے جب اوس نامہ کو دیکھا تو اوسکی پیشانی پر بخط نور
یہ عبارت مسطور تھی یَصِلُ ھٰذَا الْمَکْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَی الْمَحْبُوْبِ جب صاحبزادہ
والاشان وہ فرمان خالق دوجہان اوس غوث زمان کی خدمت عالیدرجت مین
لے گئے اور آپنے جب اوسکو کھول کر پڑھا اور مژدہ نعمت وصال سے مفتخر ہوئے
شادان اور فرحان سجدہ شکریہ ادا کیا اور عامہ مومنین اور مریدین کے حق مین
بمغفرت کی دعا کی پھر یکایک ہاتف غیب نے یہ تہنیت سنائی اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ
رَاضِیَۃً مَرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یہ بشارت فیض اشارت
مسموع فرماکر یہ کلمات پڑھنے لگے اِسْتَغِیْثُ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ الْحَیِّ
الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشٰی مِنْ اَنْ یَّفُوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ
وَالْبَقَاءِ وَقَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ
اور اس مہمان فانی سے رہگرائے عالم جاودانی کے ہوئے اور شورِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا

ذی وقار عیادت کے واسطے حاضر ہوئے اور آپ بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ جگہ کشادہ
رکھو اور ادب سے بیٹھو کہ یہ وقت نزول رحمت الٰہی کا ہے اور جماعتین ملائکہ مقربین اور
انبیاء مرسلین کی واسطے تجہیز و تکفین کے رونق افزا ہوتی جاتی ہین اور بار بار فرماتے تھے
عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَغَفَرَ اللّٰهُ وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ

روایت

انوار احمدی مین سید احمد رفاعی سے منقول ہے کہ اوسوقت جناب حضرت سید
عبدالوہاب آپ کے فرزند والا تبار نے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار کچھ نصیحت
اور وصیت فرمایئے ارشاد کیا کہ مقدم جانو اللہ کی بندگی اور پرہیزگاری کو اور
سوائے خدا کے اور کسی سے مت ڈرو اور حاجتین اپنی اوسی کو سونپو اور اوسی کی رحمت اور
شفقت کے امیدوار رہو اور اوسکے سوا اور کسی پر آسرا نکرو اور خوب مضبوط پکڑو اوسکی توحید کو

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ عمر مکمانی سے مروی ہے کہ آپنے کل مریدان عقیدت شعار
اور خادمان جان نثار کو روبرو طلب کرکے اونکے حق مین دعاے خیر فرمائی اور ارشاد
کیا کہ بقید حیات اور بعد ممات تمسے بے خبر نرہونگا اور جو کوئی مجھکو بوقت
ضرورت اور حاجت یاد کرے گا اوسکی مشکل کشائی کی میری ضمانت ہے اور جو شخص
کسی مصیبت اور آفت کی حالت مین مجھسے طلب استعانت کرے گا اور مجھکو وسیلہ
کرکے جناب ارحم الراحمین مین التجا کرے گا بیشک قبول ہوگی دعا اوسکی اور بیشک
دور ہو جائیگی مصیبت اوسکی اور جو کوئی برآمد حاجت کے لیے یا شیخ عبدالقادر
الجیلانی امدنی باذن اللہ کہہ کر پکاریگا سنونگا مین ندا اوسکی اور دعا کرونگا
اوسکی رفع حاجت کے واسطے اور جلد تر حاصل ہو جائیگا مطلب اوسکا انشاء اللہ

تاریخ

آنکہ ہر کس قطب ربانی بود
بے گمان محبوب سبحانی بود

شاہِ شاہان شیخ عبدالقادرؒ ست
دلنشین و دلرباؤ دلبرست

سیّدِ والانسب در اولیاست
نورِ چشمِ مصطفیٰ و مرتضاست

سالِ مولودش ز اوجِ کبریا
گفت ہاتف۔ زیبِ تاجِ اولیا

سالِ مولودش ز بس رنگین ترست
شد رقم۔ محبوب عبدالقادرست

عقلِ سالِ نقلِ آن عالی ہمم
صاحبِ فردوسِ عالی۔ زور قم

تاریخ سنہ ۵۶۵ ہجری

جنابِ غوث الاعظم قطبِ عالمؒ
کہ نورش تافت از مہ تا بماہی

سینینش کامل و عاشق تولدؒ
وفاتش دان۔ بمعشوقِ الٰہی ۵۶۱ھ

شجرۂ سلسلۂ پدری آنحضرتؐ

حضرت غوث الاعظم محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانیؒ۔
ابن سید ابو صالح زین الدین محمدؒ۔ ابن ابو عبداللہ الجیلی۔
ابن سید یحیی الزاہد۔ ابن سید محمدؒ۔ ابن سید داؤد۔
ابن سید موسیٰ الجون۔ ابن حسن المثنیٰؓ۔ ابن حسنؓ۔ ابن علیؓ
بن ابی طالب رضی اللہ عنہمؓ

شجرۂ سلسلۂ مادری آنحضرتؐ

حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ ابن ام الخیر۔ امۃ الخیار بی بی فاطمہؓ

فرش زمین سے عرش برین پر پھوسچا اور تمام ملک عرب اور عجم مین کہرام پڑ گیا

رباعی

در جہان زین صعب تر ہرگز بلائی کس ندید
ابتلا بر انبیاؤ اولیا بسیار شد

دلشکن تر زین عزا ہرگز عزائی کس ندید
لیک در عالم کزین سان ابتلائی کس ندید

فرزندان عالی تبار اور خادمان جان نثار کی واویلا سے قیامت بپا تھی اور در و دیوار سے یہ صدا آتی تھی

رباعی

ہنگام فراق و افتراق است امروز
اے دیدہ جمال یار دیدی یک چند

با درد و فراق اتفاق ست امروز
خون بار کہ نوبت بفراق ست امروز

اور شب دوشنبہ تاریخ گیارھوین ربیع الثانی سن پانسو اکسٹھ ہجری مین باب الازخ مین مدفون ہوئے اور وفات کی تاریخ مین اختلاف ہے بہجۃ الاسرار کہ مقدم ترین کتاب کتب مناقب غوثیہ سے ہے اوسمین نوین ربیع الثانی کی مرقوم ہے اور انوار احمدی ملفوظ سید احمد کبیر رفاعی مین دسوین ربیع الثانی شب شنبہ اور ایک روایت مین آٹھوین اور تحفۃ القادریہ مین ستر ھوین اور سید محمود قادری نے اور آو قادریہ مین ستر ھوین صفر روز پنجشنبہ لکھی ہے اور بعضون نے چودھوین اور بعضون نے تیرھوین اور بعضون نے غرہ لکھا ہے اور صاحب مناقب غوثیہ کے نزدیک ستر ھوین ربیع الاخری کی صحیح ہے اور اسی تاریخ مین عرس آپکا بغداد شریف مین ہوتا ہے اور تعداد عمر شریف مین اختلاف نہین کہ اکاونوے سال پورے ہین مگر تاریخ ولادت مین اختلاف ہی کہ بعض مورخین نے بسن چار سو ستر اور بعض نے چار سو اکھتر ہجری اور بعض نے پانسو پینسٹھ ہجری مین لکھی ہے اور بعض مورخون نے رحلت آپکی پانسو چوسٹھ اور بعض نے پانسو پینسٹھ مین بیان کی ہے اور ابیات تاریخی بابت ہر دو تاریخ یہ ہین۔

علماے استفادے اوٹھائے اور بعد آپ کے مدرسہ شریف کے مدرس اور واعظ
اور مفتی رہے اور پچیسوین شب شہر سوال سن چھہ سو ترانوے ہجری مین
انتقال فرمایا۔ دوسرے حضرت شیخ شرف الدین سید عیسیٰ علوم صوری اور
معنوی کے جامع اور مفتی اور محدث اور مدرس اور واعظ تھے اور جواہر الاسرار
آپکی تصنیف لطیف سے ہے بعد آپ کے بارہ برس بقید حیات رہے اور کتاب
فتوح الغیب حضرت نے آپ ہی کے واسطے تصنیف کی تھی اور پانسو تہتر
ہجری مین اونھون نے وفات پائی۔ تیسرے حضرت شمس الدین سید عبد العزیز
بڑے فاضل کامل جملہ علوم دینی اور دنیوی آپ سے حاصل کیے اور انسی ہزارہا
لوگ فیضیاب ہوئے سن پانسو اٹھاون ہجری مین تین برس قبل انتقال
اپنے والد ماجد سے رحلت گزین اعلیٰ علیین ہوئے تھے۔ چوتھے حضرت شیخ
سراج الدین ابو الفرح سید عبد الجبار بڑے فقیہ اور واعظ اور محدث اور مفتی
اور مدرس آپ سے جملہ علوم حاصل کیے اور سن پانسو تہتر ہجری مین چارشنبہ
کے دن اونیسوین شہر شعبان کو انتقال فرمایا۔ پانچوین حضرت تاج الدین
شیخ ابو بکر سید عبد الرزاق بڑے فاضل متبحر اور مفتی اور مدرس اور حافظ اور
واعظ اور ولی اکمل تھے آپ سے جملہ علم حاصل کیا اور اونکی ذات بابرکات سے
فیض عام سے بہت لوگ عالم اور فاضل اور درویش کامل ہوے اور تیسین برس
کامل معبود برحق سے شرما کر سر اوپر نہ اوٹھایا اور ہمیشہ یاد خدا مین ہمہ تن
مصروف رہتے اور زہد اور خاموشی سے سروکار رکھتے سن پان سو اٹھائیس
ہجری مین پیدا ہوئے اور چھٹی شہر شوال سن چھہ سو تیئیس ہجری مین وفات پائی
چھٹے۔ شیخ ابو الحق سید ابراہیم تمام علم آپسے حاصل کیے اور بغداد شریف مین

بنت سید عبد اللہ الصومعی الزاہدی - بن سید عبد الجمال - بن سید محمد -
بن سید ابو محمود طاہر - بن سید ابو عطا عبد اللہ - بن سید ابو کمال عیسیٰ -
بن سید علاؤ الدین - بن سید محمد - بن سید علی الغریض - بن سید امام
جعفر صادق - بن سید امام باقر - بن سید امام زین العابدین - بن سید
امام حسین - بن علی مرتضے کرم اللہ وجہہ

بیان تعداد اولاد امجاد آنحضرت

شیخ ابن بجار نے اپنی تاریخ مین تحریر فرمایا ہے کہ مین نے حضرت قطب الاتقیا
شیخ تاج الدین ابو بکر سید عبد الرزاق صاحبزادہ عالی وقار سے سنا ہے
کہ حضرت محبوب سبحانی کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیان تھین اور آپ
ایک بار بیمار ہوئے اور بیہوش ہو گئے اور جملہ اولاد امجاد آپکی اوسوقت
حاضر تھی یہ حال دیکھکر سب رونے لگے ناگاہ آپ ہوش مین آئے اور فرمایا
تم لوگ کیون روتے ہو ابھی مین اس جہان سے انتقال نکرونگا تا وقتیکہ
ایک فرزند مسمے سید یحییٰ میرے صلب سے پیدا نہو گا چنانچہ آپکی ایک جاریہ
حبشیہ تھی اون سے سید یحییٰ عبد اللہ تولد ہوئے اور اوسکے بہت عرصہ کے بعد
آپنے انتقال فرمایا - اور بہجۃ الاسرار مین شیخ شہاب الدین سہروردی
رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ جملہ اخلاف آپکے دس ہین - اول شیخ سیف الدین
ابو عبد اللہ سید عبد الوہاب شہر شعبان پانسو بائیس ہجری مین تولد ہوئے
اور اکہتر برس کی عمر ہوئی اور تیس برس آپ اونکے روبرو زندہ رہے
بڑے عالم متبحر تھے پہلے آپ سے علم حاصل کیا بعد اوسکے سفر عجم مین بڑے بڑے

رہگرائے عالم جاودانی ہوئے کسی ولی صاحب ولایت نے آپکو عالم خواب مین دیکھا
اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو سوال منکر اور نکیر سے کیونکر فرصت ملی فرمایا یون کہو کہ
اونھون نے میرے سوال سے کسطرح مہلت پائی عرض کیا کہ ارشاد ہو فرمایا کہ جسوقت
قبر مین وہ دونون ملائک شور مچاتے اور زمین کو پھاڑتے مہیب صورت بنائے میرے پاس
آئے اور پوچھا مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ مین نے کہا کہ طریقہ اسلام یہی ہے
کہ نہ مصافحہ نہ سلام تمنے کس سے یہ رسم تعلیم پائی ہے یہ گفتگو سنکر وہ فرشتے نہایت
شرمائے اور السلام علیک کہکر مصافحہ کے واسطے ہاتھ میری طرف بڑھائے اور
مین نے اونکے ہاتھ خوب مضبوط پکڑ لیے اور کہا کہ پہلے تم میرے سوال کا جواب دو
پھر مین تمھارے سوال کا جواب دونگا اور بغیر جواب باصواب دیے تمکو ہرگز نہ چھوڑونگا
کہا فرمائیے وہ کون سوال ہے مین نے کہا کہ جب تمنے جناب رب الارباب سے
یہ خطاب فرمایا کہ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اور تمنے بے تامل جواب دیا
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
پس تمھارے اس قول پر کئی اعتراض لازم آتے ہین اوّل تو یہ کہ تمنے اوس فعّال
لِّمَا يُرِيْدُ کو آپ سے مشورت طلب ٹھہرایا اور وہ بے نیاز و منزہ ہے صلاح اور مشورت
سے دوم یہ کہ تمنے بنی آدم کو فسادی اور خونریز قرار دیا اور یہ نہ سمجھے کہ اوسمین
کیسے کیسے بندگان مقبول خدا پیدا کیے جائینگے کہ تم سے بدرجہا افضل اور اجمل ہونگے
تیسرے یہ کہ تم ایسی بے ادبانہ گستاخی کر بیٹھے کہ اپنی فہم کو اوس عالم الغیوب کے
علم سے بڑھ کر سمجھے جب اوس احکم الحاکمین نے اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا تازیانہ
تمھاری پشت ادب پر مارا تب تم ٹھیک ہوئے اب ان اعتراضون کا جواب باصواب
مجھکو دو اور اپنے سوال کا جواب مجھسے لو اور جبتک تم ان سوالون کا جواب شافی نہ دوگے

پچیسوین ذی القعدہ سن چھ سو ہجری مین انتقال فرمایا۔ ساتوین حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سید عبد اللہ جملہ علوم آپ سے حاصل کیے ہین اور سن پانسو آٹھ ہجری مین پیدا ہوے اور ستائیسوین صفر سن پانسو ستر ہجری مین رحلت کرین ہوے۔ آٹھوین حضرت شیخ ابو الفضل سید محمد نے بغداد شریف مین ستائیسوین شہر رمضان المبارک سن چھ سو ہجری مین انتقال فرمایا۔ نوین۔ حضرت شیخ زکریا سید تھے بہت بڑے عالم جملہ علوم آپ سے حاصل کیے اور چھٹی ربیع الاول سن پانسو پچاس اور بروایتے سن پان سو پچپن ہجری مین پیدا ہوے اور سن چھ سو مین عین شب برات کو انتقال کیا۔ دسوین حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نصر سید موسے محدث اور فقیہ آپ سے جملہ علم پڑھے اور بڑے عالم متبحر ہوے اور بغداد شریف سے جاکر دمشق مین بود و باش اختیار کی اور سلخ ربیع الاول سن پانسو اونتالیس ہجری مین تولد ہوے اور غرہ جمادی الاخری سن چھ سو گیارہ ہجری مین اسی شہر مین رحلت فرما ہوے

اور یہ آخرین اولاد سے تھے۔ اور بعضون نے نو لکھے ہین۔

اول سید یوسف قبر اونکی باہین طرف روضہ شریف مین ہے۔ دوم سید صالح کہ قبر انکی باہر روضہ مبارک کے ہے۔ سوم۔ سید عبد الغفار چہارم حضرت عبد اللہ۔ پنجم حضرت سید حبیب اللہ ششم حضرت سید زاہد ہفتم حضرت سید منصور کہ ایک قطب الاقطاب تھے ہشتم سید عبد الخالق۔ نہم حضرت سید عبد الرؤف۔ اکثر اعمال مخصوصہ آپ کے خصوصاً دوگانہ یازدہ گامی انھین صاحبزادے سے منقول ہین۔

روایت

اقتباس الانوار مین شیخ ابو محمد بسطامی سے مذکور ہے کہ جب آپ اس دار فانی سے

حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کرے مگر مکروہات دنیاوی سے مقصر رہتا تھا آخر الامر
جب ولولۂ شوق از حد زیادہ ہوا سامان سفر کرکے مع خادمون اور ہمراہیون کے
گھر سے روانہ ہوا اور بغداد شریف مین جا پہونچا اور آپ کی رحلت کی خبر سنکر
بیتے جی مرگیا اور اضطراب عظیم اوسکے دل مین پیدا ہوا یہانتک کہ مستعد اپنی
ہلاکت کا ہوا اور اوسی اضطرار اور بیقراری کی حالت مین روضۂ مبارک کے
اندر جاکر مرقد اقدس سے لپٹ گیا اور ڈھاڑین مار مارکر رونے لگا کیا دیکھتا ہے
کہ آپ قبر کے اندر سے باہر تشریف لائے اور اوسکا ہاتھ پکڑکے بیعت سے مشرف کیا
اور نعمات صوری اور معنوی سے مالا مال کردیا جب یہ حال اوسکے ہمراہیون نے
دیکھا اور وہ قریب ستر آدمیون کے تھے سب بیعت سے مشرف ہوے بعد اوسکے آپ انکو
رخصت کرکے قبر کے اندر تشریف لے گئے اور وہ سوداگر فائز المراد ہوکر اپنے وطن کو گیا

روایت

رسالۃ الاولیا مین سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم بندہ نواز
گیسو دراز صاحب ولایت ملک دکن کہ مزار اونکا گلبرگہ شریف مین ہے ایک روز
اپنی خانقاہ مین بیٹھے اپنے مریدین اور معتقدین سے ہمکلام تھے اتفاقاً ایک شخص شہر بغداد شریف
کا رہنے والا اوس مجمع مین بیٹھا تھا بسبیل تذکرہ کچھ حال کرامات اور خوارق عادات
حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی کا بیان کرنے لگا مخدوم صاحب نے سنکر فرمایا
کہ شیخ عبد القادر اپنے وقت کے صاحب ولایت تھے اور اسوقت کا مین صاحب
ولایت ہون بس اس کلمہ کے زبان سے نکلتے ہی فشار عظیم اونکے قلب پر پیدا ہوا اور
ساری کیفیت اور ولایت اُنکی معدوم ہوگئی سخت متردد اور متوحش ہوے اور بیتری
تدبیرین کین مگر کوئی سودمند نہوئی جب نوبت بجان اور کار دباستخوان پہونچی

تب تک میرے ہاتھ سے نہ چھوٹوگے منکر نکیر کے یہ اعتراض سنکر چھکے چھوٹ گئے اور
ہکا بکا ہوگئے اور ایکدوسرے کا منہ تکنے لگا اور بیتیرا اپنے جی مین سوچے سمجھے
مگر کوئی جواب معقول نسوجھا مجبور ہوکر چاہا کہ بقوت ملکی ہاتھ چھوڑاکر غائب ہوجاوین
اور میرے اعتراضون کے جوابون سے سستے چھوٹ جاوین مگر میرے ہاتھون
سے کب چھوٹ سکتے تھے عاجز ہوکر کہنے لگے کہ فقط ہم دونون نے یہ بات نہ کہی تھی
کل ملائکہ اس قول مین شریک تھے پس ان اعتراضونکا جواب بھی سبکی طرف
چاہیے اگر آپ ہمکو چھوڑ دین تو ہم جاکر کل فرشتون سے آپکے سوال کا جواب پوچھ
مینے کہا کہ اگر تم نہ آؤ تو مین کیا کرون مگر ایک کو چھوڑے دیتا ہون کہ وہ جاکر اپنے
گروہ والون سے پوچھ آوے چنانچہ ایک کو مین نے چھوڑ دیا اور اوسنے جاکر کل
فرشتون سے یہ حال بیان کیا مگر کسی کو جواب شافی اون سوالون کا نہ سوجھا تب
ملائکہ کو جناب باری سے یہ حکم پہونچا کہ تمنے جو آدم پر اعتراض کیا تھا وہ اوسکی جملہ اولاد
پر عائد ہوتا ہے چاہیے کہ تم سب میرے محبوب کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی خطا معاف
کرواؤ ورنہ تمکو اوس سے رہائی نہوگی الغرض سب ملائکہ میرے پاس آئے اور
عذرخواہ ہوئے اور جناب احدیت سے اونکی رہائی کا ایما ہوا تب مینے عرض کیا کہ
خداوندا اگر تو اپنے فضل وکرم سے میرے اور میرے سلسلے کے مریدونکو بخشدے مین
بھی انکا قصور معاف کردون ارشاد ہوا کہ اے محبوب مرغوب ہمنے تیری التجا قبول کی
مین نے بھی عرض کیا کہ تقصیر انکی معاف کی تب وہ فرشتے رہائی پاکر چلے گئے

روایت

اخبار الاولیا مین شیخ ابوالفتح بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سوداگر دمشق کا رہنے والا
آپسے غائبانہ اعتقاد کامل رکھتا تھا اور ہمیشہ یہ قصد کرتا تھا کہ خدمت عالی مین

روایت

مناغب غوثیہ مین شیخ احمد بزاز سے منقول ہے کہ اس دوگانہ کا ارشاد جناب خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد سے جناب غوثیت مآب کو بعالم روحانی ہوا اور مامور فرمائے گئے کہ خود کرین اور اپنے مریدون اور معتقدونکو اسکے ادا کرنے کی اجازت دین کہ اسکو پڑھکر مقاصد کونین اور مفاخرت دارین حاصل کرین

روایت

نجات الاسرار مین شیخ یوسف سجاوندی سے مذکور ہے کہ مینے جناب رسالتمآب کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض اجل کی بھی کوئی دوا ہے کہ زحمت موت سے امن مین رہے اور کچھ عمر بڑھ جاوے فرمایا ہان دوگانہ یازدہ گامی ولدی سید عبد القادر جیلانی جو کوئی اوسکو پڑھیگا رشتۂ عمر اوسکا دراز ہو جاوے گا

طریق ادا ے دوگانہ یازدہ گامی

بہجۃ الاسرار مین شیخ شہاب الدین سہروردی نے طریقہ اوسکے پڑھنے کا یون لکھا ہے کہ غسل کرے اور کپڑے پاکیزہ پہنے اور خوشبو لگاوے اور بخور مصبر سلگاوے اور جاے پاک پر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز صلوٰۃ الاشراق تقرباً الی اللہ کی نیت کرے اور دونون رکعتون مین بعد فاتحہ کے گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سجدے مین بعد سبحان ربی الاعلیٰ کے گیارہ بار یہ اسماے مبارک یاغوث الثقلین یاقطب ربانی یا محیوب سبحانی یامعی الدین عبد القادر جیلانی اغثنی وامددنی فی قضاء حاجاتی

اپنے مرشد حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کی خدمت مین رجوع کی مخدوم صاحب نے فرمایا کہ حضرت محبوب سبحانی کے مقدمات مین مجھکو دم مارنے کی مجال اور قدرت نہین مگر مرشد یعنی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کی خدمت مین عرض کرتا ہون شاید اونکے توسل سے یہ عقدہ حل ہو جائے جب حضرت مخدوم چراغ دہلی نے جناب سلطان المشائخ سے عرض کیا آپ نے بھی وہی کلمہ ارشاد کیا اور فرمایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کرتا ہون جب سلطان المشائخ نے حضرت صلعم کی خدمت سراپا رحمت مین یہ حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ نور العین غوث الثقلین ازبسکہ حسنین کے پیارے اور فاطمہ کے لاڈلے ہین مین اونکے معاملات مین دست اندازی نہین کرتا تمھاری خاطر سے فاطمہ زہرہ کو بلواتا ہون شاید اونکے توسل سے یہ مطلب حاصل ہو چنانچہ آنحضرت نے سیدہ معصومہ کو طلب کرکے مخدوم صاحب کی سفارش کی مطابق اوسکے حضرت خاتون جنت نے جناب محبوب سبحانی سے فرمایا کہ اے نور بصر لخت جگر مخدوم بندہ نواز کی خطا معاف کردو دوبارہ پھر ایسی بے ادبی اون سے وقوع مین نہ آئے گی حضرت محبوب سبحانی نے عرض کیا کہ یا جدہ حاشا یہ امر میری خواہش اور درخواست سے واقع نہین ہوا اور ارشاد واجب الانقیاد آپ کا موجب سعادت دارین ہے اور مخدوم صاحب کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو نعمتین تمکو تمھارے مرشد سے ملی ہین وہ سب تمکو مبارک ہون اور دو حصے زیادہ اوس سے ہماری طرف سے لو اور اوسیوقت مراتب اونکے دوچند ہو گئے ؛

بیان دوگانہ یازدہ گامی

موسومہ بہ صلوٰۃ الحاجت وصلوٰۃ الھدایت والرحمت

بعد سلام کے سجدے مین جاوے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْکُلُّ وَاِلَیْکَ کُلُّ الْکُلِّ بعدہٗ گیارہ قدم عراق کی طرف چلے اور ہر ہر قدم پر ایک ایک اسم اسمائے یازدہ گانہ سے پڑھے پھر قدم راست پائے چپ پر رکھکر تصور کرے کہ آپکے روبرو کھڑا ہون اور عرض کرے یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَاتِیْ وَحَاجَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بعد اوسکے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے اور ایک ایک نام آپکا لیتا ہوا اور اُلٹا پھر کر مصلہ پر آوے اور تصور حضوری روضۂ مقدس کا کرے اور فاتحہ پڑھے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ اور بعد اوسکے پڑھے هَاهُوَ هِیْ یا چاہے پڑھے هِیْ یا هُوَ هِیْ

طریق فاتحہ

رفع حاجت کے واسطے آپ کے فاتحہ کا طریقہ جو بزرگان دین سے ماثور ہے وہ یہ ہے کہ پہلے کے قُطْبُ الْعَالَمِیْنَ سُلْطَانُ الْعَارِفِیْنَ غَوْثُ الْاَعْظَمُ مُحْیُ الدِّیْنَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ الْعِرَاقِیْ بادشاہ سپید باز اشہب پھر یہ گیارہ نام آپ کے لے۔ سید محی الدین۔ شیخ محی الدین۔ ولی محی الدین۔ بادشاہ محی الدین۔ مخدوم محی الدین۔ مولانا محی الدین۔ خواجہ محی الدین۔ سلطان محی الدین۔ درویش محی الدین۔ فقیر محی الدین۔ غریب محی الدین۔ پھر آٹھ بار سورۂ فاتحہ اور گیارہ بار سورۂ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھے اور گیارہ دمڑی کی شیرینی نیاز کرکے تقسیم کرے۔

خاتمہ مشعر مناجات و نعت سرور کائنات صلعم

خداوندا گنہگارم بمعصیت گرفتارم
مطیع طبع غدارم دل افگارم سیہ کارم

یا قاضی الحاجات پڑھے بعد اوسکے کھڑا ہو جاوے اور بجانب عراق گیارہ قدم چلے اور ہر ہر قدم پر کہے یا شیخ الثقلین۔ یا قطب ربانی۔ یا غوث صمدانی یا محبوب سبحانی۔ ابو محمد عبد القادر الجیلانی بعدہ پاے چپ پر پاے راست رکھکر جو درود شریف یاد ہو گیارہ بار پڑھے بعد اوسکے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور سورۂ اذا جاء گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد اوسکے یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغثنی وامددنی فی قضاء حاجاتی یا قاضی الحاجات اور مراقبہ مین جاوے بعد مراقبہ کے لا الہ الا اللہ ایک سو آٹھ بار پڑھکر سجدہ مین جاوے اور پڑھے یا روح القدس یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغثنی وامددنی فی قضاء حاجاتی یا قاضی الحاجات ۔

روایت

خلاصۃ القادریہ مین راوی مذکور یون لکھتے ہین کہ واسطے رفع حاجات دینی اور دنیوی کے دوگانہ یازدہ گامی اسطرح پر پڑھے کہ دونون رکعتون مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھکر درود شریف پڑھے اوسکے بعد گیارہ قدم عراق کی طرف چلے اور ایک ایک قدم پر ایک ایک اسم اسمای یازدہ گانہ حضرت غوثیہ مذکورہ کو پڑھے بعد اوسکے باواز بلند کہے یا غوث الصمدانی عبدک ومریدک مظلوم عاجز محتاج الیک فی کل الامور فی الدنیا والاخرہ امدنی واغثنی باذن اللہ وبحجۃ اللہ وبرضاء اللہ تعالی فی حاجتی اور حاجت بیان کرے انشاء اللہ تعالے تین دن مین مراد حاصل ہو جاوے

روایت

شیخ محی الدین قادری فرماتے ہین کہ اول دوگانہ بدستور مرقومہ بالا پڑھے اور

می برد کشکول پر از قرص زرین هر سحر — از سر دستار خوانت شاه چرخ چارمین

طائر سیمین جباه و شهپر زرین جناح — روز و شب از خرمن بذل و نوالت دانه چین

سورهٔ یٰس و طاها محضر وصف تو اند — آیهٔ انا فتحنا مخبر فتحاً مبین

شق صدرت کاشف راز الم نشرح بود — والضحی وصف رخت واللیل زلف عنبرین

سیر معراج تو سبحان الذی اسری گواست — قاب قوسین ست شاهد وصل خلاق المبین

شوکت نصر من الله گه به پیشت گه به پس — هیبت زور ید الله گه یسارت گه یمین

ذات پاک احدیت چون سر سوی کثرت کشید — کلک قدرت زد رقم نقش وجودت اولین

نقشبند کن فکان از بهر نقش پیکرت — صد هزاران نقشها بست و شکست از ما و طین

بر میان جان نه بستی گر نطاق خدمتت — رتبهٔ قرب اینچنین کی یافتی روح الامین

آتش نمرود کی گشتی گلستان بر خلیل — گر نبودی نور مسعود ترا صلبش امین

رهروان منزل حق الیقین کز شرع تو — چون ید بیضا بکف دارند مصباح مبین

از نسیم فضل وادی گلشن دین را بهار — وز شمیم خلق کردی مغز عالم عطر گین

تا که روی انورت شد جلوه بخش کائنات — بانوی چرخ از خجالت اشک ریزد بر زمین

می نمایند از دل و جان خاکروبی درت — شاه و سلطان و خدیو و قیصر و خاقان چین

برق تاب از پیچ و تاب عارضت در اضطراب — غرق آب از آب و تاب همتت در ثمین

عالم آرای جبینت لوح محفوظ شریف — بدر تابان ست یا آئینهٔ آفاق بین

ای ز شمع طور چشمانت دل خور آب آب — وی ز لمع نور دندانت ثریا خوشه چین

آبرویت آبرو بخشد به آب بیکران — نور چشمت نور ریزد نور چشم حور عین

خدایا پُر ز عصیانم اسیرِ دامِ شیطانم
سوارِ رخشِ ہر یانم شکارِ نفس آمارم

انیسِ خلوتِ مکرم جلیسِ عزلتِ محکم
رئیسِ کشورِ جبرم ندیمِ بزمِ پندارم

بہارِ روی حرمانم غبارِ طبعِ انسانم
ہزار پرِ دشتِ خذلانم نہنگِ بحرِ ادبارم

شرابم اشکِ خونریزان کبابم سینۂ سوزان
خرابم کلبۂ احزان نزندوست و سرشارم

ذلیلم زشتِ افعالم رذیلم سوئے اقوالم
عدیلم نیست در عالم جفاکارم خطاوارم

سراپا غرق نیرنگم بزنگِ مارِ شبرنگم
بصورت رشکِ ازرنگم بسیرت پُر ز زنگارم

بدنیا گرچہ مطرودم بچشمِ خلق مردودم
چہ غم زین قصہ بیہودم کہ عبدِ ربِ غفارم

دریغا بر لبِ گورم بیابان آمدہ دورم
سفیرِ منزلِ دورم توئی یارب مددگارم

زپا افتادہ بنیادم بسانِ خاکِ بادم
نیابد جز تو کس یادم نباشد جز تو کس یارم

خدایا معصیت ناکم مطیعِ خوئے ناپاکم
غلامِ شاہِ لولاکم شفاعت را سزاوارم

بحقِ سرورِ عالم طفیلِ غوث الابرارم
زرحمت کن گرانبارم زرحمت کن سبکبارم

الٰہی بے نیازی یا نیازان را چو بنوازی
بطاعت گر سرافرازی اطاعت را بجا آرم

اگر بدبخت و بدکارم وگر بد عہد و عیارم
مگر از دلِ یقین دارم توئی غفار و ستارم

قصیدہ در نعت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

الصلوٰۃ ای جوہرِ آئینۂ عین الیقین
والسلام ای گوہرِ یکدانۂ درجِ مبین

الصلوٰۃ ای عاشقِ زارت کہ العالمین
والسلام ای جان نثارت ہر کہین و ہر مہین

الصلوٰۃ از سطوتت پران چو اس الضالمین
والسلام از ہیبتت لرزان دلِ یوالمین

الصلوٰۃ ای مدح خوانت خالقِ دنیا و دین
جبہہ سائے آستانت اولین و آخرین

مقتدائے مرسلین مشکل کشائے عاجزین
دلربائے عاشقین محبوبِ ربُّ العالمین

فرشِ ایوانِ کمالت پاکیازِ بامِ چرخ
شمعِ فانوسِ شبستانِ جلالت ترکِ چین

چہل کاف

تصنیف حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کہ شیخ عبد القادر محدث دہلوی آنرا ترجمہ نمودہ

کَفٰکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ

بس ست ترا پروردگار تو بساست کہ پسندیدہ کند ترا

وَاکِفَۃً کِفْکَا فُھَاکَکْمِیْنَ

از روی حادثہ کہ پوشیدن وے مانند کمین است

کَانَ مِنْ کَلِکَا تَکَرُّ کَرًّا کَکَرِّ

کہ باشد از صیاد می پیچد پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان

فِیْ کَبِدٍ تَحْکِیْ مُشَکْشَکَۃً کَلُکْلُکٍ

در جگر مشابہت دارد آن حادثہ کارد تیز را مانند شیری

لَکَکَا کَفَاکَ مَا بِیْ کَفَا کَلُکَافُّ

کہ از رفقا پنجہ زند بس است مر ترا آنچہ نزد من ست بس ست مر ترا باز دارندہ

کُرْبَتَہٗ یَا کَوْکَبًا کَانَ تَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکَا

اندوہ جگر را ای ستارہ دل من کہ ہستی مشابہت داری بستارہ آسمان در روشنی

ترجمہ اردو

یعنے کافی ہے تجکو پروردگار تیرا یہ کہ پسندیدہ کرے تجکو حادثے سے کہ چھپانا اسکا مانند گھات صیاد کے ہے کہ لپیٹا ہے لپیٹنا مانند لپیٹنی ریسمان کے بیچ جگر کے مشابہت رکھتا ہے وہ حادثہ کارد تیز سے مانند اوس شیر کے کہ پیچھے سے پنجہ مارے کافی ہے تجکو جو کچھ کہ نزدیک میرے ہی کافی ہے تجکو باز رکھنے والا غم جگر کو اے ستارے دل میرے کے کہ ہی تو مشابہت رکھنے والا ساتھ ستارہ آسمان کے بیچ روشنی کے ؎

پاک گردد دامنِ اُمّت ز گردِ معصیت — روزِ محشر چون کشی دستِ شفاعت ز آستین

از سرای جانفزای امّهانی یک بیک — مهر یثرب جلوه گر شد بر سرِ عرشِ برین

چون قران مهر و مه گردید در بیت الشرف — کُجّه شد دریای وحدت قطره شد دُرِّ ثمین

جلوهٔ نورِ احد بگرفت نورِ احمدی — جانِ عالم شد ز وصلِ جانِ جانان همقرین

ناگهان از پردهٔ وحدت برآمد این ندا — مرحبا نوراً علیٰ نور آفرین صد آفرین

پُر گناهم روسیاهم عُذر خواهم یا رسول — عاجز و درماندهٔ و ناچار و غمخوار و حزین

آنچنان هستم گرفتارِ بلای شرِّ نفس — کس مبادا غیرِ من دیگر گرفتار اینچنین

ماسوای ذاتِ پاکت نیست در عالم کسی — غمگسار و مونس و دمساز و غمخوار و معین

لطف کن یک جرعهٔ از جامِ وصلت یا شفیع — تا که گردد آبِ صافم غیرتِ ماءِ معین

وز سرِ اخلاص در حُبِّ تو گردد خاتمه — مرغِ جان در روضهٔ رضوان شود خلوت گزین

وز عذوبت ده دلم را مایهٔ چون نیشکر — هر بُنِ مویم شود سرچشمه جوی انگبین

کرده خلّاقِ دو عالم شافعِ اُمّت ترا — یا انیس المسلمین یا افتخار المسلمین

پس مفرما در حقِ ما از شفاعت درگذر — یا شفیع المذنبین یا رحمة للعالمین

بر تو و بر آل و اصحابِ تو بادا دمبدم — رحمتِ خلّاقِ عالم تا بروزِ واپسین

وَعْفُ عَنَّا رَبَّنَا بِالْحَقِّ فَخْرُ الْمُرْسَلِيْنَ

رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا اَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ ۔ مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِ

گرچه بس عالی ست جاهاے شما ۔ از مقام من بود صف نعال ۔

اَنَا فِيْ حَضْرَتِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِيْ ۔ يُصَرِّفُنِيْ وَحَسْبِيْ ذُو الْجَلَالِ

من یگانه در جناب قربتم ۔ بر مدارج بردنم پس ذو الجلال ۔

اَنَا الْبَازِيُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ ۔ وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اُعْطِيْ مِثَالِ

شاهبازم من ز هر پیر و جوان ۔ کیست آنکو یافته چون من کمال ۔

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ۔ وَتَوَّجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

خلعتم پوشانده حق با نقش عزم ۔ ساخت سلطانم بدیهیم کمال ۔

وَاَطْلَعَنِيْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ ۔ وَقَلَّدَنِيْ وَاَعْطَانِيْ سُؤَالِ

اطلاعم داده بر راز قدیم ۔ خواجه ام بنموده با نذل سوال ۔

وَوَلَّانِيْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا ۔ فَحُكْمِيْ نَافِذٌ فِيْ كُلِّ حَالِ

والیم بر جمله اقطاب ساخت ۔ حکم من جاری شده در جمله حال ۔

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ ۔ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِيْ زَوَالِ

پس بدریا راز خود گر افگنم ۔ خشک گردد چون زمین پائمال

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ ۔ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

راز خود گر افگنم بر کوهسار ۔ ریزه پوشیده گردد در رمال

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ ۔ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ

راز خود گر افگنم بر آتشے ۔ سرد و خامش میشود از سر حال ۔

۱۳۷

قصیدہ عزلی

از تصنیف حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

مترجمہ لطفی

این قصیدہ گفت قطب لایزال
مر محی الدین ولی ذوالجلال

یکبخت آنکس کہ وردش میکند
باشد ایمن از بلائے ماہ و سال

جملہ عالم زیر فرمانش بود
یابہ از اشیائے حق علم و کمال

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ

داد جانان در کفم جام وصال
گفتم اے ساقی بمن کن انتقال

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرِی بَیْنَ الْمُوَالِ

پس بیامد پیش من با جامہا
پس ز خود رفتم میان اہل حال

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
مَجَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

پس بگفتم جملہ اقطاب را
در خمار من در آئید اے رجال

رِجَالٌ فِی هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِ

کان رجال اندر تعب بس ثابت اند
روشنند در تیرہ شب کوکب مثال

وَهَمُّوْا دَنْشَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقَ الْقَوْمُ بِالْعَوَانِی مُلَالِ

ورکشید از شوق اے رندان من
در خمار من بخشید این نوال

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَنِلْتُمْ عُلْوَّتِی وَالْاِتِّصَالِ

در دے از پیمانہ من خوردہ اید
مر شمارا شام باشد محال

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ہر ولی را رتبہ و اوندوم منم
پیرو پیغمبرم بدر کمال

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِ

علم حق خواندم کہ گشتم قطب وقت
نیکبختی یافتم اندر کمال

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدُوْعُ مَقَامِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْكَمَالِ

ہاشمی منسوبم و مخدوع مقام
جد من شد صاحب ذات کمال

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

من محی الدین و من گیلانی ام
کوہ زیر حکم من در امتثال

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

نام من مشہور عبد القادر است
پائے من بر گردن مردان حال

این قصیدہ حضرت غوث بزرگ
کرد نظم اندر زمان وجد حال

ترجمانش کردہ لطفی جملہ نظم
جان فزاد وصاف چون آب زلال

ہر کہ خواند یا نویسد ذکر خیر
با دعائے مغفرت دارم سوال

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيْتٍ — لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

راز خود گر افگنم بر مُردہ — مُردہ برخیزد بحکم ذوالجلال

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ — تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِ

نگذرد زان ہیچ ماہ و ہیچ سال — گو نمے آید مرا بہر مقال

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ — وَتُعْلِمُنِيْ فَاقْصِرْ عَنْ جِدَالِ

در حوادث مے نمائندم خبر — دوستداران بگذرید از قیل و قال

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَشَطَحْ وَغَنِّيْ — وَاِفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

عاشقانش مست بر گو رمز عشق — کوششے بنما بلند از حسب حال

ہر چہ مے خواہی بیا اندر عمل — گر بنام من بود فرخندہ فال

عاشقا ہرگز مترس از بدسگال — من دلیرم غازیم اندر قتال

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ — عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

غم مخور عاشق کہ حق رب من ست — پایہ ام داد و رسیدم بر منال

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضُ دُقَّتْ — وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِ

در دو عالم کوس اقبالم زدند — پایۂ بختم عیان شد در حنال

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ — وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِ

زیر فرمانم ہمہ ملک خداست — وقت من خوش گشتہ پیش از انتقال

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا — كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

در نگاہ من ہمہ ملک خدائے — ذرہ باشد بحکم اتصال

تقریظ

از نتایج طبع بندهٔ مسکین یقین مؤلف این کتاب عفی اللہ

العزیز الوہاب

سبحانیلے کہ برق جلالش طبایع وقا[1] در انفس در گلو سوختہ و جمیلے کہ شرق جمالش آب روی گل خورشید فرو ریختہ در غرر[2] تحمدش سجہ اوراد مسبحان انجمن لاہوت و زبر[3] سر[4] تمجیدش ذقہ[5] اذکار زمردین پر و بالان گلشن ملکوت[6] و اذکار سازی بادبہاران فیضانش ہر ہفت بہشت را ہر ہفت و از جانبازی پیشکاران احسانش رشکِ جنت ہفت در ہفت و بر بساط انبساط پیشگاہ حضرتش طاؤس ہشت بال مرصع پر کشا و بصد[7] ارتباط بہر نشاط بزمگاہ رفعتش لولی فلک بادف قمر زمزمہ پیرا۔ خرد خردوران خرد پرور از گران سنگی گوہر یکتائے بے بہائے قدرتش سر بسنگ و فکر دقیقہ سنجان علم و ہنر از مرحلہ پیمائی صحرائے بے منتہائے رحمتش پالنگ و بلبل خوشنوائے مقال از نغمہ جانفزائے ثنای دلربایش ہیچہ شکن و شہباز اوج گرائے خیال در ہوائے ہمائے ولایش چرخ زن رباعی لراقمہ

---

[1] وقا وشعلہ زن و افروختہ ۱۲ [2] غرر جمع غرہ اولی و بہتر از ہر چیزہ ۱۲ [3] زبر جمع زبور کلام خدا یتعالے و نیز نوشتہ شدہ ۱۲ [4] سر جمع سرہ بضم اول و فتح دوم جید و راست و بے عیب و پاکیزہ ۱۲ [5] ملکوت بادشاہی و در اصطلاح متصوفہ عالم ارواح و عالم غیب و عالم معنے ما گویند ۱۲ [6] ذقہ گنجشکی کہ بچگان نوشانند ۱۲

ایضاً

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

اے اللہ کشادہ کرنے والے ہاتھون کے عطا کرنے بخششون اور
نعمتون سے اور نہین رکھتے ہم اُمید سوا تیری ذات کے غیرون سے
اور سوال کرتے ہین ہم تجھسے ساتھہ وسیلے بزرگ صفات محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی آل اور اصحاب کے یہ کہ توفیق دے
توہمکو اون نیک کامون کی جو ہماری بُرائیون کو مٹا دین اور
بخشدے تو ہمارے گناہون اور خطاؤن کو اپنی رحمت کاملہ سے
کہ کردیا تو نے ہر سائل کے واسطے ٹھکانا اور جگہہ امن کی اور
جگہہ دی ہمکو اپنی پناہ مین اور برسا ہمپر باران رحمت کا
اور رحمت کاملہ بھیج اوس شخص پر کہ جسنے تجلی کی ہو پہلے حقیقت کلیہ
سے اور اوسکی آل اور اصحاب پر جبتک کہ آرائش پاوین کان اُنکی
تعریفون سے۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ
سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

بدر قبه وفا[1] صدر صفه صفا[2] — لولوی لجه[3] رضا صل علیه و آله

سرور جیش اولیا رهبر خیل اتقیا — افسر جمع اصفیا صل علیه و آله

قمری گلشن اقم سرو[4] ریاض فاستقم[5] — طوطی باغ قل کفی[6] صل علیه و آله

واصف او بود خدا مخبر اوست ما و سین — شاهد اوست طا و ها صل علیه و آله

بلبل گلشن غنا نغمه زن انا[7] انا — شمع محفل دنی[8] صل علیه و آله

لمع مهر عارضش شمع روی انورش — کاشف رمز والضحی صل علیه و آله

میم مجد و حای حق میم ملت و دال دین — جمله اسم مصطفی صل علیه و آله

بای بوی جانفزا خای خوی دلربا — رای روی حق نما صل علیه و آله

از حضرت کبریا یقین سائل مغفرت بود
به طفیل سید الورا صل علیه و آله

وعلی جمیع صحبه من المهاجرین والانصار خصوصا علی اصحابه الکبار المهتدین الابرار المستغفرین بالاسحار خزینة الشریعة والطریقة والمعرفة والحقیقة والدین والسفینة الشرافة والنجابة والصدق والیقین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین

غزل

[1] وفا وعده بجا آوردن و همان نگاه داشتن و بسر بردن دوستی و عهد و سخن ۱۲ [2] صفا پاک و بزرگ ۱۲
[3] لجه بالضم ژرف قرین دریا که دران گوهر جمع شوند ۱۲ [4] اقم الصلوة لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قران الفجر ان قران الفجر کان مشهودا ۱۲ [5] فاستقم کما امرت و من تاب معک ولا تطمئن انه بما تعملون بصیرة ۱۲
[6] قل کفی شهیدا بینی و بینک ۱۲ [7] انا بشر مثلکم و انا افصح العرب والعجم ۱۲ [8] دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی ۱۲

اے والہ لیلائے جمالِ تو نظرہا ۔ وی غرقہ دریائے کمالِ تو گہرہا
مستانہ ز صہبائے خیالِ تو دو عالم ۔ صد پارہ ز سودائے وصالِ تو جگرہا

نعت

طوطی کہ در شکرستان فصاحت و بلاغت از آبشار فراست و گیاست آب زلال لطافت و حلاوت چشیدہ کلامیست ؎ تیمے کہ ناخواندہ قرآن درست ۔ کتبخانہ چند ملت بشست ۔ و عندلیبی کہ در چمنستان نجابت و شرافت بیاوری صباحت[۵۱] و ملاحت[۵۲] بر شاخسار نفاست و نزاکت نغمہ انا افصح العرب والعجم بر کشیدہ فرمانیست امی ؎ چو قلیم سخن را شد مساحت ۔ ربودہ از ہمہ گوئے فصاحت ۔ و حوران خلد تو قیرش لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان و عروسان حسن تقریرش کاہنن الیاقوت والمرجان و ہر مصرعہ دیوان عذب البیانش غیرت شاخ نبات و شیر و شکر و ہر فقرہ فرمان رطب اللسانیش آب زلال حیات و قند مکرر

غزل

انکہ عاشق اوست خدا صل علیہ و آلہ ۔ ہست حبیب کبریا صل علیہ و آلہ
نیست لائق این عطا ہیچکسے بدو سزا ۔ غیر احمد مجتبے صل علیہ و آلہ
مہدی مہد اولین ہادی عہد آخرین ۔ عیسی عصر ابتدا صل علیہ و آلہ
مہر سپہر اتقا ماہ برج ارتضا[۵۳] ۔ قطب چرخ اصطفا صل علیہ و آلہ

؎ گہر معروف و اصل او ہفتاد صفت از ذات عالم موجودات و اربعہ عناصر ۱۲ ۵۲ صاحب خوبی و جمال ۱۲
۵۳ ملاحت نمکین و خوش آئندہ ۱۲ ۵۴ پسندیدہ و خوشنود ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اما بعد بر طبایع رنگین غیرت باغ برین گلچینان لاله زار معانی و نخلبندان گلزار سخندانی مخفی و محتجب مباد که این احقر العباد کمترین انام نابلد بلاد کام از عنفوان شعور نوشت و خواند نثر و نظم همواره عنان سمند عزم بپاس رغم[1] خاطر مالوف بدین صوب معطوف میداشت که چیزی از حالات سنیه و کمالات بهیه ذات بابرکات جناب قطب عالم غوث الاعظم مطرح تجلیات رحمانی حضرت محبوب سبحانی الجیلانی تقدس اسراره بعبارت دل گزین بصد زیب و زین بحبر تحریر درآورده آویزه گوش روزگار و سرمه چشم اولی الابصار سازد و خود را بسعادت ابدی و مفاخرت سرمدی ممتاز و بزمره خادمان آن دستگیر دو جهان سرفراز گرداند **شعر**

آبرو از معنی و لفظ است صافی سینه را
موم سبز از مغز طوطی باشد این آیینه را

مگر از هیجان علائق و غلبان عوائق و هجوم هموم و اژدهام علالت و استحکام نقاهت و کثرت ثقالت طبیعت صورت جمعیت میسر نگردید و عمر عمید[2] بآخر رسید **شعر**

دلم خون گشت چون از عمر دیدم بوفائی را
خضاب ریش میسازم کنون اشک حنائی را

با وجودیکه درین جز و زمان فراق که از بسیط قلق طاق شدم و از وثاق[3] ارتفاق[4] بالای طاق ماندم **شعر**

---

[1] رغم بگاه داشتن قد. ۱۲ [2] عمید خسته شده از بیماری ۱۲ [3] وثاق بند و قید ۱۲
[4] ارتفاق تکیه کردن بر نازبالش ۱۲

بچار یار محمد که تاج ابرارند
چو چار حرف محمد بیکدگر یارند

بچار طاق شریعت چهار ارکانند
به شش رواق طریقت چو چار دیوارند

بچار بالش ملت چهار سلطانند
بچار برج خلافت چهار اقمارند

چهار جوی نجابت چهار سوی شرف
چهار جوهر اعراض فقر را فخارند

چو چار میخ بحق چهار طوفانند
بچاره جوی بیچارگان گرفتارند

بچار بند چو پابند چار اسبابند
چو چار میخ بقای حیات هر چارند

مثال چار در پنج در چهار بسیط
چهار گوشه نعمای فضل غفارند

بچار رکن و قران چار علم و چار امین
چهاره در همه عالم چو چرخ دوارند

چهار مهر جلال و چهار بدر جمال
چهار بحر نوال و کمال و ایثارند

چهار صدر عدالت چهار پروردین
چهار صحف شریعت رسول مختارند

بچاره سازی خلاق عرش و فرش یقین
بچار حد ردلم چون مسیح هشیارند

---

۵۱ چار طاق خمیه چهار گوشه ۱۲ ۵۲ ارکان جمع رکن وین بالضم جزو و چیزی جوانب قوی تر از جانب دیگر و چهار طبایع و چهار رکن عالم و امثال آن ۱۲ ۵۳ رواق نه فلک ۱۲ ۵۴ چار دیوار چهار ستاره یعنی تگرگ و قطب اند ۱۲ ۵۵ چار بالش مسندی که با دشاهان و بزرگان بران نشینند ۱۲ ۵۶ چهار جوی یکی شیر دوم شهد سوم شراب چهارم کافور که در بهشت اند ۱۲ ۵۷ چهار سوی معروف و بازاری که راهش از چار طرف باشد و درمیان آن محل قصاص و اجرای حکم سلطان باشد ۱۲ ۵۸ چهار جوهر چهار تکبیر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر ولله الحمد ۱۲ ۵۹ چهار میخ ایکه بر هر دو بالش چار میخ زده باشند ۱۲ ۶۰ چهار طوفان کسی که بر یک سخن نباشد ۱۲ ۶۱ چهار بند دنیا ۱۲ ۶۲ چار اسباب قوت جاذبه و ماسکه و دافعه و هاضمه ۱۲ ۶۳ چار میخ اربعه عناصر ۱۲ ۶۴ چهار دریچه چشم و بینی و دهن و گوش ۱۲ ۶۵ چهار بسیط طبایع اربعه ۱۲ ۶۶ چهار گوشه سفره طعام ۱۲ ۶۷ چار رکن و چار قران و چار علم و چار امین خلفاء راشدین رضی الله عنهم اجمعین ۱۲ ۶۸ چهارده منجم چهارده بلند آوازه ۱۲ ۶۹ چهار پرور نام شهر ۱۲ ۷۰ چار چدر چاره و علاج ۱۲

شمس اللغات ۱۲

تاریخ

یقین سال ہجری کی تفتیش مین
ہوئی دل سے مشغول جب فکر صاب

یکایک کہا ہاتفِ غیب نے
ہی تاریخ اسکی عجائب غرائب

سنہ ۱۲۹۹ ھ

تقریظ دلپذیر عدیم النظیر از نتائج طبع دراک غواص بحر ادراک تدرو کہسار آزادی سرو جویبار خوش نہادی منشی عبدالہادی متخلص بہ ہادی

عجب دلربا ہے کلامِ یقین
غضب خوشنما ہے کلامِ یقین

مے بیخیِ فقر کے کیف سے
لبالب بھرا ہے کلامِ یقین

نسیمِ بلاغت کی تحریک سے
شگفتہ ہوا ہے کلامِ یقین

عذوبت حلاوت کی ترغیب سے
شکر سے سوا ہے کلامِ یقین

تصرف سے معنی و الفاظ کے
پُر از مدعا ہے کلامِ یقین

گویا لعل و یاقوت و الماس سے
سراپا جڑا ہے کلامِ یقین

خریدار علم و ہنر کے لیے
دُرِ بے بہا ہے کلامِ یقین

صفائی زرِ قلب کے واسطے
بہ از کیمیا ہے کلامِ یقین

ہیں خوشتر و بہتر و خوبتر
زآبِ بقا ہے کلامِ یقین

سلیگار کحل البصر کے لیے
عجب توتیا ہے کلامِ یقین

بسکه از نازکی فکر ضعیف است تنم | که ز کج پائے خود حلقه چو زنجیر زنم

لیکن از ارزاق احتراق اشتیاق دل مشتاق و خاطر دمساز بقول حافظ شیراز شعر

درین زمانه رفیقے که خالی از خلل است | صراحی مے ناب و سفینه غزل است

چار ناچار بیاوری فضل ایزد رزاق بدماغ سوزی ما لایطاق به تحریرش اتفاق افتاد

با هزاران شوق خم شد چون کمان | قد چون تیر از پے تعظیم آن
در دل خود کرده جایش با یقین | مردم چشم از پے تکریم آن

اگر از یمن استحسان تحمید حضرت یزدانی و حسن تاثیر بیان نعت جناب حبیب رحمانی و تصدق فیضان توصیف شریف محبوب سبحانی حرف حرفش را مفردات اختر تابدار سپهر دوار اعجاز و لفظ لفظش را مرکبات گوهر آبدار بحر ذخار اعزاز گویم بجاست و هر سطرش را سرچشمه آبشار حیات جاودانی خوانم رواست و بیاض سواد دلپذیرش را غازه آبروے روی سحر و سواد مداد عدیم النظیرش را سرمه چشم زاغ البصر دانم زیباست و هر مصرعه برجسته نظمش را محراب ابروے مهوشان و هر فقره سنجیده نثرش اضطراب نقد جان انگارم سزاست شعر

زبس جانفشانی ز ملک معانی | باحباب آورده ام ارمغانے

با وجودے که رباعی

لائق نبود قطره بعمان بردن | خار و خس و صحرا بگلستان بردن
اما چه کنم که رسم موران باشد | پائے ملخے پیش سلیمان بردن

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بہا مین لقا مین صفا مین ضیا مین ٭ بہ از دُرِ بیضا ہے نظمِ یقین ٭
فصاحت بلاغت لطافت ظرافت ٭ دل و جان سے شیدا ہے نظمِ یقین ٭
قدح خوارگانِ تقرّب کے حق مین ٭ شرابًا طہورا ہے نظمِ یقین ٭
تغلّب تصرّف تخلّف کے شر سے ٭ مُنزّہ مُبرّا ہے نظمِ یقین ٭
ہر اک شعر کی شاخ بندی سے دیکھو ٭ گویا نخل طوبےٰ ہے نظمِ یقین ٭

نفاست کا اوسکے تصرف ہی صادق
گویا نخل طوبےٰ ہے نظمِ یقین ٭

تقریظ ثالث از نتائج افکار منشی محمد عبد البصیر صاحب المتخلص بحضور بلگرامی سکرٹری و منصرم انجمن رفاہ عام اودھ

دھوان بھٹی سے اُٹھ کر یا الٰہی ابر رحمت ہو
کہ پیشِ زاہدانِ خشک تر دامن کی عزت ہو

میکدہ آفرینش کی بنیاد و آرائش اور خم کدہ دانش و بینش کی ایجاد و آسائش اُسی یگانہ مطلق کی قدرت و صنعت کا ظہور ہے جسکے پرتو جمال جہان آرا سے کاسہ مہر و ماہ شام و پگاہ نورًا علےٰ نور ہے۔ اُسکی خفیف توجہ نے حلقہ بادیہ پیمایان حیرت و کثرت کو بادہ پیمایان وحدت و معرفت کا دور بنا دیا۔ اور صحراے غفلت و جہالت کے پیاسون اور بدحواسون کو ایک

خراباتیانِ تعشق کے حق مین ؎ شرابِ شفا ہے کلامِ یقین ؎
غم و رنج و وحشت کے امراض کی مجرّب دوا ہے کلامِ یقین ؎
نئی بندشونکی قلم کاریون سے مُرتّب ہوا ہے کلامِ یقین ؎
اوسی کی ریاضت کا ثمرہ ہے یہ کہ پھولا پھلا ہے کلامِ یقین
کمالات سے قُطب الابرار کے یہ جوہر نُما ہے کلامِ یقین ؎
اوسی رشکِ گُل کی کرامات سے سراسر کھِلا ہے کلامِ یقین ؎

تہِ دل سے گر دیکھیے اسکو ہادی
سزائے ثنا ہے کلامِ یقین ؎

تقریظ ثانی نہنگ بحر معانی شاعر لاثانی برگزیدۂ ربّ معین محمد صادق الیقین متخلص بصادق سلّمہ الخالق

نہایت دل آرا ہے نظمِ یقین ؎ بغایت طرب زا ہے نظمِ یقین
مضامین کی شُعلہ انگیزیون سے سراپا مجلّےٰ ہے نظمِ یقین
گُہر ریزیِ معنی و لفظ سے ؎ عجب فرحت افزا ہے نظمِ یقین
قوافی کی بندش یہ دیتی ہے جلوہ کہ عقدِ ثُریّا ہے نظمِ یقین

فرض وسنت ہتماشاے تو از یاد م رفت
پردہ بر روے فگن باز سن ایمان مطلب

اسی سرور صہباے کائنات کی نعت کا ترانہ اور اوسی سرمست ساغر کا لکوثر کا افسون و افسانہ سرود وستار کے تار تار سے آشکارے ہے طوطی و ہزار صلصل و موسیقار سب شاکی درد ہجران ہین ذرا سا گوش ہوش درکار ہے ؎

کسانے کہ یزدان پرستی کنند
بر آواز و دولاب مستی کنند

جسنے دونی پر لات ماری خودی سے ہاتھ اُٹھایا ہے۔ نافہمون نے سمجھ لیا کہ خودی مین بیخودی ہے بے محل حال لایا ہے اللہ اللہ کہین دریاے سکوت و سکون بڑے زور شور سے طغیانی پر آکر لہرا رہا ہے۔ اور کوئی روشن دل صورت آشنا محیط جذب و انجذاب کی موجون مین اوچھل کود کر غوطے کھا رہا ہے بقول حافظ شیراز ؎ شب تاریک و بیم موج و گرداب بے چنین حائل ۔ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ۔ کوئی محرم اسرار دانا سے راز برنگ مینا سے کہ پنبہ دہان۔ اور کوئی دلجلا گرفتار بلا بسان نے نعرہ زنان بقول رومی ؎

موسیا آداب دانان دیگراند
سوختہ جان و زدانان دیگراند

کسی کا پاے تمنا ریگستان طلب کوہستان تلاش کی مشقون سے آبلہ دار۔ اور کوئی بیدار بخت و خوش نصیب ہر دم شاہد مقصود سے ہمکنار۔ بقول کسے ؎

عجب رنگ آپسمین لائے ہوئے ہین ۔ وہ ہم مین ہم انمین سمائے ہوے ہین

جُرعہ جام ذوق وشوق کا چکھا کر چھکا دیا۔ حقیقت مین بیدار وہشیار
وہی ہین جو اوسکے مست اور متوالے ہین اور نادان وبیخبر انھین سے
عبارت ہے جو چون وچرا والے ہین۔ استدلال وجوب وامکان اور
استدراک علت ومعلول سلسلہ دور وتسلسل مین گرفتاری کی دلیل
معقول اور رندی وخرابا تی مستی وسرشاری سیرابی وکامیابی کی سبیل مقبول
دیدار حور وغلمان کا خیال محال ہے اور ارباب قیل وقال۔ وصل دلدار خوش جمال کا
سودا ہے۔ اور اصحاب وجد وحال۔ قمریان طوق بگردن ہر دم اسکی جستجو
مین گوگو کا دم بھرنے پر غش ہین۔ اور سروشمشاد سراپا الفت الفت بسنکر
لوث شور وشوریدگی سے آزاد وسرکش۔ بلبل بلبلا کر نعرے مارتی ہین سر
دھنتی ہین۔ گل کھلکھلا کر ہنستے ہین جب سنتے ہین ؎

بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان ست
بہ عندلیب چہ فرمودہ کہ نالان ست

اسی مکیدۂ سودا کا پیر مغان اور مصطبۂ معرفت کا ساقی دوران وہ
حبیب محبوب حقیقی ہے جسکی عالی ظرفی اور دریا دلی کی یہ سب جلوہ گری ہے
علماء باعمل کے گروہ اوسی سلطان معظم کی فوجین ہین۔ اور اولیاء اکمل
کے انبوہ اُسی بحر ذخار کی موجین۔ اوسکا تغمہ من رانی فقد راء الحق سنکر
ارباب حال کا عجیب حال ہے نہ ثواب کا لسر کا نہ عذاب کا ملال۔ نہ جہنم کا
کا کھٹکا نہ جنت کا خیال ہے یقول مولانا نظیری ؎

سخنوری دی ہے۔ کیسی شیوا زبانی اور طلاقت لسانی ظاہر کی ہے خداوند کریم
اس کتاب کو مقبول و منظور کرے اور حضرت مصنف کی سعی مشکور کرے آمین فقط

ایضاً قطعۂ تاریخ

محی الدین و شاہِ شہر گیلان — ز آلِ پاک ختم المرسلین ست
ولایت یافت از ارثِ اب و جد — کہ از نسلِ امیر المومنین ست
ز فیضش ذرہ ذرہ ہست روشن — تو گوئی آفتابے برزمین ست
توانا دستگیر آمد جہان را — خدا را او حبیبِ نازنین ست
خطابش غوث اعظم قطبِ اقطاب — دلش روشن تر از ماہِ مبین ست
گرامی نام عبد القادرش ہست — کہ نقشِ جان و ہم زیبِ نگین ست
ہمایون فاضلے افضل تر از خلق — خجستہ حامیِ دنیا و دین ست
زہے دانائے اسرارِ الٰہی ست — خہے محبوبِ ربّ العالمین ست
کرامانش بگوشِ ہوش بشنو — چہ دلچسپ و دل آرا دل نشین ست
بیک مجموعہ شد جملہ فراہم — کہ کارِ خامۂ علم الیقین ست
مولف را ز ما صد آفرینہاست — کہ فکرش طرفہ مضمون آفرین ست
کمالش با کمالِ شاہ ماند — کلامش در عذوبت انگبین ست
علوِ رتبہ او را ہمین بس — کہ آن نقشِ اہل کرسی نشین ست
قلم و شد سخن او شہریارش — کہ او را از ازل زیرنگین ست

حضور این گفت تاریخ کتابش
زہے تالیف مولانا یقین ست

اونھین آداب دانون کے ادب آموز اور اُنھین دِل جلون کے دل سوز
مخمورون کے چارہ گر رندان صافی مشرب کے افسر۔ حریفون کے اُستاد۔
دستگیر ابدال واوتاد غوث الصمدانی قطب ربانی۔ محبوب سبحانی۔ راضی
برضائے یزدانی حضرت شیخ المشائخ **سید عبدالقادر جیلانی** ہین جو
عالم فانی مین گویا باقی اور ذات باقی مین فانی ہین۔ دادا پوتے ایسے
ہوتے ہین۔ ایک شریعت ورحمت کے صابون سے جنم داغ گناھون کے
دھوتے ہین اور ایک ابوسون گریبان ودامن کو بادۂ معرفت وحقیقت
سے بھگوتے ہین۔ ایک نجات کے ذمہ دار۔ دوسرے وصل ووصال کے
مددگار۔ اُنھین کے حالات کشف وکرامات علم وکمال۔ جاہ وجلال معتبر اور
مستند کتابون سے چُنکر نہ کہ اِدھر اودھر سے شکریہ اور کرم وعظم مولانا شاہ
محمد **علم الیقین** تخلص بہ **یقین** نبیرۂ حضرت مولانا شاہ نجات اللہ
قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجموعہ تالیف کیا۔ اُس دریاے حقیقت و
معرفت کو جو ہر آبدار اور دُر شاہوار فصاحت وبلاغت سے بھر دیا۔ اِس
کتاب لاجواب اور کشکول مستطاب کا **سلطان الاذکار** نام ہے
مقبول انام مطبوع خاص وعام ہے۔ حضرت مصنف کی حُسن لیاقت علم و
استعداد کے واسطے حاجت بیان نہین۔ ارباب فراست وگیاست سے
کوئی نکتہ نہان نہین۔ مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید کی مثل
بے کم وکاست پائین گے۔ سمجھنے والے خود سمجھ جائینگے کہ کیا داد ہنروری و

غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مجو رتبہ عالی جنابِ غوث کا دیکھا
کہ جنکی پشت پر شاہِ رسالت نے قدم رکھا
نہین خاصانِ ربِّ ذوالمنن مین کوئی انکا سا
اک ادنیٰ ودد کو ابدالیت کا مرتبہ بخشا

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

نبی کے نور دیدے ہین سراج الاولیا ہین یہ
امام العارفین ہین سالکونکے پیشوا ہین یہ
ہزارون کو ہین رہ پر لائے یکتا رہنما ہین یہ
کرین ذرّون کو رشکِ مہر وہ مہرِ ضیا ہین یہ

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

گدائے غوث صمدانی ہو تا شاہِ جہان ہوگا
ترے پر رحم فرما خالقِ کون و مکان ہوگا
جو کچھ رازِ نہان ہے سو وہ سب تجھپر عیان ہوگا
مقرب ہوگا مقبولِ خدائے انس و جان ہوگا

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مریدی لاتخف ہے قولِ شاہِ اولیا یارو
وفا کو خوف روزِ حشر کی سختی کا کیونکر ہو
وہ ایسے پیر ہین عالی ہمم بحرِ کرم خوشخو
نگاہِ مہر انکی ایک بس ہے سب گناہون کو

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

ولہ

قطب ربّانی کی حاصل جب محبت ہوگئی
دور سب آئینہ دل کی کدورت ہوگئی

اک نظر ادھر بھی

نیازمند نے بعد ختم اس کتاب نایاب کے یہ بات بہت عمدہ اور مناسب خیال کی کہ بعض حضرات
وعاشقان حضرت غوث پاک عبارت نظم مدحیہ مثل قصائد وغیرہ نہایت جوش اور حسن عقیدت سے
پڑھتے ہین - لہذا چند قصائد وغزلیات مدحیہ بزبان اردو جسکے مضامین نہایت پُر اثر ہین درج عمدہ
عمدہ کتابون سے انتخاب کرکے تذر ناظرین کیے جاتے ہین - جو خالی لطف سے نہونگے -

خاکسار - محمد عبد الستار خان تاجر کتب

قصائد در مدح حضرت قطب الاقطاب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

حسام الدین ہین بیشک جناب غوث صمدانی
رہبر ہین ہر بلا ورنج کے وہ قطب ربانی
کیا کر روز وشب انکے درِ دولت کی دربانی
خدا کے فضل سے ہوگی تری مشکل کی آسانی

ممکن تشویش و باش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

یہ شیخ امت احمد ہین رمز حق سے ماہر ہین
یہ بیشک نور چشم حضرت شبیر و شبر ہین
شریعت اور طریقت اور حقیقت کے یہ رہبر ہین
چراغ معرفت کے یہ ضیا ہین ماہ انور ہین

ممکن تشویش و باش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

محبت غوث کی رکھ دل مین تا فضل خدا ہوگا
ترے پر سایہ لطف جناب مصطفےٰ ہوگا
بت پندار ٹوٹے گا حصول مدعا ہوگا
قسم اللہ کی محکم ترا ایمان سوا ہوگا

ممکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی

جو تمھارے ورد اسمائے معظم کا کرے
منزلِ مقصود کو پہونچے خدا کے فضل سے

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

حُبِّ غوثِ پاک کردیگی ہر اک مُشکل کو دور
غم سے دوزخ کے گنہگارونکو بخشیگی سرور
ہے یہ جسکے دل مین وہ ہے جنتی مومن ضرور
جامِ کوثر حور دے گا اُسکو خالق بے قصور

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

رطب و یابس کا تمھین حق نے شہا مالک کیا
مُرغ و ماہی انس و جن کے آپ ہی ہین پیشوا
جد تمھارے فخرِ مرسل تم ہو فخرِ اولیا
قطب و غوث ابدال سب یہ جانتے ہین برملا

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

غرق ہون دریائے عصیان مین وفا مین سربسر
پر سدا رکھتا ہون وردِ نام قطبِ بحر و بر
ہی یقین وہ رحم فرما ہونگے میرے حال پر
اس بھروسے پر عذابِ قبر سے ہون بےخطر

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

از علیم اللہ شاہ قادری تخلص علیم

نیّرِ بُرجِ کرامت مطلعِ ماہِ مُنیر
دُرِّ دریائے ولایت موذنِ وردِ شنضمیر
والیِ مُلکِ ولایت تاجدارِ بے نظیر
دمبدم کہتا ہے تم سے عاجز و کمتر حقیر

کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدین پیر

معرفت کی سر بسر ظاہر حقیقت ہو گئی
منزلِ عقبےٰ کی ساری دور دہشت ہو گئی

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

خسروِ مُلکِ ولایت تاجِ فرقِ اولیا
سرورِ ہر دو سرا نسلِ شہیدِ کربلا

انکے سنگِ آستان پر جسنے اپنا سر رکھا
آتشِ دوزخ سے وہ آزاد مثلِ حُر ہوا

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

تم بجز ہے کون شاہِ عارفان یا دستگیر
ہین تمھارے حُکم کے پابند ہر برنا و پیر

جسکے سر پر ہاتھ پھیرا یا شہِ روشن ضمیر
ہو گیا دِل اُسکا روشن صورتِ ماہِ منیر

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

وہ نگاہِ غوث صمدانی کا یارو تھا اثر
اِک سرِ مو کے برابر پڑ گئی جس شخص پر

ہو گیا آگاہ رازِ مَن عَرَف سے سر بسر
دامِ نفسِ شوم سے پائے رہائی سر بسر

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

گلشنِ دینِ محمدؐ کے یہ ہین سروِ روان
سبز ہے اِن سے علیؑ و فاطمہؑ کا بوستان

ہین یہی لختِ دلِ شبیر اور شبّر کی جان
اسمین شک مطلق نہین تحقیق ہے یہ بیگمان

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دُنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

اولیا محتاج ہین اے سرورِ دین آپ کے
پائے احمدؐ تمنے اپنے دوشِ اقدس پر رکھے

کر نظر بخشش کی مجھ پہ یا محی الدین پیر

رکھ نوازش اور کرم اپنا سدا یا رب کریم
بس کفایت تجھ لقا کا دیکھنا ہے اے رحیم

تجسا پشتیبان ہو جسکا کیا اُسے پھر خوف و بیم
دمبدم شاہد ہو تجھ بخشش یہ کہتا ہے علیم

کر نظر بخشش کی مجھ پہ یا محی الدین پیر

مخمس وفا

گوہرِ بحرِ سخا قادر محی الدین ہین ۔
دُرِ دریائے عطا قادر محی الدین ہین

رازدانِ کبریا قادر محی الدین ہین
واقفِ رمزِ خدا قادر محی الدین ہین

پیشوائے اولیا قادر محی الدین ہین ۔

بوستانِ کُنت کنزًا کے یہی ہین باغبان
عارفون کی جان و دل اور رہنمائے سالکان

اِن سے آباد ہے لایزب گلزارِ جہان ۔
کیا بشر کیا دیو کیا جن و پری کیا انس و جان

سب کے حامی پیشوا قادر محی الدین ہین ۔

وہ اثر ہے قطبِ عالم کی نگاہِ فیض کا
پڑ گئی جس پر ذرا وہ مہ سار و شمذل ہوا

صورتِ خورشید روشن سب پہ ہے یہ ماجرا
ہو گیا ابدال دیکھا چور کو جب آنکھ اُٹھا

نورِ چشمِ اولیا قادر محی الدین ہین ۔

کیا لکھون اوصاف حضرت کے رخِ پُرنور کے
مطلعِ شمس الضحےٰ تابان ہے جسکے نور سے

تیرِ اعظم جو دیکھے بنکے تارا گر پڑے
دیکھ کر پروانہ ہو شمعِ یدِ بیضا اُسے

نورِ ذاتِ کبریا قادر محی الدین ہین ۔

اِن سے پائی ہے گُل باغِ کرامت نے بہار
اِن سے ہے قندیلِ عرشِ کبریائی تابدار

کشتِ دینِ سرورِ عالم کے ہین یہ آبشار
اِنکے ہی فیضِ قدم سے اولیا ہین سرفراز

پیشوائے اولیا قادر محی الدین ہین ۔

حق کیا ہے تجھ چرن کا فرش تا عرشِ برین
حاملانِ عرش ہین تیرے سدا خدمت گزین

تو سرائے کنت کنزًا کا ہے تا خلوت نشین
واصلان اکثر ہین لیکن قرب تجھ ثانی نہین

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

کشف تیرا ہے عیان از عرش تا تحت الثرے
مدح گو تجھ مرتبے کا عالم ہر دوسرا

مرتبہ تیرا ہے برتر سب صفت سے ماورا
کہنے کی حاجت نہین کچھ تم سے اپنا ماجرا

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

عارفون مین تو ہی ہے معروف از روزِ ازل
یا جتا ہے عرش پر تیری کرامت کا طبل

روز و شب فرمان مین ہین سارے کواکب اور جبل
پوچھتے ہین اولیا سب اس سخن کو برمحل

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

عرصہ لاہوت اور میدان دین کا شہسوار
مخزنِ رازِ الٰہی کا تو برحق رازدار

گنج مخفی بطون پایا ہے تجھے استتار
ہون ہمیشہ تجھ کرم اور فضل کا امیدوار

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

ہین ثنا خوانی مین تیرے راتدن سب بحر و بر
ہین سدا فرمان روا تجھ حکم کے جن و بشر

ہے لقب محبوب رب اور شاہِ جیلان مشتہر
معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی اک نظر

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مقصدِ دارین کی ہے فیض رس تیری جناب
تکیہ رازِ نہان تجھ در سے حاصل فتح باب

ایک ذرہ تجھ کرم کا ہے دو جگ کا آفتاب
بندہ کمتر کو اپنے رکھ تو بر راہِ صواب

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مجمع فضل و عطا اور منبع احسان ہے تو
عارفون کا تو سراسر دین اور ایمان ہے

لطف تیرا جان بخشِ قالبِ بیجان ہے
وصف کرنے کا مجھے کیا طاقت ایسا ن ہے

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میرے دستگیر

ہی محی الدین کی تمکو ندا سبحان سے
دینِ احمد کو کیا زندہ عجب عنوان سے
ہین مراتب دین کے ظاہر تمھاری شان سے
واقفِ اسرارِ دین ہو کلھم ارکان سے

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میرے دستگیر

قدمہی دہنہ کی جبکہ کی تمنے ندا اسنے
ہی سب اولیا کے دوش پر میرا اسرا
سب ولی اللہ لیے گردنپہ اپنی ہو فدا
ہین غلامی مین تمھاری کیا سلاطین گدا

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

تم باذن اللہ کہا عیسے نبی نے بار بار
معجزے دکھلا دیے سب ہین جہان پر آشکار
تم باذنی جبکہ کہتے پیر میرے نامدار
قبر سے مردے جلائے حکم سے اپنے پکار

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

یہ کرشمے سب جہان پر آپکے ہین آشکار
ایک خادم کے لیے مردے جلائے بیشمار
زن عقیمہ کو دلائے تمنے فرزند سات بار
تھی شکستہ حال بڑھیا ناوا اوسکی لائے پار

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

کیا کرون مین وصف اُنکی بخشش و انعام کا
کشف جاری ہو گیا ادراک اور افہام کا
ورد ہو مجکو شہا تیرے مبارک نام کا
کیونکہ ہے دنیا و عقبے مین وہ میرے کام کا

مالک ملک ولا قادر محی الدین ہین

تم سوا کسکو ملا ہے قطب ربانی لقب
گلشن ابدالیت تمسے ہوا ہے سبز سب
غوث صمدانی ہو اور لخت دل شاہ عرب
جانتے ہین آپ کو سب اولیا عالی نسب

خاص محبوب خدا قادر محی الدین ہین

کیا کرون مین شاہ جیلان کی سخاوت کا بیان
مثل حاتم جنکے در پر ہین ہزارون پاسبان
معدلت سے زیب پایا جسکے ہے نوشیروان
انکو کہتے ہین شجاعت مین شجیعان جہان

بازوے شیر خدا قادر محی الدین ہین

مومنو مین وہ ہون محو کوے غوث العالمین
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھون جانب خلد برین
گر خراش ناخن عصیان سے ہو نہین دل حزین
مرہم بخشش کی امید آپ بن مجکو نہین

درد عصیان کی دوا قادر محی الدین ہین

گھس گئے پائے تمنا اس طلب مین شاہ دین
پر غبار فرش اس عاجز کے ہاتھ آیا نہین
یاس کے نالے نہ کر اب ایدل اندوہگین
کوئی محروم اس جناب پاک سے پھرتا نہین

سب کے ہی حاجت روا قادر محی الدین ہین

یہ دعا ہی رات دن اے خالق لیل و نہار
الفت غوث الورا مین تن سے نکلے جان زار
ہی نگین دل پہ نقش نام غوث نامدار
کسطرح مجھکو جلا دیگی بھلا دوزخ کی نار

میرے حامی اے وفا قادر محی الدین ہین

مسدس افغان

تم مرے فریادرس ہو غوث اعظم دستگیر
التجا کرتا ہون تمسے یا ولی روشن ضمیر
عقد مشکل کھولدو یا قطب عالم بے نظیر
ہو کرم ہر حال مین یا حضرت پیران پیر

صالح الاوقات منظورِ جنابِ مصطفےٰ — شاہبازِ مغفرت اور سبطِ شاہِ لافتےٰ
خانۂ بزمِ ولایت کے چراغِ پُرضیا — سرِ انّی جاعل فے الارض رمزِ انّما
نیّرِ برجِ سیادت فیضِ دوران دستگیر

پیکرِ آیاتِ رحمت سان خرامان درجہان — رہ روِ راہِ صراط المستقیم و رازدان
صاحبِ زہد و ورع فخرِ ریاضت ظلِّ شان — حاکمِ ملکِ حقیقت بر شریعت کامران
طالبِ سرِّ حقیقت شمعِ ایقان دستگیر

مخزنِ اسرارِ لی فضل و عطائے کردگار — آسمان ہوتا ہے جنکے فرق پر دائم نثار
مطبخی ہے آفتاب اُنکا سدا خدمتگذار — ماہتابِ چرخ پھرتا ہے جلو مین بندہ وار
خضرِ اعظم ہین تمھارے خان سامان دستگیر

لیلۃ المعراج مین عرشِ برین پر مصطفےٰ — جب لگے چڑھنے کو یون خلّاقِ عالم سے کہا
کچھ قدم رکھنے کے خاطر میرے تئین ہووے عطا — تب شہِ غوث الورےٰ کی روح کو بھیجا خدا
پانون پیغمبر کا کاندھے پر لیے وان دستگیر

پہونچ کرسی پر رسول اللہ کہے یا کردگار — یا الٰہی کون ہے یہ شخص عالی اقتدار
مہربانی سے اُسی دم بول اُٹھا پروردگار — یہ نواسا آپ کا ہے اور حسن کا یادگار
بادشاہِ عارفان وحدت کے بستان دستگیر

وان دعا کی تھی نبی صاحب نے بالطف و کرم — تم لیے کاندھے پہ جیسا اسجگہہ میرا قدم
ویسا پانون دوش پر لین آپکا اہلِ ہمم — یعنے سارے اولیاء اللہ اُمت دمبدم
ہین عظیم الشان عالی کانِ احسان دستگیر

اور پیدایش کے دن پھر یہ ندا سب پر ہوا — سب جہان مین رونما ہے اولیا کا پیشوا
سنتے ہی سارون نے آ قدمون کو کاندھے پر لیا — اے فقیہ اُس کفشِ پا کو اپنی آنکھون پر بٹھا

فیض روشن ہے تمہارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہون مشکل کو میری دستگیر

ہین قدم پر جنکے سب جن و بشر ہر دم نثار
اسکی اب منظور تو کرلے ثنا اے خاکسار

خاک برداری مین ہو نعلین کی خدمتگذار
کیون نہو افغان فدا تیرے سگِ گردون وقار

فیض روشن ہے تمہارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہون مشکل کو میری دستگیر

مخمس فقیر

السلام ای اولیاء اللہ کے سلطان دستگیر
السلام اے مومنون کے دین و ایمان دستگیر

السلام اے مظہرِ اسرارِ رحمان دستگیر
السلام اے سرور و سالارِ کیوان دستگیر

السلام اے ماہِ گیلان مہرِ تابان دستگیر

آیتِ رحمت کے پرتو سیدِ عالی ہمم
معدنِ جود و سخا فضل و عطا کانِ کرم

بادشاہِ دو جہان قطبِ زمان نیکو شیم
زمرہ عرفا کی صف مین ہے ترا صاحب علم

سرگروہِ عاشقانِ محبوبِ سبحان دستگیر

مالکِ ملکِ ولایت رہبرِ راہِ خدا
مطلعِ دیباچہ بلغ العلی کشف الدجیٰ

بادشاہِ دوسرا شمس الضحیٰ غوث الورا
مظہرِ سر دفترِ ارباب دین گنج ولا

فخرِ کیوان برہمان نورِ تابان دستگیر

اے رسول اللہ کے نور العین کے نور البصر
اور حسن کے لختِ دل شاہِ حسینا کے جگر

فاطمہ کے نورِ دیدے معدنِ فضل و ہنر
شہسوارِ ہل اتیٰ کے باغ کے گل اور ثمر

دفترِ ارکانِ دین کے نیک برہان دستگیر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

لشکر امراض نے صحت کو دی میرے شکست
کر دیا ہے چرخ نے بے طرح مجکو تنگدست
تا رہا آپسمین یارو دل کا اپنے بندوبست
ہی زبان عاری کرون ظاہر جو اپنی سرگذشت

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

غم نے شاہا لے لیا ہے عیش کا گھر بار لوٹ
ہو رہا ہون کھا کے اپنے آپ کو چون عنکبوت
دکھ کا دعویٰ ہو گیا ہے دل پہ مسلم اور ثبوت
یا بدن سے جان نکلے ہووے یا دل کو سکوت

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

پہونچے کیا طاقت کوئی رتبے کو تیری گرد کے
تم علاج ہر مرض ہو اور دوا ہر درد کے
شکر حق ہم لگ گئے دامن سے ایسے مرد کے
ہم پڑے بیمار ہین محتاج ماء الورد کے

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

سب سے تم عالی نسب ہو مظہر نور الٰہ
مین ہون عاصی بدعمل اور بے نہایت پرگناہ
مرشد کامل ہو تم اور رہبر راہ خدا
تم سے یہ مطلب ہے میرا دو جہان کے بادشاہ

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

گرچہ گستاخی ہی کرنا تم سے اسجا قیل و قال
کب تلک جیتا رہونگا ہوئیگا آخر وصال
مر چکا یا پیر دکھلاؤ مجھے اپنا جمال
آرزو رکھتا ہون یہ ہر دم یہ ہی میرا سوال

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

کہتے ہین جسکو ضیاے چشم ایمان دستگیر

مسدس نقی

جا صبا بغداد مین میری طرف سے عرض کر
بندہ دارم خوارا بر من عاجز نگر

گرچہ ہون یا پیر خدمت سے مقصر سر بسر
پر تمھارے نام کا ہے نقش لوح دل اوپر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم نبی کے لاڈلے اور مرتضےٰ کے تم ہو لال
حضرت حسنین کے تم ہو چمن مین نونہال

جان لب ہون کیا کہون کہنے کی نین مجھمین مجال
تم سا میرا پیر ہو پھر ہو مصیبت سے مجال

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

قبلۂ کونین ہو اور کعبہ دارین تم
مرتضےٰ کے لاڈلے زہرا کے نور العین تم

سرو باغ ابنا جان و دل حسنین تم
یہ تعجب ہے رکھو مجھ کام کو مابین تم

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم ہو یکتاے زمان دونون جہانکے بادشاہ
محرم راز حقیقت واقف سر الٰہ

تک تو میرے حال پر کرتا سبیل اللہ نگاہ
اے مرے غمخوار و مونس اے مرے پشت و پناہ

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

غم کی قینچی ہے کترتی نسخۂ دل کے ورق
طفل دل کو درد کا استاد دیتا ہے سبق

عیش کا خورشید ڈوبا دیکھ حیرت کی شفق
اسلیے پیتا ہون بھر بھر خون مین غم کے طبق

اے تقی بس کر نہ کر اب آہ و زاری اسقدر
اب کر نگے حال پر تیرے وہی صاحب نظر

پہونچی ہے فریاد تیری پیش شاہِ بحر و بر
یہ سخن وردِ زبان کر بات ساری چھوڑ کر

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اُپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

وفا

دل و جانِ جنابِ مصطفےٰ محبوب سبحانی
حسن کے راحتِ دل تم ہو یا محبوب سبحانی

جگر بندِ علی مرتضےٰ محبوب سبحانی
ہو نورِ چشمِ شاہِ کربلا محبوب سبحانی

چراغِ خانۂ خیر النسا محبوب سبحانی

تمھارے نور رخ سے ہنکا چہرہ ہوا روشن
کہا یہ شعر جسنے دل کرے اُسکا خدا روشن

تمھاری مہر سے قصرِ فلک سارا ہوا روشن
چراغِ بزمِ دینِ مصطفےٰ کو کر دیا روشن

تمھین نے اے سراج الاولیا محبوب سبحانی

سرِ کل اولیا پر قطبِ دین کا ظل دامن ہے
تصدق نامِ اقدس پر ہر اک شیخ و برہمن ہے

خم انکے آستانِ پاک پر ولیونکی گردن ہے
یہ روشن ہے دل ارباب عرفان اسسے روشن ہے

کہ ہین آئینہ صدق و صفا محبوب سبحانی

تمھارا آستان ہے سجدہ گہ ہر ایک کامل کا
یہی ہے تکیہ اس بیوا پابند منزل کا

وہ ناقص عقل ہے قائل نہین جو تیسے عاقل کا
کرے سرمہ اسے دانا اپنے دیدۂ ترکا

جو ماتھہ آئے تمھاری خاک پا محبوب سبحانی

گروہِ اولیا مین دوسرا کوئی نہ تجسا ہے
خدائے پاک نے وہ رتبہ اعلےٰ تجکو بخشا ہے

ترا طبلِ کرامت ہر جگہہ یا شاہ بجتا ہے
سکندر جاہ ہے جمشید فر ہے فخر دارا ہے

تری درگاہ کا ادنےٰ گدا محبوب سبحانی

شہنشاہی ہے اقلیمِ ولایت کی تجھے زیبا
تجھے خلاق عالم نے کیا سرتاج ولیون کا

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم بنا کر سکا ہے یا محبوب سبحانی علم
تم سوا کر سکا ہے دوشِ اولیا اوپر قدم

یا شہِ عالی نسب یا مظہرِ نورِ قدم
ہون پتِ عاجز یہی وردِ زبان ہے دمبدم

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تن ہا گرچہ مو بمو بحرِ گناہ ہو نمین غریق
تم ہو صاحب لطف رکھتا ہون یہ امید عمیق

جز تمھاری ذات کے کوئی نہین میرا رفیق
تمسے اپنا مدعا رکھتا ہون آ میرے شفیق

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

قطبِ عالم غوثِ اعظم رہبرِ دنیا و دین
دستگیرِ بیکسان اور جرم بخشِ مذنبین

ہی ترے ماتھے کے آگے فدرہ سان ماہ مبین
تابعِ فرمان ہین تیرے کرامًا کاتبین

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

دردِ عاجز کی سدا ہے تیری مدح دلپذیر
تم کروگے مخلصی میری بروزِ دار و گیر

کچھ نہین بیبات رکھتا ہون بنامِ دستگیر
بیت یہ ہے خانہ دل مین ہمارے جا گیر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

کر دیا ہی سنگِ غم نے شیشہ دل کو شکست
چور ہون فرقت سے کرتا ہون مین دل کو لخت لخت

جسم زار اپنا ہے لاغر بید مجنون کی صفت
اے مرے والی عجب مشکل پڑی ہے مجھپہ سخت

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

سلطان عبد قادر جیلانی باکمال
محبوب خاص خالق یکتاے ذوالجلال
مقبول بارگاہ خداوند لایزال
پائی ہے جن سے دین نے سب رونق و کمال

بس ہے وسیلہ تجکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

وارث ہین انبیا کے شہ پیر دستگیر
مرشد ہین اولیا کے شہ پیر دستگیر
ہادی ہین اتقیا کے شہ پیر دستگیر
رہبر ہین اصفیا کے شہ پیر دستگیر

بس ہے وسیلہ تجکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

بدر منیر اوج ولایت کے در جہان
خورشید آسمان ہدایت کے بیگمان
ہین فیضیاب نور سے جنکے سب انس و جان
اوصاف انکی ذات کی سب کس سے ہون بیان

بس ہے وسیلہ تجکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

ہین پیشوا جہان مین صغیر و کبیر کے
حامی ہین اور معین ہین گدا و امیر کے
شافع ہین روز حشر مین شاہ و فقیر کے
کیا ڈر ہے انکو جو ہین مرید ایسے پیر کے

بس ہے وسیلہ تجکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

کاندھے پہ انکے ہے قدم ختم مرسلین
اور اولیا کے دوش پہ انکا قدم یقین
لینے تھے پیروی پہ محمد کے محے دین
تب اولیا خوشی سے ہوئے انکے تابعین

بس ہے وسیلہ تجکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

تو ہی لاریب شہبازِ ولایت سدرہ یکتا — جو قربان ہو تری ابرو کمان پر مرغ دل میرا
نشانہ تیرِ غم کا ہو نہ یا محبوب سبحانی

نگاہِ لطف میرے حال پر غوث الورا کیجے — ہجومِ غم کو اے قطبِ زمان اب دور کر دیجے
تہیدستی کے باعث تنگ ہون میری خبر لیجے — مرادِ من درِ مقصود سے اب جلد بھر دیجے
تمہاری ذات سے ہے بحرِ سخا محبوب سبحانی

تمہاری ذات سے یا قطبِ عالم دافعِ آفت — تمہاری مہربانی ہو ذرا تو دور ہو کلفت
تمہین روشن ہی میرا حال شاہِ آسمان رفعت — کچھ ایسی کیجیے صورت کہ میرے دل کو ہو فرحت
رہا کرتا ہون غم مین مبتلا محبوب سبحانی

منغص عیش ہے اور دل ہے محزون تنگدستی سے — نہایت تنگ مین اب ہو گیا ہون تنگدستی سے
نہین رکھتا ہی مجکو یار گردون تنگدستی سے — بہت چکر مین ہون اور ہے جگر خون تنگدستی سے
کشائش کیجیے جلدی عطا محبوب سبحانی

اگر درگاہِ پاکِ قطبِ دین مین التجا لاوین — رہا قیدِ غم و اندوہ سے بے شبہ ہو جاوین
یہ وہ دارالشفا ہے اے سخا اسمین گر آوین — ہزارون مردمِ بیمار اک دم مین شفا پاوین
کرین چشمِ عنایت گر ذرا محبوب سبحانی

شہِ ہر دو جہان ہین آپ اور عاجز گدا ہو نمین — ہما اوجِ ولایت کا تمہین کو جانتا ہو نمین
غم و رنج و الم مین اب نہایت مبتلا ہو نمین — مری مشکلکشائی کیجیے عاجز وفا ہو نمین
برائے حضرتِ مشکلکشا محبوب سبحانی

مسدس جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظ مرحوم تخلص یونس

بادِ صبا نے مجکو جگایا ہے صبحدم — کہنے لگی کہ کیلیے کھاتا ہے اتنا غم
اب دور کر تو دل سے سب اپنا غم و الم — غوث الورا کے جلدی سے اٹھ جا پکڑ قدم
بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا

غزل

ہمارے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی ہین
ہمارے رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہین

رسول اللہ کی اولاد مین ہین وہ ولی حق
جہان کے بادشہ خواجہ معین الدین چشتی ہین

شریعت معرفت سے اور حقیقت سے طریقت سے
ہوے واقف سدا خواجہ معین الدین چشتی ہین

حسب مین ہین وہ لاثانی نسب مین وہ در یکتا
علی کے دلربا خواجہ معین الدین چشتی ہین

شفا حاصل زمانے کو مزار پاک سے انکے
مریضون کی دوا خواجہ معین الدین چشتی ہین

ہر اک چھوٹا بڑا کہتا ہے انکو ہند کے خواجہ
ولی ہند کیا خواجہ معین الدین چشتی ہین

کیا ہندوستان مین قبضہ صمصام کرامت سے
شجاع باصفا خواجہ معین الدین چشتی ہین

زبان لاؤن کہان سی جو کرون توصیف مین انکی
پے مدح و ثنا خواجہ معین الدین چشتی ہین

خدا کو پائے گا طالب مقرر عشق سے انکے
مقرر رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہین

غزل

شہ مقبول سبحانی محی الدین جیلانی
رموز فخر انسانی محی الدین جیلانی

حسن کے لاڈلے جانی محی الدین جیلانی
حسینی نور پہنانی محی الدین جیلانی

محیط بحر یزدانی معلے غوث سبحانی
نبی سیرت علی ثانی محی الدین جیلانی

شہ شاہان سبحانی شہ مقبول یزدانی
مراتب مین ہو لاثانی محی الدین جیلانی

کلام حسن لاثانی دل سبطین دوعینی
تمھین تفسیر قرآنی محی الدین جیلانی

علی ہین پیشوا تیرے گنی ہین رہنما تیرے
تو ہی ہے شیر یزدانی محی الدین جیلانی

غریق بحر عرفانی محیط بحر ربانی
کراماتون مین لاثانی محی الدین جیلانی

تمھارا جسم نورانی تمھارا حسن لاثانی
ہو تم ساتھ ہے ثانی محی الدین جیلانی

طبیب غیب دان تم ہو رفیق بیکسان تم ہو
کرم سازی مجبانی محی الدین جیلانی

کشف و کرامت اُنکی جہان مین ہے سب ظہور
روئے زمین پہ فیض کا اُنکے بچھا ہے نور
سب شرک و کفر اُنکے سبب سے ہوا ہے دور
تھا رات دن خدا ہی کا اُنکے تئین حضور

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

سب اولیا ستارے ہین اور یہ ہین ماہتاب
قطبون مین سارے بلکہ یہ ہین مثل آفتاب
اُنکے کمال ظاہر و باطن ہین بے حساب
اسواسطے ہے اُنکا طریقہ بہت صواب

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

بغداد مین تو جاکہ وہان اُنکا ہے مزار
اور نقد جان کو اپنے تو کر صدق سے نثار
یا شیخ عبد قادرِ فریاد رس پکار
تا اُن سے تیرے دل کو مدد ہووے بار بار

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

ہے قادری مرید تو لا شکر حق بجا
جسنے تجھے نصیب کیے ایسے پیشوا
سب اولیا مین کوئی نہین اُنکا رہنما
ہو مخلصی گر اُن سے تو لیوے گا اقتدا

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

انکار جسکے دل مین ہو ایسی جناب سے
کیونکر ہو امن اُسکو خدا کے عتاب سے
یونس نہ جانیو کہ وہ چھوٹے عذاب سے
محروم بلکہ ہوگا وہ اجر و ثواب سے

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

قرأت

مجموعہ قرأت - اسمین بیس رسالے قرأت کے ہین اور انواع اقسام کے مضامین قرأت مندرج ہین قیمت - ۵ر

تصوف

رفیق الارواح - ترجمہ اردو انیس الارواح - ۲ر

انیس الارواح - بزبان فارسی - ۱ر

منہاج العابدین - مصنفہ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ یہ کتاب لائق دید ہے - قیمت مع محصول - ۵ر

مقاصد الصالحین اُردو - اسمین دس مقصد ہین حالات اولیاے کرام کے بیان ہین - قیمت مع محصول ۲ر

مقالات صوفیہ - اسمین اقوال بزرگان دین کے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ تک معتبر کتابون سے منتخب کرکے شاہ محمد کاظم صاحب علوی نے جمع کیے تھے اور بقیہ شاہ تراب علی صاحب نے پورے کیے اسمین ایک سو تینتیس ۱۳۳ اولیاء اللہ کے اقوال ہین - قیمت مع محصول - عہ

اعجاز غوثیہ مع حکایات الاصفیا اردو - اسمین حضرت غوث پاک کے حالات کرامت اور سوانح عمری نہایت تفصیل سے مندرج ہین اور حکایات الاصفیا مین اور اولیاء اللہ کے حالات کرامات و خرق عادات لکھے ہین - قیمت مع محصول - ۵ر

خلاصہ اربع انہار - یہ مختصر کتاب جناب مولوی شاہ رحمت علی صاحب یوسفی نقشبندی فتحپوری نے حالات تصوف و وحدت و رسالت و طریق سلسلہ فقرا و طریق سلب مرض و دفع بلا وغیرہ مین ایک نئے طرز [illegible] اسکی ہلاخطے پر منحصر ہے

گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا ہے - قیمت مع محصول ۲ر

سبع سنابل فارسی - یہ نایاب اور بےمثل کتاب طریق سلوک و معرفت و حقیقت سے مملو ہے مصنف اسکے سید عبید الواحد صاحب بلگرامی قدس سرہٗ ہین مطبع نظامی مین یہ کتاب نہایت خوشخط اور صاف چھپی ہے قیمت فی جلد مع محصول - - - عہ

خیالات نادرہ - تصوف مین ایک مختصر رسالہ ہے مگر حالات طریق تصوف و معرفت و حقیقت نہایت سہل اور تفصیل سے لکھے گئے ہین - مولف اسکے جناب نواب احمد حسنخا نصاحب بہادر نداق رئیس پریانوان ہین - قیمت مع محصول - - - ۱ر

شفاء العلیل - ترجمہ قول الجمیل مع ہدایۃ السبیل بےمثل کتاب ہے - مصنف اسکے عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور مترجم جناب مولوی خرم علی صاحب ہین - اسمین گیارہ فصلین ہین قیمت ۶ر

حکایات الصالحین - یہ نایاب کتاب بزبان اردو فن تصوف مین بے عدیل و بے نظیر ہے - قیمت - ۵ر

اسرار العارفین اُردو ترجمہ دلیل العارفین مولفہ حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہٗ مترجمہ مولوی فضل اللہ صاحب - قیمت مع محصول - ۳ر

تقویۃ القلوب - اسمین آنحضرت کے فضائل و خصائص اور درود شریف کے منافع اور فوائد کا بیان ہے اسکے مضامین مثل معارج النبوۃ و مدارج النبوۃ وغیرہ ہین قیمت مع محصول - - - ۶ر

آئینہ ایمان - اسمین ایمان و اعتقاد کا بیان ہے قیمت ۲ر

مولود جیبی - یہ مولد شریف نظم و نثر مین لاجواب ہے - قیمت مع محصول - - - ۴ر

Pno 12249

تمہارا نام جو لیوے مراد اپنی وہین پاوے
گل گلزار احمد ہو بہار عشق سرمد ہو
حسب مین تم ہو لاثانی نسب مین ہو درفشانی
ہمارے پیشوا تم ہو ہمارے رہنما تم ہو
بباطن نور یزدانی بظاہر شکل انسانی
مہ و خور دیکھے جسدم وہین شرمندہ ہو باہم
امیر اعظم اثانی وزیر شاہ شاہانی
شہ سلطان گیلانی تمہارا ہے نہین ثانی
ضیا بخش سبحانی فروغ دین و ایمانی

پکارے جو بآسانی محی الدین جیلانی
علی کے ماہ تابانی محی الدین جیلانی
سراج سلیمانی محی الدین جیلانی
جہان کے مقتدا جانی محی الدین جیلانی
بصورت مجتبےٰ ثانی محی الدین جیلانی
پکارا وٹھین کہ سبحانی محی الدین جیلانی
حقیقت نور ربانی محی الدین جیلانی
حبیب خاص یزدانی محی الدین جیلانی
خطا پوش مریدانی محی الدین جیلانی

دل و جان سے یہ ہے طالب تمہارے فیض کا طالب
ادھر ہو فیض روحانی محی الدین جیلانی

خاتمۃ الطبع

خدائے عزّ و جل کا ہزار ہزار شکر و احسان کہ ان ایام برکت انجام مین کتاب لاجواب سراپا اما
یعنے سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار کہ جسکا ہر صفحہ مخزن اسرار محبوب سبحانی
اور ہر ورق گلدستہ کرامات شاہ جیلانی ہے مع اضافہ چند قصائد و منقبت چیدہ بار دوم
حسب ایماے و فرمایش تاجر نامی حافظ محمد عبدالستار خانصاحب دام اللہ الوا
تصحیح تمام و تنقیح تمام مطبع دلپذیر لکھنؤ واقع امین آباد مین
بماہ جمادی الاخری ۱۳۱۵ھ خاکسار جے نرائن
کے اہتمام سے طبع ہوکر مقبول
خاص و عام ہوئی

اعلان

بیا اینجا ببین این گلشن اسرار ربانی
چہ گل کرد اندرین گلہای حال شاہ جیلانی

کتاب کیا ہی جواہر کرامات اولیا کا گنجینہ ہے۔ صور حقائق خدادانی کا آئینہ ہی۔ آجتک ایسی کتاب جامع مناقب غوث الصمدانی حاوی محامد قطب الربانی یعنی سلطان الاولیا برہان الاصفیا حضرت غوث اعظم شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے احوال کرامت و اسرار ولایت مین بزبان اردو عام فہم اس خوبی نظم دلپذیر و نثر خوش تقریر کے ساتھ دیکھنے مین نہین آئی اور کسی نے ان روایات معتبرہ و کرامات معتمدہ کے ساتھ تصنیف نہین فرمائی کیون نہو کہ مصنف اسکے عمدۃ العارفین زبدۃ الکاملین حضرت مولانا شاہ محمد علم الیقین خلف الرشید واقف اسرار معنوی حضرت شاہ ہمدانی قادری کرسوی [illegible] جنکی ہدایت و ارشاد سے مسترشدین کا دل نورانی ہی اور ہر مرید ایک خاندان کا کرسی نشین محفل عرفانی ہے۔ غرضکہ جب یہ کتاب طالبین کے ملاحظہ مین آویگی تو اس خوبی مذکور کی بخوبی تصدیق ہو جائیگی۔ پھر تو راقم کے بیان کو مبالغے پر محمول نفرمائیگا جو بیان واقعی کو دیکھے گا ہزار جان سی اسکا طالب ہو جائیگا بعد اخذ حق تالیف و تصنیف بطریق سہ بالعوض کے مصنف صاحب مرحوم و مغفور سے راقم نے مطبع دلپذیر لکھنؤ واقع امین آباد مین بصحت تمام اسکو چھپوایا۔ طالبون کو چہرہ نورانی اس شاہد بے نظیر و لاثانی کا آئینہ ظہور مین دکھایا۔

جو صاحب چاہین زر قیمت بھیجکر راقم سے طلب فرمائین مگر بدون حصول اجازت خاکسار بطمع نفع اسکے چھپوانیکی طرف قدم جراءت کا نہ بڑھائین۔

المشتہر
خاکسار حافظ محمد عبدالستار تاجر کتب چوک لکھنؤ